فارسی کی دوسری

مترجم

باہتمام
محمد صہیب صدیقی ابن محمد فاروق صدیقی

فیصل پبلیکیشنز دیوبند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فارسی کی دوسری
مترجم

مرتبہ

انجمن حمایت اسلام لاہور

ناشر

فیصل پبلیکیشنز دیوبند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

انتخاب از کیمیائے سعادت

کیمیائے سعادت سے منتخب

حمد وثنا

شکر خدا راکہ یگانہ و بیہمتا است

اللہ تعالیٰ کا شکر (اور اسکی تعریف) جو اکیلا اور بیمثل ہے

ہمہ عالم و ہر چہ در وست آفریدۂ اوست

ساری دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے اسی کا پیدا کیا ہوا ہے

ہستی اورا ابتدائے وانتہائے نیست

اس کی ذات کی ابتداء و انتہاء نہیں

زمین وآسمان و ہر چہ ہست در حکم اوست

زمین وآسمان اور جو کچھ انمیں ہے اسکے حکم کے تابع ہے

ہر چہ خواست کرد، وہر چہ خواہد کند بروے حکم نیست

جو چاہا کیا، اور جو چاہے گا کرے گا، اس پر کسی کا حکم نہیں چلتا

نام کتاب	فارسی کی دوسری مترجم
باہتمام	محمد صہیب صدیقی
کمپوزنگ	فیصل کمپیوٹرس جامع مسجد دیوبند
صفحات	۱۲۸
قیمت	....
اشاعت	۲۰۰۱ء
ناشر	فیصل پبلی کیشنز جامع مسجد دیوبند

Phone : (0091-1336)Off.24110, Resi. 22694 , Fax. 24110

e-mail : faisalpublications@deoband.net

website : http://www.faisalindia.com

I.S.B.N. 81 - 86971 -65-3

Distributor

FAISAL BROTHERS

468, Gali Bahar Wali Chatta Lal Mian

Daryaganj New Delhi.110002

Phone : Off. 3245665

برکس مبند۔ تازیاں نہ کنی، کسے را عیب مکن۔ تا بعیب مبتلا نہ گردی۔
چیز) سے دل نہ لگا تاکہ نقصان نہ اٹھائے کسی کا عیب نہ تلاش کرتا کہ تو عیب (خرابی) میں مبتلا نہ ہو
در تنگیہا صبر کن، تا کشایش یابی۔ طمع از دل دور کن۔ تا خوار نہ گردی۔
تنگی میں صبر کرتا کہ تیری تنگی دور ہو، لالچ کو دل سے دور رکھ تاکہ ذلیل نہ ہو
از ہمہ نومید شو تا کارِ تو بر آید۔ کار بہ اخلاص کن تا جزا یابی۔
کسی سے امید نہ رکھتا کہ تیرا کام پورا ہو، اخلاص سے کام کرتا کہ بدلہ (معاوضہ) پائے
غمِ دنیا مخور، تا دل تو تباہ نشود۔ راستی پیش گیر۔ تا رستگار شوی۔
دنیا کا غم مت کرتا کہ تیرا دل برباد نہ ہو، سچائی اختیار کرتا کہ (عذاب سے) رہائی حاصل ہو
آزارِ کس مخواہ۔ تا امان یابی۔ کسے را بحقارت منگر تا خوار نشوی۔
کسی کی تکلیف مت چاہ تاکہ سلامتی سے رہے، کسی کو حقارت سے مت دیکھ تاکہ، ذلیل نہ ہو
از جہتِ دنیا اندوہگیں مباش۔، تا پریشان نگردی۔ مرگ را یاد کن،
دنیا کی وجہ سے غمگین مت ہو تاکہ پریشانی سے بچ جائے موت کو یاد کر
تا دلِ تو بدنیا نگراید۔ در امانت خیانت مکن۔ بیہودہ گوئی را سر
تاکہ تیرا دل دنیا کی طرف مائل نہ ہو، امانت میں خیانت نہ کر، بیہودہ گفتگو کو سب
ہمہ آفتہا داں۔ منّت بردار منّت منہ۔ تمام را بخود راہ مدہ
مصیبتوں کی جڑ سمجھ احسان کر احسان لینے والا نہ ہو لگائی بجھائی کرنیوالے کو اپنے سے مت لگا
حاجت روائی را کار بزرگ داں، عقوبت باندازۂ گناہ کن، بہر جا کہ
ضرورت پوری کرنے کو بڑا (اہم) کام سمجھ، گناہ کے مطابق سزا دے، جہاں بھی ہو

از بہر ہدایت آدمیاں پیغمبراں را آفرید کہ آخر ہمہ پیغمبر ماست

لوگوں کی صحیح رہنمائی کیلئے پیغمبروں کو بھیجا، سب سے آخری پیغمبر (نبی) ہمارے پیغمبر ہیں۔

رحمتِ خدا بروے باد۔ پیغمبر ما حضرت محمد مصطفیٰ بروئے رحمتِ خدا

ان پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو، ہمارے پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ان پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو

سرور و خاتمِ پیغمبراں اند کہ بعد از ایشاں پیغمبر ے نباشد۔

پیغمبروں کے سردار اور آخری پیغمبر ہیں کہ ان کے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہوگا

ہمہ خلق را اطاعتِ ایشاں باید کرد۔

سب لوگوں کو ان کی اطاعت کرنی چاہئے

☆

انتخاب از رسالہ منہاج العابدین

بداں اے عزیز! زینہار بغیر حق اعتماد مکن۔ تا پشیماں نہ شوی۔

اے عزیز سمجھ لے! اللہ کے علاوہ کسی پر ہرگز بھروسہ نہ کرتا کہ تو شرمندہ نہ ہو

از حق غافل مباش، تا شیطان بر تو راہ نیابد۔ بہیچ چیز مغرور مشو۔

اللہ تعالیٰ سے غافل نہ ہو تاکہ شیطان تجھ پر اثر انداز نہ ہو، کسی چیز پر غرور نہ کر

تا ہلاک نہ گردی۔ دل از حرص خالی کن، تا راحت یابی۔ در کار حق

تاکہ تو ہلاک نہ ہو، دل لالچ سے خالی کرتا کہ تجھے آرام میسر ہو، اللہ کے بتائے ہوئے کاموں

باش تا کار تو ساختہ گردد۔ جز حق و راست مگو۔ تا خستہ نہ گردی۔ دل

میں لگا رہ تاکہ تیرا کام بنتا رہے، سچ اور حق بات کے علاوہ مت کہہ تاکہ تو رسوا نہ ہو کسی (دنیا کی

باش تا عزیز گردی۔ سودائے پیش گیر، کہ دراں سودے کنی۔
اختیار کر تا کہ محبوب بنجائے، خرید وفروخت سامنے کر کہ اسمیں نفع حاصل کرے
خشم فرو خور، تا راحت یابی۔ مسکین باش تا مقبول شوی۔ کارے کن کہ
غصہ نہ کر تا کہ آرام پائے، تواضع اختیار کر تا کہ مقبول ہو جائے، ایسا کلام کر
پشیمان نگردی۔
کہ شرمندگی نہ ہو۔
در عیبِ خود فروشو اگر باکاری۔ باہمہ رفق ونرمی کن، تا عزیز
اپنا عیب کم کر (ختم کر) اگر کام کرنیوالا ہے، سب کے ساتھ ملائمت ونرمی سے پیش آ
گردی۔ بر نعمت کس حسد مکن، تا عافیت یابی۔ یار ہمہ کس باش
تا کہ محبوب بنجائے کسی کی نعمت (دولت) پر حسد نہ کر تا کہ چین سے رہے سب سے دوستی کر
تا محتشم گردی۔ بر زیر دستاں شفقت کن۔ تا برہی۔
تا کہ عزت والا ہو جائے محکوموں کیساتھ مہربانی کر تا کہ باز پرس سے چھوٹ جائے۔
درکارہا آہستگی کن، تا شیطان بر تو ظفر نباید۔ دلہا را دریاب۔
کاموں میں جلدی نہ کر تا کہ شیطان تجھ پر فتح نہ پائے، لوگوں کی دلجوئی کر
تا خوشنودئ حق یابی۔ بدخوئی را ترک دہ، تا عیش بر تو تلخ نہ گردد۔
تا کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو، بری عادت چھوڑ دے تا کہ تیرا آرام تلخ نہ ہو
در معاملہ سخت مپیچ، تا خستہ نہ گردی۔ باہمہ آسانی کن تا برہی۔
سخت کام میں مت الجھ تا کہ غمگین نہ ہو، سب کیساتھ سہولت اختیار کر تا کہ تو آرام سے رہے

باشی خدارا حاضر داں۔ گستاخ مباش۔ عہدرادر حال سخط و رضا نیکو

اللہ کو حاضر سمجھ گستاخ نہ ہو، قول کی رضا مندی و ناراضگی (غصہ) میں بخوبی

نگہدار۔ چوں با اہل دنیا نشینی ، خدائے تعالیٰ را فراموش مکن ۔ توقع

حفاظت کر۔ دنیاوالوں کے ساتھ بیٹھے تو اللہ تعالیٰ کو مت بھول کسی سے

از کس مدار تا عزت یابی۔ فروتنی کن۔ تا بہ بزرگی رسی۔ شکرِ حق

امید نہ رکھ تاکہ عزت پائے۔ عاجزی اختیار کرتا کہ بڑا بن جائے ، اللہ کا شکر

بجا آر۔ اگر نعمت دنیا و دین خواہی۔ دشمن مباش۔ ، تا امان یابی۔

بجالا اگر دین و دنیا کی نعمت کا خواہشمند ہے۔ دشمن نہ ہو تاکہ سلامت رہے

با حق باش اگر عیش جاودانی خواہی۔ خدمتِ بزرگاں کن، تا بہ بزرگی

حق اختیار کر اگر ہمیشہ کا عیش چاہے۔ بزرگوں کی خدمت کرتا کہ تو بزرگ (بڑا)

رسی۔ صبر پیش گیر۔ اگر عافیت خواہی۔ خود را بحق سپار، تا بسامان

بن جائے صبر اختیار کر اگر آرام چاہے، خود کو حق کے حوالہ کرتا کہ سامان (مغفرت)

شوی۔ خود را ہیچ قدر منہ تا باقدر گردی۔ قناعت کن اگر توانگری

والا ہو جائے اپنی کوئی قدر نہ کرتا کہ تیری قدردانی ہو، تھوڑے کو کافی سمجھ اگر مالداری

خواہی۔ در بند چیزے مباش ، تا آزاد شوی۔ خود را مبین، تا بمعرفت

چاہے۔ کسی چیز کی فکر میں مبتلا نہ ہوتا کہ آزاد رہے، خود بینی میں مبتلا نہ ہوتا کہ معرفت

رسی۔ بصدق طلب تا یابی۔ حرمت نگہدار، تا محترم گردی۔ خوش خوئے

حاصل ہو جائے سچائی عزت کی حفاظت کرتا کہ عزت والا ہو جائے، (اچھی عادت)

نہ گردی ہوائے نفس راخلاف کن، اگر دلاوری۔ کار باندیشہ کن

(و بے بس) نہ ہو نفسانی خواہش کے خلاف کر اگر بہادر ہے۔ کام سوچ کر انجام دے

تا زیاں نہ کنی۔ ازحق نصرت خواہ، تا یاری یابی۔ بحق نگریز تا

تا کہ نقصان نہ اٹھائے، اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرتا کہ مدد حاصل ہو۔ حق کو اختیار کرتا کہ

از دشمن برہی۔ بیکس باش، تا باکس باشی۔

دشمن سے نجات پائے اکیلا رہ تا کہ ساتھی مل جائے۔

انتخاب از سفرنامہ شاہِ ایران

ایران کے بادشاہ سفرنامہ سے انتخاب

سواریٔ ریل ☆ ریل کی سواری

یک ساعت از شب رفتہ براہِ آہن رفتیم کالسکھائے راہِ آہن

رات کا تھوڑا ہی حصہ گذرا تھا کہ ہم ریل گاڑی سے روانہ ہوئے، پٹریاں

بسیار خوب و وسیع و مزیّن بود، ہمہ باہم وصل بود، بجمیع کالسکھا

بہت اچھی چوڑی اور سجی ہوئی اور سب آپس میں ملی ہوئی تھیں۔ ہر طرف سے

می شد رفت وآمد۔ اول مرتبہ ایست کہ بکالسکۂ بخار می نشینم، بسیار خوب

گاڑیاں آجا رہی تھیں، پہلی بار گاڑی میں بیٹھا، بہت اچھی اور

راحت است ساعتے پنج فرسنگ راہ می رود، تندیٔ حرکت کالسکہ بطورے

آرام دہ ہے، پندرہ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چلتی ہے گاڑی کی رفتار ایسی تھی کہ جنگلی کوا

درشتی بگذار، تانزدیک ہمہ دوست گردی۔ از خود طلب، اگر جوانمردی۔

سختی چھوڑ تاکہ سب کا محبوب ہو جاے اپنی محنت سے کما اگر باہمٹ ہے

حق رایاد کن تادلِ تو سیاہ نہ گردد۔ درماندگاں رادریاب تاباز نمائی،

اللہ کو یاد کرتا کہ تیرادل سیاہ نہ ہو جائے۔ مجبوروں کی دلجوئی کرتا کہ تو مجبور و عاجز نہ ہو

جز حق میندیش اگر طالبی۔ خلاف ترک دہ تا بسلامت مانی،

حق کے علاوہ مت سوچ اگر واقعی طلبگار ہے دشمنی سے باز آتا کہ تو سلامتی سے رہے،

ازحکم سرمتاب تاعاصی نشوی۔ آں کہ باتو بدی کند باوے نیکی کن۔

حکم خدا سے سرنہ موڑ تا کہ نافرمان شمار نہ ہو، جو تیرے ساتھ برائی کرے تو اسکے ساتھ بھلائی کر

با قافلہ رو کہ رہزناں بسیار اند و دشمناں درکار۔ سر

قافلہ کے ساتھ چل کہ لوٹنے والے بہت ہیں اور دشمن اپنے کام میں لگے ہوئے، سراس

بریں درنبہ یابرود۔ سرِ خود گیر۔ خود خواہ مباش، اگر دوست

اس دروازہ پر رکھ یا چلا جا اپنی سر بچا۔ اپنی ذات کو چاہنے والا نہ بن اگر دوست

خواہی ۔ دوستے آں بہ کہ بروئے خدا بود۔ بار خود برکس منہ،

بنانا چاہے، دوستی وہ بہتر ہے جو اللہ کے لئے ہو، اپنا بوجھ کسی پر مت ڈال

تاخوار نہ گردی پند بشنو تاسود حاصل کنی۔ بحق پناہ گیر تا

تاکہ ذلیل نہ ہو، نصیحت سن تاکہ فائدہ حاصل کرے، اللہ تعالیٰ کی پناہ لے تاکہ

خلاص یابی۔ وقت راشناس، اگر صرافی۔ طمع از خلق بردار تامحتاج

چھٹکارا حاصل ہو، وقت کو پہچان اگر پرکھنے والا ہے۔ مخلوق سے لالچ نہ رکھ تاکہ محتاج

سیر کارخانہ پنبہ ریشی

روئی کاتنے والے کارخانہ کی سیر

برائے تماشائے کارخانہ پنبہ ریشی رفتم۔ رسیدم سر کارخانہ

میں روئی کاتنے والا کارخانہ دیکھنے گیا، میں نے پہونچ کر دیکھا کہ کارخانہ

پنج مرتبہ داشت۔ در ہر مرتبہ کارے میکردند، اغلب زنہار

میں پانچ درجے تھے، ہر درجہ میں کام ہوتا تھا، زیادہ تر لوگ کام میں

مشغول کار بودند۔ ریشماں وغیرہ درست می کردند۔ درمرتبہ پائیں پارچہ

لگے ہوئے تھے، سوت درست کرتے تھے، ہر درجہ میں نیچے کپڑا بنا

می بافتند کہ ایں پارچہ را بجائے دیگر بردہ نقش چیت زدہ بہ تمام دنیا

جارہا تھا۔ اور اس کپڑے کو دوسری جگہ منتقل کر کے نقشین بنا کر ساری دنیا میں

حمل می کنند۔ کارخانہ پائیں بسیار تماشہ داشت۔ بقدر یک میدان

بھیجا جاتا تھا، کارخانہ کا نچلا حصہ قابل دید تھا، ایک میدان کے بقدر

بزرگ بود۔ البتہ بقدر دو ہزار دستگاہ داشت۔ بر ہر دستگاہ

بڑا تھا، اور اس میں دو ہزار آدمیوں کے کام کرنے کی گنجائش تھی، ہر کام کرنے کی جگہ

چہار نفر زن کار می کردند۔

چار عورتیں کام کر رہی تھیں۔

☆

بود کہ کلاغ وقتیے کہ در پرواز بود، کالسکہ برابر اور رسیدہ از وے گذشت

جو اڑ رہا گاڑی اس کے پاس پہنچ کر اس سے آگے بڑھ گئی

وکلاغ عقب می ماند۔

اور جنگلی کوا پیچھے رہ گیا۔

در ہر دو سہ میل یک قراول خانہ بجہت حفظ راہ و زر ہر چند

ہر دو تین میل کے بعد ایک تھانہ چوکی اور کچھ میل کے بعد

فرسنگ یک استاسیون (اسٹیشن) ساختہ اند، استاسیون محّل استادن

ایک اسٹیشن حفاظت کی خاطر ہے۔ اسٹیشن گاڑی کھڑی ہونے

کالسکۂ بخار است۔ کہ آنجا عرادہ مارا چرب می کنند مسافران پائیں

کی جگہ ہے۔ کہ وہاں کل پرزے ٹھیک کرتے ہیں مسافر نیچے اترتے

می آئند، قہوہ و غذا می خورند بنائے استاسیوٗن ہا بسیار خوب است

ہیں، اور چائے پیتے اور کھانا کھاتے ہیں اسٹیشن کی تعمیر بہت اچھی ہے

وہمیشہ چند کالسکہ ٔبخار برائے حمل و نقل مسافرو مال تجارت در

ہمیشہ کچھ گاڑیاں مسافروں اور مال تجارت اترانے و لیجانے کے لئے

ہر استاسیوٗن حاضر است۔

اسٹیشن پر موجود رہتی ہے۔

☆

مثل مخمل۔ شیر بان گوشت بلندمی کرد او بلندمی شد۔ من مائل

اچھا مخمل کی طرح شیر کے محافظ نے گوشت اونچا کیا، وہ اونچا ہوگیا، میں چاہتا تھا

بود کہ مدتے تماشائے ایں شیر بکنم ۔ولے از ہجوم مردم تماشا چہ

کہ دیر تک اس شیر کا تماشہ دیکھوں، لیکن لوگوں کی بھیڑ کی وجہ سے

ممکن نبود۔ چند ببر بسیار بزرگ از ببرہائے افریقہ و ہند نیز بود

ممکن نہ تھا کچھ ببر شیر بہت بڑے افریقہ اور ہندوستان کے ببر شیروں میں سے بھی تھے

دو پلنگ سیاہ ہم دیدہ شد کہ خیلے غریب و مہیب بودند۔ شیرہائے

دو سیاہ چیتے بھی دیکھے جو کچھ عجیب اور ڈراؤنے تھے، دوسرے شیر

دیگر ہم بودند ۔ یک شیر یالدارے بود۔ اما ہنوز یالش مثل آں

بھی تھے، ایک شیر گردن پر بالوں والا تھا لیکن اس کے گردنکے بال پہلے دوشیروں

دو شیر اوّلین نشدہ بود۔ شیر مادہ ہم بود کہ چند بچہ شیر ہمانجا زائیدہ

جیسے نہ ہوئے تھے شیرنی بھی تھی، جس نے چند بچے وہیں جنے تھے، اور

و بچہ ہالیش بزرگ شدہ بودند۔ پلنگ زیاد۔ یوزہائے مختلف۔ گفتارہائے

اسکے بچے بڑے ہوگئے تھے، بہت سے چیتے کے مانند جانور، مختلف بندر عجیب طرح

عجیب الخلقت کہ صداہائے غریب میکردند۔ میمونہائے مختلف وغیرہ

کی گفتگو کہ عجیب طرح کی آوازیں نکالتے تھے

ہمہ انواع حیوانات دیدہ شد۔ دو فیل ہم بودند یکے بسیار بزرگ

مختلف بندر وغیرہ جانوروں کی ساری قسمیں دیکھی گئیں دو ہاتھی بھی تھے ایک بہت بڑا

سیر باغ وحش چڑیا گھر کی سیر

رفتیم بباغ وحش، قفسہائے بزرگ خوب دیدہ شد کہ ہر نوع

ہم چڑیا گھر گئے، بڑے پنجرے اچھی طرح دیکھے کہ ہر قسم کے

حیوانے رادر قفس علیحدہ گذاشتہ بودند۔ انواع طیورے کہ در عالم

جانور علیحدہ علیحدہ پنجرے میں چھوڑے رکھے ہیں، پرندوں کی وہ ساری قسمیں جو دنیا میں

بہم می رسد ہمہ در آنجا موجود بود۔

موجود ہیں وہاں پر تھیں۔

اشکالے کہ در کتاب نوشتہ اند۔ دریجا زندہ دیدم۔ بعد داخل

وہ مورتیں جو کتاب میں لکھی ہوئی ہیں یہاں زندہ دیکھیں۔ دالان میں

دالان قفسہائے حیوانات درندہ شدیم۔ ایں قدر را انواع سباع بود

داخل ہونے کے بعد پھاڑنے والے جانوروں کے پنجرے دیکھے، پھاڑنے والے جانوروں

کہ بہ تصور نمی آید۔ شیر یالدار افریقہ بسیار عظیم الجثہ ومہیب

(درندوں) کی اتنی قسمیں تھیں کہ جنکا تصور نہیں ہوسکتا افریقہ کا گردن پر بالوں والا شیر

بود۔ بال سیاہ بسیار، ضخیم ریختہ۔ سرش بقدر سر فیل۔ بلکہ

بہت بڑا اور خوفناک تھا، اسکے بال کالے بہت موٹے بکھرے ہوئے اور اسکا سر ہاتھی

بزرگتر۔ چشمہائے دریدہ خیلے مہیب۔ بدن خوش شکل

کے سر کے برابر بلکہ اس سے بھی بڑا تھا، اسکی آنکھیں پھٹی ہوئی اور کچھ ڈراونی، بدن

بلّورو آئینہ ہائے بزرگ است انداختہ اند۔ و متّصل آب را ہم تازہ

بالائی حصہ میں بلور اور بڑے آئینے ڈال رکھے ہیں، اور متصل پانی کو بھی تازہ

می کنند۔ از آنجا کہ ایستادہ تماشا میکردیم۔ تہ حوض پیدا بود

کرتے ہیں، جہاں سے ہم کھڑے ہوکر تماشا دیکھ رہے تھے حوض کی تہ نظر آرہی تھی،

ماہیہا و جانورہا و نباتات بحالت طبعی کہ در دریا دارند۔ پیدا ہستند۔

مچھلیاں اور جانور اور گھاس اپنی اصل دریا کی سی حالت میں نظر آرہے تھے،

بعض خوابیدہ بعض در حرکت۔ خلاصہ ماہی ہائے عجیب نوع

بعض سوئے ہوئے بعض جاگے ہوئے، خلاصہ یہ کہ عجیب قسم کی رنگ برنگی مچھلیاں

رنگارنگ بزرگ و کوچک۔ صدفہائے بسیار

بڑی اور چھوٹی بہت سی سیپیاں۔

خرچنگ ہائے مختلف رنگ و زاغ وغیرہ بسیار عجیب۔ انواع

مختلف رنگ کے کیکڑے اور کوّے وغیرہ بہت عجیب

مرغہائے آبی طوطیہائے رنگ برنگ دیدہ شد۔ طوطئے

آبی (پانی کے) پرندے، پرندوں کی قسمیں رنگ برنگ کے طوطے نظر آئے، ایک

سفید بزرگ بود۔ خیلے شبیہ بآدم صدا می کرد۔ یک محوطہ بود قفس

بڑا سفید طوطا تھا، کچھ آدمی کی آواز سے مشابہ بولتا تھا، پنجرے کی طرح ایک گھیرا تھا اس

مانند کہ میان آں فوارہ می جست۔ و درش باز ہمہ خانہ قفس بود۔

کے درمیان فوارہ اچھل رہا تھا، اور اس کا دروازہ کھلا ہوا (گویا)

که هندی بود۔ دیگرے از افریقه۔ فیل افریقه بسیار تفاوت با فیل

ہندوستانی ہاتھی بھی تھا، دوسرا افریقہ کا تھا، افریقہ کے ہاتھی میں ہندوستان کے ہاتھی

هند داشت۔ گوشهائے خیلے بزرگ تر و پہن تر بود۔ گاؤ میش وحشی

سے بہت فرق تھا، اس کے کان کچھ زیادہ بڑے اور زیادہ چوڑے تھے۔ جنگلی بھینسیں

بزرگ وکوچک هم بودند۔ گاؤ میش تبت نیز دیدم۔ از اطرافش آنقدر پشم

بڑی بھی تھیں اور چھوٹی بھی، میں نے تبت کی بھینس بھی دیکھی، اس کے پہلوؤں سے

آویخته بود که بزمین می کشید بسیار مهیب بود۔ حیوانات عجیب دیگر

اون زمین تک لٹک رہا تھا۔ بہت خوف ناک تھی، دوسرے عجیب جانور بھی اسی طرح

هم آنقدر در آنجا دیده شد۔ که بحساب نیامد۔ هر نوع حیواناتے که

کے اس جگہ بیشمار دیکھے گئے ہر ملک کے جانوروں کی ہر قسم

در هر اقلیم بوده در آنجا جمع نموده اند۔ در کمال نظافت و پاکیزگی خوراک۔

وہاں اکٹھی تھی۔ انتہائی صفائی و ستھرائی سے ہر ایک کو

هر یکے را می دهند۔ وانواع طوطیها و طاؤسها وانواع مرغهائے خوش رنگ

خوراک دی جاتی تھی، ایک بہت بڑے پنجرے میں مختلف قسم کے طوطے اور مور اور

در قفسے بسیار بزرگ مشغول پرواز و بازی بودند۔ باز به ماهی خانه آمدیم۔

خوش رنگ پرندے اڑنے اور کھیلنے میں مشغول تھے۔ پھر ہم مچھلی گھر میں آئے

دیدیم ماهی ها و حیوانات و نباتات بحری را توے حوضها که روئے آنها

نے مچھلیاں، سمندری جانور، اور سمندر میں اگنے والی چیزیں حوض کے اندر دیکھیں جسکے

معلم می گفت بایستند همه می استادندے

تعلیم دینے والا کہتا تھا، کھڑے ہو جاؤ، سب گھوڑے کھڑے ہو جاتے تھے،

گفت تند بدوید ۔ می دویدند۔ می گفت سر پا بلند

تعلیم دینے والا کہتا تھا تیز دوڑو، سارے دوڑتے تعلیم دینے والا کہتا سر پاؤں اونچے

شوید۔ فوراً بلند می شدند۔می گفت کج بدوید می دویدند۔

کر لو فوراً اونچے کر لیتے، معلم کہتا ٹیڑھے دوڑو ٹیڑھے دوڑنے لگے

خلاصہ ہرچہ می گفت ۔ ہمان می کردند۔ خیلے محل عبرت بود۔ شلاق بزرگے

خلاصہ یہ کہ جو کچھ کہتا وہی کرتے، کچھ عبرت کا مقام تھا، ایک بڑا چابک

بدست میر آخور اسپ ہا بود۔ متصل حرکت میداد مثل تفنگ صدا می کرد۔

اصطبل کے ذمہ دار اعلیٰ کے ہاتھ میں تھا۔ وہ مستقل ہلاتا تھا، وہ بندوق کی طرح آواز دیتا تھا،

سیر دریا دریا کی سیر

امسال دوستے بحج رفتہ بود۔ می گفت از اینجا سوار کلاسکہ بخار

اس سال ایک دوست حج کیلئے گیا تھا، کہتا تھا کہ یہاں سے بذریعہ ریل گاڑی

شدہ بہ بمبئی رفتم ۔ چند روز آنجا بودم صبحے کہ می باید بکشتئے بخار نشینم

بمبئی جاؤں گا چند روز وہاں ٹھہر کر جس صبح جانا چاہئے جہاز میں بیٹھ جاؤں گا

زود برخواستہ بہ ساحل رفتم ۔ بدریا نگاہ کردہ دیدم ۔ متصل

جلد ہی اٹھ کر ساحل پر جاتا ہوں۔ میں نے دریا پر نگاہ ڈال کر دیکھا جہاز سے ملی ہوئی

توے قفسہائے درخت مصنوعی ساختہ اند ہر نوع مرغے کہ در دنیا
سارا گھر (احاطہ) پنجرہ تھا پنجرے کے اندر مصنوعی درخت ہیں پرندوں کی ہر قسم کہ دنیا میں
تصور شد۔ سرد سیری و گرم سیری در آنجا موجود است و بہ ہر شکلے
جس کا تصور ہو ٹھنڈے اور گرم ملک کی وہاں موجود اور ہر شکل کے
مرغے کہ در کتبہا دیدہ بودم۔ رنگ برنگ آنجا دیدم۔ ہمہ آنہارا در
پرند کہ کتابوں میں دیکھے تھے، رنگ برنگ کے وہاں دیکھے سب کو
کمال پاکیزگی آب و دانہ می دہند۔ جمع ایں مرغہا یک دفعہ می خوانند
نہایت پاک وصاف سے دانہ دیا جاتا تھا، یہ پرندے اکٹھے مل کر گاتے تھے،
گاہے بازی می کردند۔ گاہے پرواز۔ خیلے از تماشاہائے آنہا حیرت
کبھی کھیلتے تھے، کبھی اڑتے تھے، کچھ دیر ان کے تماشوں سے حیرت کا
دست داد۔ ہمیں جا در طویلہ بقدر پنجاہ وشصت اسپ بسیار خوب
عالم رہا، اس جگہ اصطبل میں پچاس اور ساٹھ بہت اچھے (اور عمدہ) رنگ
برنگ ہائے غریب بودند۔ ہیچ جا چنیں اسپ ہا ندیدہ شد۔ اسپہائے
کے گھوڑے تھے، کسی جگہ اس طرح کے گھوڑے نہیں دیکھے گئے، چتکبرے
خالدارے عجیبے بودند۔ ایں اسپہا را طورے تعلیم و عادت دادہ اند
یا تل دار عجیب گھوڑے تھے، ان گھوڑوں کو اس طرح تعلیم دی گئی تھی
کہ بیک اشارہ ہر حرکتے کہ خواہند می کنند۔ ہمہ اسپہا زبان می دانستند۔
کہ ایک اشارہ پر حسب خواہش حرکت کرتے تھے، سارے گھوڑے زبان جانتے تھے

قرآن بدریا نگاہ کردم دیدم آب دریا خیلے آرام بود، ماہیہائے

کے بعد دریا پر نگاہ ڈالی دیکھا کہ دریا کے پانی میں کچھ سکون تھا، بڑی مچھلیاں

بزرگ از دریا برآمدہ روئے آب بازی می کرد۔

دریا سے نکل کر پانی کے اوپر تیر رہی تھیں۔

پس از روزے چند دیدم از سواحلے کہ نزدیک بود، چند مرغے

پھر کچھ دونوں کے بعد میں نے دیکھا کہ ان ساحلوں سے جو قریب تھے

کوچک پریدہ بہ کشتی آمدہ آنجا نشستہ گرسنہ ماندہ اند ساحل پیدا

چند چھوٹے پرندے اڑ کر کشتی میں آگئے وہاں بیٹھکر بھوکے رہ جائیں کہ (جہاں) ساحل

نیست امّا از فراستے کہ خدائے تعالیٰ بآنہا دادہ است رو بہ سمت

کا پتہ نہیں مگر اس سمجھ سے جو اللہ تعالیٰ نے انھیں دے دی ہے، ٹھیک اسی سمت رخ

دست راست کہ آں سو ساحل نزدیک تر است می پرند بازمی گردند۔

کر کے جہاں سے ساحل قریب ہے اڑتے ہیں پھر لوٹ آتے ہیں۔

ملاحے یکے از آنہاں گرفتہ توے قفس انداخت آب خوردہ بعد

ملاح نے ان میں سے ایک کو پکڑ کر پنجرے کے اندر ڈال دیا پانی پی کر چند

از دقیقہ بمرد خیلے افسوس کردم۔

منٹ کے بعد مر گیا، مجھے قدرے افسوس ہوا

خلاصہ بجدہ رسیدہ از کشتی برآمدیم۔ آنجا شب گذاشتہ صباح

خلاصہ یہ کہ جدہ پہنچ کر کشتی سے اترے، رات وہاں گذار کر بوقت صبح

فائق وکرجی است کہ بار آدم از ساحل بردہ بکشتیہائے حمل کنند۔

چھوٹی کشتی کہ آدمیوں کا بوجھ ساحل (کنارہ) سے اٹھاکر کشتیوں میں لیجاتی ہے

من ہم در فائق نشستہ بکشتی داخل شدم دو ساعت بظہر ماندہ

میں بھی کشتی میں بیٹھ کر کشتی (بڑی کشتی) میں پہونچا، ظہر میں دو گھنٹے باقی تھے

لنگر کشتی را کشیدہ براہ افتادند تا عصر دریا آرام بود۔ بعد کم کم

کہ کشتی کا لنگر کھول کر راستہ پر لگادیا عصر تک دریا میں سکون تھا اسکے بعد تھوڑی

متلاطم شد۔ طورے کہ امواج مثل کوہ بلند می شد۔ ہمہ

لہریں اٹھنے لگیں اس طرح (بڑھیں) کہ لہریں پہاڑ کی مانند بلند ہوتی تھی سارے

اہل کشتی باحالتِ منقلب افتادہ بودند۔ مگر من و چند اشخاص دیگر

کشتی والے بدلتی کیفیت سے پریشان تھہ، مگر میں اور چند اور آدمی پریشان نہ ہوکر

کہ نیفتادہ بودیم و خود داری می نمودیم۔ خلاصہ بہ خطرِ عظیم گرفتار

خود داری ظاہر کر رہے تھے، خلاصہ یہ کہ ہم بڑے خطرہ میں مبتلا تھے

شدہ بودیم ولے باز فضل خدا شامل حال بود۔ کہ با مساعدے از عقب

لیکن بہر حال اللہ کا فضل شامل حال تھا کہ موافق ہوا کشتی کے پیچھے سے

کشتیئے ما می آمد کہ ما زود تر بہ طرف مقصد می برد۔ شب را تا صبح ہمیں

آنے لگی جو ہمیں بہت جلد مقصد کی طرف لیجانے لگی، رات سے صبح تک اسی طرح

طور دریا متحرک و مواج بود۔ من اندکے خوابیدہ صبح بعد از نماز و تلاوت

دریا میں حرکت اور لہریں رہیں ۔میں نے کچھ سو کر صبح کو نماز و تلاوتِ قرآن

باد ہم مکہ می آمد تا صبح رعد و برق شدیدے بود۔ بسیار مہیب

(بادل نہ تھا) ہوا کا طوفان مکہ میں بھی آیا، صبح تک کڑک اور سخت چمک تھی بہت خوفناک

ابر ہمہ جا گرفتہ بنائے باریدن داشت ۔ شب بواسطۂ

بادل ہر طرف چھایا ہوا تھا، بارش ہونے ہی کو تھی رات کو دریا کی ہر طرف الٹ پلٹ

انقلاب دریا ہمہ جہت یک ساعت پیش تو خوابم نبرد، صبح زود برخاستم،

کیوجہ سے ایک گھنٹہ سے زیادہ نیند نہیں آئی صبح جلد اٹھ کر نماز پڑھی ،

نماز کردہ۔ قرآن خواندم ہوا بسیار منقلب بود باران شدیدے بارید،

قرآن کی تلاوت کی، ہوا میں بہت انقلاب برپا تھا شدید بارش ہوئی

یک برقے پنجاہ قدم از کشتی دور بدریا زد، صدائے ہزار توپ کردہ

ایک بجلی کشتی سے پچاس قدم کے فاصلہ پر دریا میں گری، ہزار توپوں کی آواز کے ساتھ

آب دریا را از ہم پاشید۔ اگر ایں برق بہ کشتی می خورند کشتی

دریا کے پانی کو تہ بالا کردیا، اگر یہ بجلی کشتی پر گرتی تو کشتی پاش

را از ہم متلاشی می کرد۔ ہوا ہمان طور بود۔ یک روز دو ساعت

پاش ہوجاتی۔ ہوا اسی طرح چل رہی تھی، ایک دن دو گھنٹہ سویا،

خوابیدہ۔ از حرکت کشتی معلوم شدہ کہ بساحل نزدیک شدہ ایم۔

کشتی کی حرکت سے معلوم ہوا کہ ہم ساحل سے نزدیک آگئے

برخاستم و گفتم الحمد للہ کہ از دریائے بزرگ خلاص شدہ بساحل رسیدیم۔

میں نے اٹھ کر کہا اللہ کا شکر ہے کہ بڑے دریا سے نجات حاصل کر کے ساحل پر پہونچے

زود براہِ افتادیم۔ یکم ذیقعدہ بمکہ معظّمہ رسیدیم۔ واز آنجا بمدینہ شریفہ

جلد روانہ ہوگئے، پہلی ذیقعدہ کو مکہ معظّمہ پہونچے، اور وہاں سے مدینہ شریف

رفتہ بزیارتِ روضہِ منورہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ منورہ کی زیارت کے لئے جاکر

شرفیاب سعادت شدیم۔ باز با قافلہ حجّاج مدینہ حج نمودہ

یہ سعادت حاصل کی پھر مدینہ کے حاجیوں کے قافلہ کے ساتھ حج

از جدہ سوار کشتی بخار شدیم۔

کرکے جدہ سے کشتی میں سوار ہوئے۔

روز ہنگام شام خورد، رعدو برق، از سمتِ مغرب پیدا

ایک دن شام کے وقت کھانا کھایا ہی تھا کہ بجلی اور کڑک مغرب کی طرف سے ظاہر

وہوا تیرہ شدہ۔ اما باد نبود۔ ہما تیرگی و رعد و برق کہ اثر بد در حالتِ

ہوکر اندھیرا ہوگیا، لیکن طوفان نہ تھا، اس اندھیرے اور کڑک و بجلی نے کہ دریا کی

دریا دارد، دریا را منقلب کرد شام خوردہ بالائے کشتی رفتہ قدرے

کیفیت پر اس کا برا اثر پڑا دریا کو الٹ پلٹ دیا، شام کا کھانا کھا کر کشتی کے اوپر جاکر

کشتم در آسمان ہمہ آبرو تاریک بود۔ واز ہمہ جوانب برق

کچھ دیر ٹھہرا، سارے آسمان پر بادل تھے اور اندھیرا تھا، اور ہر طرف سے بجلی سخت

شدید می زد۔ و صدائے رعد می آمد۔ وسط آسمان باز بود۔

بجلی چمک رہی تھی، اور کڑک کی آواز آرہی تھی، آسمان کا درمیانی حصہ کھلا ہوا تھا

انتخاب از گلستان

گلستان سے انتخاب

باب اول- در سیرت پادشاہاں

پہلا باب- بادشاہوں کی عادت کا بیان

حکایت ۱: ملک زادہ را شنیدم کوتاہ قد و حقیر بود۔ و دیگر برادرانش

ایک شہزادہ کا میں نے واقعہ سنا کہ وہ چھوٹے قد والا اور بدشکل تھا اور اسکے

بلند و بالا و خوبرو۔ بارے ملک بکراہت واستحقار دروئے نظر کرد۔

دوسرے بھائی لانبے وخوبصورت تھے ایک بار والد اسے حقارت وناپسندیدگی کی نظر سے دیکھنے لگا

پسر بفراست و استبصار دریافت و گفت۔ اے پدر! کوتاہ خردمند

شاہزادہ نے سمجھداری وعقلمندی سے یہ بات تاڑلی اور کہا پست قد کا عقلمند لانبے

بہ از ناداں بلند۔ ہر چہ بقامت کہتر بقیمت بہتر۔ چنانچہ طور

احمق سے بہتر ہے، ہر پستہ قد چیز باعتبار قیمت اچھی ہوتی ہے چنانچہ طور پہاڑ

اگر چہ خورد ترین کوہ ہائے زمین است لیکن نزد خدا مرتبہ

زمین کے پہاڑوں میں بہت چھوٹا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے نزدیک قدر و مرتبہ کے

اش بزرگ تر است۔

اعتبار سے سارے پہاڑوں میں سب سے بڑا ہے۔

چوں کشتی کہ ما نشستہ بودیم خیلے بزرگے بود۔ نمی توانست نزدیک ساحل

جس کشتی میں ہم بیٹھے تھے وہ کچھ بڑی تھی ساحل کے قریب نہیں جاسکتی تھی،

برود۔ ایستادہ کشتئی بخار کوچکے از ساحل آمد امّا دریا چوں ہنوز

وہ وہیں کھڑی رہی اور ساحل سے چھوٹی کشتی آگئی لیکن ابھی تک دریا میں

تلاطم زیاد داشت ہر قدر می توانستند آن کشتی را بہ کشتی ما متصل کنند نمی شد۔

زیادہ تلاطم (طوفان) تھا ہر چند کوشش کی وہ کشتی ہماری کشتی سے زیادہ قریب نہ ہوسکتی،

چند دفعہ آوزدند۔ امّا ممکن نہ شد کہ متصل شوند۔ بالآخر قدرے

چندہ مرتبہ کوشش کی، لیکن اس کا قریب ہونا ممکن نہ ہوا، آخر کار دریامیں کچھ

دریا صبر کردند۔ دریا قدرے آرام شد۔ آں وقت آوردہ باہم وصل کردند۔

تھوڑا سکون ہوا، اس وقت وہ کشتی اس کشتی سے ملائی گئی،

من از کشتی پائیں آمدہ روزے چند بہ بمبئی بسر بردم۔ باز براہ افتاد

میں کشتی سے اترنے کے بعد کچھ دن بمبئی ٹھہرا پھر (وہاں سے) روانہ

خانہ آمدم بسیار شکرِ خدا کردم کہ بسلامت رسیدم۔

ہو کر گھر آیا، اللہ تعالیٰ کا بہت شکر ہے کہ میں سلامتی سے پہونچ گیا۔

☆

قطعہ

آں نہ من باشم کہ روز جنگ بینی پشت من

میں ان لوگوں میں سے نہیں کہ تو جنگ کے دن میری پیٹھ دیکھ لے

ایں منم کاندرمیانِ خاک و خوں بینی سرے

میں ان میں سے ہوں کہ مٹی اور خون میں تجھے ایک سر نظر آئیگا

آنکہ جنگ آرد بخون خویش بازی می کند

اسلئے کہ جنگ کے دن لڑنے والا اپنے خون سے کھیلا کرتا ہے

روز میداں آنکہ بگریزد بخوں لشکرے

میدان جنگ سے فرار اختیار کرنیوالا سارے لشکر کا (گویا) خون کرتا ہے

ایں بگفت وبر سپاہ دشمن زود تنے چند از مردمان کاری

یہ کہہ کر دشمن کی فوج پر ٹوٹ پڑا، کچھ باتجربہ سپاہیوں کو

بینداخت ۔ چوں پیش پدر باز آمد زمین خدمت ببوسید و گفت۔

ہلاک کیا اور والد کے سامنے خادمانہ طور سے زمین چوم کر بولا۔

قطعہ

ایکہ شخص منت حقیت نمود	تا درشتی ہنر نہ پنداری
اے کہ وہ میرا بدن تجھکو ناتواں معلوم ہوا	ایسا نہ ہو کہ تو موٹاپے کو ہنر سمجھ لے
اسپ لاغر میاں بکار آید	روز میداں نہ گاؤ پرداری
جنگ کے دن دبلی کمر کا گھوڑا کام دیتا ہے	پردار (سایہ دار جگہ) کا بیل نہیں

قطعہ

آں شنیدی کہ لاغر دانا گفت روزے بابلہے فربہ

تونے وہ قول سنا جو دبلے عقلمند نے ایک موٹے احمق سے کہا

اسپ تازی اگر ضعیف بود ہمچناں از طویلہ خربہ

عربی گھوڑا خواہ ناتواں ہی کیوں نہ ہو اسکے باوجود اصطبل کے گدھوں سے اچھا ہے

پدر بخندید۔ وارکان دولت بہ پسندیدند وابرادراں بجان برنجیدند۔

باپ کو ہنسی آگئی اور امرائے سلطنت نے اسکی گفتگو پسند کی اور بھائیوں کو دلی رنج ہوا

قطعہ

تامرد سخن نگفتہ باشد عیب و ہنرش نہفتہ باشد

تاوقتیکہ آدمی گفتگو نہ کرے اس کا عیب و ہنر پوشیدہ رہتا ہے

ہر بیشہ گماں مبر کہ خالیست شاید کہ پلنگ خفتہ باشد

ہر جھاڑی کو خالی خیال نہ کر ممکن ہے تیندوا سو رہا ہو

شنیدم کہ مَلک را در آں مدتے دشمنے صعب روئے نمود۔

یہ بات میں نے سنی کہ اسی دوران بادشاہ کے ایک شدید دشمن نے سر ابھارا

چوں لشکر از ہر دو طرف روئے در ہم آوردند، وقصد مبارزت کردند۔

جب دونوں جانب کے لشکر مقابل ہوئے، اور جنگ کا قصد کیا،

اول کسے کہ اسپ در میان جہانید۔ آں پسر بودو می گفت۔

تو اول وہی لڑکا میدان میں آکر بولا۔

بیت

کس نیاید بزیر سایۂ بوم ورہما از جہاں شود معدوم

کوئی الو کے سایہ میں نہیں آتا خواہ ہما کا دنیا میں وجود نہ رہے

پدر ازیں حال آگہی دادند، برادرانش را بخواند و گوشمالی بواجبے

والد کو اس واقعہ سے مطلع کیا گیا تو اس نے بھائیوں کو بلا کر قرار واقعی

بداد پس ہر یکے را از اطراف بلاد حصہ معین کرد تا کہ فتنہ بنشست و نزاع

سزا دی اس کے بعد سلطنت کے اطراف میں ہر بھائی کیواسطے حصہ متعین کر دیا حتی کہ فتنہ

برخاست کہ گفتہ اند۔ و درویش در گلیمے بخسپند دو بادشاہ در اقلیمے نگنجد۔

اور جھگڑا کافور ہوگیا اس لئے کہ ایک کمبل میں دو فقیر محو خواب ہوجاتے ہیں اور ایک ملک میں دو بادشاہ نہیں رہ سکتے۔

قطعہ

نیم نانے گر خورد مرد خدا بذل درویشاں کند نیمے دگر

اللہ کا بندہ (درویش) اگر نصف روٹی کھائے تو دوسری نصف درویشوں کو دیدیتا ہے

ہفت اقلیم از بگیرد بادشاہ ہمچناں در بند اقلیمے دگر

بادشاہ سات ملک حاصل کر کے اسی طرح دوسرے ملک کے خیال میں لگ جاتا ہے

حکایت ۲۔سرہنگ زادۂ را بر در سرائے اغلمش دیدم کہ عقل و کیاستے و فہم

مجھے اغلمش (باشداہ) کے دروازہ پر ایک سردار کا لڑکا نظر آیا جو کہ فہم و

و فراستے، زائد الوصف داشت، ہم از عہد خردی آثار بزرگی

عقل و ذہانت میں تعریف سے بالاتر تھا بچپن کے زمانہ ہی سے عظمت کی علامتیں

آوردہ اند کہ سپاہ دشمن بے قیاس بود۔ وایناں اندک جماعتے

کہا جاتا ہے کہ دشمن کی فوج بہت زیادہ تھی، اور انکی تعداد کم تھی ان لوگوں

آہنگ گریز کردند، پسر نعرہ بزد وگفت اے مردان بکوشید!

میں سے کچھ نے فرار کا رادہ کیا تو لڑکے نے نعرہ مار کر کہا اے بہادرو جدو جہد سے کام لو

تا جامہ زنان نہ پوشید سواراں رابگفتن او تہور زیادت گشت

تا کہ عورتوں کے کپڑے نہ پہنو، یہ سن کر سواروں کی بہادری می ں اضافہ ہوگیا اور

و بیک بار حملہ بردند۔ شنیدم کہ ہمدردان روز بہ دشمن ظفر یافتند۔

اجتماعی طور پر حملہ کردیا، میں نے یہ بات کہ اسی دن دشمن پر کامیابی حاصل ہوئی،

ملک سر چشمش بوسید و درکنار گرفت و ہر روزش نظر بیش کرد۔

بادشاہ نے اس لڑکے کا سر اور آنکھیں چومیں اور بغل گیر ہوگیا، اور ہر دن نگاہ توجہ بڑھتی گئی

تا ولی عہد خویش گردانید۔ برادرانش حسد بردند۔ و زہر در طعامش

حتی کہ اپنا ولی عہد بنادیا، اسکے بھائی اس سے حسد کرنے لگے اور اسکا کھانا زہر آلود

کردند۔ خواہر از غرفہ بدید و دریچہ برہم زد۔ پسر بفراست

کردیا، یہ ماجرا بہن نے کھڑکی سے دیکھا تو کھڑکی کھٹکھٹادی شاہزادہ ذہانت کی بنا پر

دریافت و دست از طعامش باز کشید وگفت محال است کہ ہنرمنداں

تاڑ گیا اور کھانے سے ہاتھ کھینچتے ہوئے بولا کہ یہ ممکن نہیں کہ اہل ہنر

بمیراند و بے ہنراں جائے ایشاں گیرند۔

موت کی آغوش میں سوئیں اور اور بے ہنران کے قائم مقام بن جائیں۔

ملک پرسید کہ موجب خصمی ایشاں درحق تو چیست؟ گفت

بادشاہ نے پوچھا کہ تیری انکی دشمنی کس وجہ سے ہے؟ وہ بولا

درسایۂ دولت خداوندی دام ملکہ، ہمگنان راضی کردم مگر حسود کہ راضی

شاہی سلطنت کے زیر سایہ اللہ کرے وہ ہمیشہ باقی رہے میں حسد کرنیوالوں کے علاوہ

نمی شوند الا بزوال نعمتِ من واقبال دولتِ خداوندی باقی باد۔

سب کو راضی کر چکا ہوا سلیئے کہ حسد کرنیوالے مجھ سے نعمتوں کے چھن جانیکے بعد ہی راضی ہونگے اللہ کرے شاہی سلطنت ہمیشہ برقرار رہے۔ قطعہ

توانم آنکہ نیازارم اندروں

مجھ سے یہ ممکن ہے کہ کسی کے دل کو تکلیف نہ پہنچاؤں

حسود راچہ کنم کوز خود برنج دراست

میں حسد کرنے والوں کا کیا کروں وہ خود تکلیف میں ہیں

بمیر تا برہی اے حسود کیں رنج است

اے حسد کرنے والے مرجاتا کہ تو چھٹکارا پالے

کہ از مشقت او جز بمرگ نتواں رست

کیونکہ اس تکلیف سے موت کے علاوہ چھٹکارا کی کوئی صورت نہیں

قطعہ

شور بختاں بہ آرزو خواہند مقبلاں رازوال نعمت و جاہ

بدنصیبوں کی آرزو و صاحب نصیب لوگوں کے مرتبہ و دولت کا زوال ہوتی ہے

در ناصیہ او پیدا ، ولمعانِ انوارِ زیرکی در جبینش ہویدا۔

اس پیشانی سے ظاہر تھیں، اور عقلمندی کے انوار کی روشنی سے اسکی پیشانی نمایاں تھی۔

بیت

بالائے سرش زہوشمندی می تافت ستارہ بلندی

صاحب ہوش ہونیکے باعث اسکے سر پر ستارہ عظمت چمکتا تھا

فی الجملہ مقبول نظر سلطان آمد کہ جمال صورت وکمالِ معنی داشت

الحاصل نگاہ شاہی میں مقبول ہوگیا کیونکہ ظاہری اور باطنی حسن سے آراستہ تھا اور دانشمندوں

وحکما گفتہ اند۔ تونگری بدل است نہ بمال وبزرگی بعقل است نہ بسال۔

کا قول ہیکہ مالدار ہونا دل سے ہوتا ہے مال سے نہیں اور عظمت عقل کی بنا پر ہوتی ہے عمر سے نہیں

بیت

کودکے کو بعقل پیر بود نزد اہل خرد کبیر بود

جو بچہ عقل کے اعتبار سے بوڑھا ہو عقلمندوں کے نزدیک وہ بڑا ہے

ابنائے جنس بر منصب او حسد بردند ۔ وبہ خیانتے متہمش

اسکے منصب پر اسکے ہم پیشہ حسد کرنے لگے اور اسپر ایک خیانت کی تہمت

کردند۔ ودر کشتن او سعی بے فائدہ نمودند۔

لگائی اور اسے ہلاک کرنے کی بے فائدہ کوشش کی۔ مصرع

دشمن چہ کند چو مہرباں باشد دوست

دوست کی جب عنایت ہو تو دشمن ہی کیا کرے

در سکان کشتی درآویخت۔ چو ساعتے برآمد، بگوشہ بنشست ، وقرار

کو کشتی کی لکڑی میں لٹکا دیا، غلام دریا سے نکل کر ایک کونہ میں سکون سے بیٹھ گیا،

گرفت۔ ملک را پسندیدہ آمد۔ گفت اندریں چہ حکمت بود؟ گفت

بادشاہ کو حیرت ہوئی وہ بولا اس کے اندر کیا حکمت تھی، دانشمند بولا

اول محنتِ غرق شدن نیازمودہ بود۔ وقدرِ سلامتِ کشتی نمی دانست۔

غلام نے پہلے غرق ہوجانیکی اذیت نہیں اٹھائی تھی اور کشتی میں سلامت رہنے کی وقعت سے

ہمچنیں قدرِ عافیت کسے داند کہ بمصیبتے گرفتار آید۔

آگاہ نہ تھا عافیت کی قدر اسے ہوتی ہے جو کہ پریشانی میں مبتلا ہوچکا ہو۔

حکایت ۴ - بربالین تربتِ یحیٰ پیغمبر علیہ السلام معتکف بودم در جامع

دمشق کی جامع مسجد میں حضرت یحیٰ علیہ السلام کی قبر کے قریب معتکف تھا

دمشق یکے از ملوک عرب کہ بے انصافی معروف بود بزیارت آمد

کہ شاہان عرب میں سے ایک بادشاہ جو ظلم و ناانصافی میں شہرت یافتہ تھا آکر نماز

ونماز گذارد و حاجت خواست۔

پڑھنے اور دعا مانگنے اور ضرورت ظاہر کرنے لگا۔

بیت

درویش و غنی بندۂ ایں خاکِ دراند

مفلس اور پیسہ والے اس در کی مٹی کے غلام ہیں

آنا کہ غنی ترند محتاج ترند!!

اور زیادہ پیسہ والے زیادہ محتاج ہیں

گرنہ بیند بروز شپرہ چشم | چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

اگر تو ندے کے مریض کو دن میں نظر نہ آئے | تو سورج کی ٹکیہ کا اس میں کیا گناہ

راست خواہی ہزار چشم چناں | کور بہتر کہ آفتاب سیاہ

اگر تو چاہتا ہیکہ سچی بات کہوں تو اسطرح کی ہزاروں آنکھوں کا اندھا ہو جانا سورج کے سیاہ ہونے سے اچھا ہے

حکایت ۴ - بادشاہے با غلام عجمی در کشتی نشستہ بود و غلام ہرگز دریا نہ

کوئی بادشاہ کسی عجمی غلام کے ہمراہ کشتی میں بیٹھا تھا غلام نے کبھی

دیدہ و محنت کشتی نیازمودہ گریہ و زاری آغاز نہاد و لرزیدہ

دریا کی صورت نہ دیکھی تھی اور نہ کشتی کی تکلیف سے واقف تھا وہ رونے اور چلانے لگا

براندامش افتاد، چند آنکہ ملاطفت کردند آرام نہ گرفت ملک

اور اسکے جسم پر کپکپی طاری ہوگئی بہت تدبیریں اختیار کیں آرام نہیں ہوا بادشاہ کا

راعیش ازو منغض شد، چارہ نہ دانست ۔ حکیمے درآں کشتی بود۔

لطف اس سے مکدر ہوا، کسی کی سمجھ میں کوئی علاج نہ آتا تھا، کشتی میں ایک دانشمند تھا

ملک راگفت، اگر فرمائی من اورا بطریقے خاموش گردانم۔ گفت غایت

اس نے بادشاہ سے کہا اگر آپ کہیں تو ایک تدبیر سے اس کو چپ کردو، بادشاہ بولا انتہائی

لطف و کرم باشد۔ فرمود تا غلام را بدریا انداختند۔ بارے چند غوطہ

کرم ہوگا، دانشمند کے حکم پر لوگوں نے غلام کو دریا میں ڈالا، غلام چند غوطہ کھا چکا تو

بخورد۔ ازاں پس مویش بگرفتند و سوئے کشتی آوردند۔ بہر دو دست

اس کے سر کے بال کو پکڑ کر کشتی کے سامنے لائے اور اس کے دونوں ہاتھوں

مثنوی

بنی آدم اعضائے یک دیگراند — کہ در آفرینش ز یک جوہر اند

انسان ایک دوسرے کیلئے اعضاء کی مانند ہیں — اسلئے کہ وہ ایک اصل سے پیدا ہوئے ہیں

چو عضوئے بدرآورد روزگار — دگر عضوہارا نماند قرار

اگر کسی عضو کو زمانہ تکلیف پہنچاتا ہے — تو دوسرا اعضو (بھی) بے قرار ہو جاتا ہے

تو کز محنتِ دیگراں بے غمی — نشاید کہ نامت نہند آدمی

تو کہ تجھے دوسروں کی تکلیف کا غم نہیں — تو اس لائق نہیں کہ تجھے آدمی کہا جائے

حکایت ۵ - یکے از وزرائے معزول شدہ بحلقۂ درویشاں در آمد۔

معزول شدہ وزیروں میں سے ایک وزیر درویشوں کے حلقہ میں شامل ہوگیا

وبرکتِ صحبتِ ایشاں دروئے اثر کرد و جمعیت خاطرش دست داد۔

انکی ہم نشینی کی برکت کا اس پر اثر ہوا اور اسے دل جمعی میسر ہوئی

ملک بار دگر باوے دل خوش کرد و عملش فرمود۔ قبول نہ کرد و گفت

بادشاہ نے پھر اس سے راضی ہو کر اسے وزیر بنایا، اس نے نامنظور کرتے ہوئے کہا کہ

معزولی بہ کہ مشغولی۔

کام میں لگنے کے بہ نسبت معزول رہنا اچھا ہے۔

رباعی

آنا کہ بکنج عافیت بنشستند — دندانِ سگ و دہاں مردم بستند

عافیت کے کونہ میں بیٹھنے والوں نے کتونکے دانت — (یعنی آوارہ گردی سے روک کر) لوگونکے منھ بند کردیئے

آنگاہ روئے بمن کرد و گفت ازاں جا کہ ہمت درویشاں

اسکے بعد مجھ سے مخاطب ہوا کیونکہ درویشوں میں قوت روحانی ہوتی ہے

است و صدق معاملہ ایشاں توجہ خاطر ہمراہ من کنید کہ از

اور اللہ تعالیٰ سے انکا معاملہ سچا و درست ہوتا ہے کچھ میری طرف توجہ کیجئے کہ ایک

دشمن صعب اندیشناکم گفتمش بر رعیت ضعیف رحمت کن۔

خطرناک دشمن سے میں خوفزدہ ہوں، میں اس سے بولا کمزور رعیت سے رحم کا برتاؤ کر

تا از دشمن قوی رحمت بینی۔

تاکہ تو طاقتور دشمن سے کسی اذیت میں مبتلا نہ ہو۔

نظم

بباز دان توانا وقوت سر دست — خطاست پنجہ مسکینن ناتوان بشکست

توانا بازوؤں سے اور طاقتور پنجہ سے — ناتواں مسکین کا پنجہ موڑ دینا غلط ہے

نترسید آنکہ برافتادگاں نہ بخشاید کہ — کہ گر زپائے در آید کسش نگیر د دست

گرے پڑے لوگوں پر خوف نہ کھانیوالے کو یہ خوف نہیں — کہ اسکا پاؤں پھسلنے پر کوئی اسکا ہاتھ نہ پکڑیگا

ہر آنکہ تخم بدی کشت وچشم نیکی داشت — دماغ بیہدہ پخت وخیال باطل بست

جو برائی کا بیج بو کر بھلائی کی امید رکھے — اسنے بیکار اپنے دماغ کو پکایا اور بیکار خیال باندھا

زگوش پنبہ بروں آرد داد خلق بدہ — وگر تو می نہ دہی داد روزے دادے ہست

کان سے روئی نکال کر مخلوق کے ساتھ انصاف کر — اگر تو انصافی کرے تو ایک روز انصاف کا یقیناً ہے

بزرگی بایدت بخشندگی کن | کہ تا دانہ نیفشانی نہ روید
تو بڑائی کا طلبگار ہے تو سخاوت کر | کیوں کہ دانہ بکھیرے بغیر نہیں اگتا

یکے از جلسائے بے تدبیر نصیحتش آغاز کرد۔ کہ ملوک
ایک تدبیر سے محروم ہم نشین اسے نصیحت کرنے لگا کہ گذشتہ بادشاہوں
پیشیں مر ایں نعمت را بسعی اندوختہ و برائے مصلحتے نہادہ دستِ ازیں
نے اس دولت کو (بڑی) کوشش سے اکٹھا کیا اور کسی ضرورت کی خاطر رکھا، ان
حرکت کوتاہ کن کہ واقعہا در پیش است و دشمناں در مکین۔
طریقوں سے ہاتھ تھام لے اسلئے کہ بہت سے واقعے رونما ہونیوالے ہیں اور دشمن پیچھے
نباید کہ بوقت حاجت درمانی۔
پڑے ہوئے ہیں ایسا نہ ہو بوقت حاجت عاجز ہو جائیں۔ قطعہ

اگر گنجے کنی بر عامیاں بخش | رسد مر ہر گدائے را برنجے
عوام کو اگر ایک خزانہ (بھی) عطا کرے | تو ہر اہل خانہ چاول کے بقدر پاسکے گا
چرا نستانی از یکے جوئے سیم | کہ گرد آید ترا ہر روز گنجے
تو کیوں ہر شخص سے جو بھر چاندی نہیں لیتا | کہ ہر روز تجھے ایک خزانہ مل جائے گا

ملک زادہ روئے ازیں سخن درہم کشید، وموافق طبع بلندش نیامد و مر
شاہزادہ نے یہ سنکر منھ پھیرا اور یہ گفتگو اسکی طبیعت کے خلاف ہوئی اور اس
اورا جزر فرمود و گفت مرا خداوند تعالیٰ مالک ایں ممالک گردانیدہ
ہم نشین کو جھڑک کر بولا اللہ تعالیٰ نے مجھکو اس سلطنت پر ملکیت عطا فرمائی

کاغذ بدریدند و قلم بشکستند از دست وزبانِ حرف گیراں رستند

کاغذ پھاڑ کر اور قلم ٹکڑے ٹکڑے کر کے نکتہ چینو نکے ہاتھ وزبان سے نجات حاصل کر لی

ملک گفت ہر آئینہ ماراخردمن کافی باید کہ تدبیر مملکت

بادشاہ نے کہا ہمیں یقیناً ایک ایسے عقلمند کی ضرورت ہے جو تدبیر سلطنت کیلئے

راشاید۔ گفت نشان خردمند کافی آنست کہ بہ چنیں کارہا تن نہ دہد۔

موزوں ہو، وہ بولا کامل عقلمند کی نشانی ہے کہ اس طرح کے کاموں میں نہ لگے۔

بیت

ہما بر ہمہ مرغاں ازیں شرف دارد

ہما کو سارے پرندوں پر اسی لئے فضیلت حاصل ہے

کہ استخواں خور و طائرے نیازارد

کہ ہڈیوں کو غذا بناتا ہے اور کسی پرندہ کو تکلیف نہیں دیتا

حکایت ۶ -ملِک زادہ گنج فراواں از پدر میراث یافت دستِ کرم

ایک شاہزادہ نے بڑا خزانہ باپ سے بطور ترکہ پایا اس نے فیاضی کا ہاتھ

بکشاد و دادِ سخاوت بداد ونعمت بے دریغ بر سپاہ و رعیّت بریخت۔

کھولا اور بڑی سخاوت سے کام لیا، اور مال کا بڑا حصہ رعایا اور لشکر پر صرف کر دیا۔

قطعہ

نیا ساید مشام از طبلہ عُود بر آتش نہ کہ چوں عنبر بوید

اگر کی لکڑی کا ڈبہ سکون دماغ نہیں دیتا اسے آنچ دے کہ عنبر کی طرح خوشبو پھیل جائے

بر آوردند غلامان ِ اودرخت از بیخ

تو اس کے ملازم درخت جڑ ہی سے اکھاڑ پھینکیں

بہ نیم بیضہ کہ سلطاں ستم روادارد

اگر بادشاہ نصف انڈے کے برابر ظلم درست خیال کرے

زنند لشکریانش ہزار مرغ بہ ریخ

تو اسکے لشکری ہزار مرغ سیخ کے اوپر بھون ڈالیں

بیت

نماند ستمگار بد روزگار بماند برو لعنت پائدار

ستم کرنے والا زمانہ کا برانہ رہا لیکن اس پر ہمیشہ لعنت باقی رہی

حکایت ۸-عاملے راشنیدم کہ خانہ رُعیت خراب کردے تاخزینہ

ایک حاکم کے متعلق میں نے یہ بات سنی کہ وہ شاہی خزانہ پُر کرنے کی

سلطان آباداں کن ۔ بے خبر از قول حکماء کہ گفتہ اند ہر کہ خلق را

خاطر رعایا کے گھر برباد کرتا۔ وہ عقلمندوں کے اس قول سے ناواقف تھا کہ وہ کہتے ہیں

بیازارد تا دل سلطاں بدست آرد خدائے تعالیٰ ہماں خلق را

جو آدمی بادشاہ کی خوشنودی کیلئے مخلوق کو ستائے اللہ تعالیٰ وہی مخلوق اسکے اوپر

ابرو گمارد۔ تا دمار از نہاد او برآرد۔

مسلط کردیتا ہے تاکہ اسے جڑ سے اکھاڑ دے و برباد کردے۔ **بیت**

آتش سوزاں نکند باسپند آنچہ کند دو دلِ دردمند

جلادینوالی آگ کالے دانہ پر اتنا اثر نہیں ہوتا جتنا (تباہ کن) اثر کسی جلے ہوئے دل کے دھوئیں کا ہوتا ہے

است تا بخورم و بخشم نہ پاسبانم کہ نگہ دارم۔

تا کہ خود کھاؤں اور عطا بھی کروں مجھے حفاظت کی خاطر چوکیدار نہیں بنایا۔ بیت

قارون ہلاک شد کہ چہل خانہ گنج داشت

چالیس خزانہ رکھنے والا قارون مرگیا مگر

نوشیرواں نہ مرد کہ نام نکو گذاشت

ذکر خیر چھوڑنے والا نوشیرواں (باعتبار نیکنامی) زندہ ہے

حکایت ۷- آوردہ اند۔ کہ نوشیرواں عادل در شکار گاہے صیدے

کہا جاتا ہے کہ نوشیراوں عادل کی خاطر شکار گاہ میں کسی شکار کے

کباب می کردند۔ نمک نبود۔ غلامے را بروستاہ، فرستاد تا نمک آرد،

بلا نمک کے کباب تیار کئے جارہے تھے، گاؤں سے نمک لانیکی خاطر ایک ملازم کو دوڑایا

نوشیرواں گفت، نمک بقیمت بستاں۔ تا رسمے نہ گردد وده خراب نہ گردد

نوشیراوں بولا نمک پیسے دیکر لانا کہیں یہ رواج پڑ کر گاؤں برباد نہ ہو جائے،

گفتند ایں قدر چہ خلل زاید؟ گفت بنیاد ظلم در جہاں اندک بودہ است

لوگ بولے نمک کی اتنی مقدار کیا نقصان پہنچائی گی؟ بولا دنیا میں بنیاد ظلم کم ہی تھی

ہر کہ آمد براں مزید کرد۔ تا بدیں غایت رسید۔

اسکے بعد ہر آنیوالے نے اسے بڑھایا حتی کہ اس مقام تک پہونچی۔ قطعہ

اگر ز باغ رعیت ملک خورد سیبے

اگر بادشاہ نے رعیت کے باغ سے ایک سیب کھالیا

آوردہ اند کہ یکے از ستمدیدگان بر سر او بگذشت

کہتے ہیں کہ مظلوموں میں سے کسی شخص نے اسکے قریب سے گذرتے ہوئے

ودر حال تباہِ او تامل کرد۔ وگشت۔

اس کی خراب حالت بغور دیکھ کر کہا۔

قطعہ

نہ ہر کہ قوت بازو و منصبے دارد

یہ ممکن نہیں کہ جسے عہدہ کے باعث قوتِ بازو حاصل ہو

بسلطنت بخورد مال مرداں بگزاف

تو قوت کے ناطہ لوگوں کا مال ہڑپ کرلے

تواں بخلق فرو بردن استخواں درشت

سخت ہڈی کو ممکن ہے کہ گلے سے اتار لیا جائے

ولے شکم بدرد چو بگیرد اندر ناف

مگر پیٹ میں پہنچ کر پیٹ کو پھاڑ دے گی

حکایت ۹ مردم آزارے حکایت کنند کہ سنگے برسر صالحے زد۔

ایک لوگوں کو ستانے والے کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ پتھر ایک نیک شخص کے

درویش را مجال انتقام نبود۔ سنگ را با خود ہمی داشت۔ تاوقتے کہ

سر دے مارا درویش کو اتنی قوت نہ تھی کہ بدلہ لے۔ وہ پتھر کی حفاظت کرتا رہا حتیٰ کہ

مَلِک را براں لشکری خشم آمد۔ ودر چاہے زندانش داشت۔ درویش بیامد۔

بادشاہ نے اس سپاہی سے ناراض ہو کر کنویں میں قید کر ڈالا، درویش نے آکر

گویند سر جملہ حیوانات شیر است وکمترین جانوران خر و بہ

کہا جاتا ہیکہ شیر سارے جانوروں کا سردار ہے اور گدھا سارے جانوروں میں حقیر مگر

اتفاق خرد مندانِ خرِ بار بر بہ از شیر مردم در۔

عقلمندوں کا اتفاق ہیکہ بوجھ اٹھانیوالا گدھا آدمیوں کو کھانیوالے شیر سے اچھا ہے۔

مثنوی

مسکین خراگرچہ بے تمیز است	چوں بار ہمی برو عزیز است
مسکین گدھا اگرچہ تمیز سے خالی ہے	لیکن بوجھ اٹھانے کی بناء پر محبوب ہے
گاوان و خران بار بردار	بہ ز آدمیانِ مردم آزار
گدھے اور بیل بوجھ ڈھونے والے	لوگوں کو ستانیوالے آدمیوں سے اچھے ہیں

گویند ملک را طرفے از ذمائم اخلاقش بقرائن معلوم شد

کہتے ہیں کہ بادشاہ کو اس کی بد اخلاقیوں کا کس طرح پتہ چل گیا،

در شکنجہ کشید و بانواع عقوبتش بکشت۔

اسے شکنجہ میں کس کر اور قسم قسم کی سزا دے کر ہلاک کر دیا۔

قطعہ

حاصل نشود رضائے سلطاں	تا خاطر بندگان نہ جوائی
بادشاہکی خوشی اسوقت نصیب نہ ہوگی	اللہ کے بندوں کی دلجوئی جبتک نہ کرے
خواہی کہ خدائے برتو بخشد	باخلق خدائے کن نکوئی
اگر تو اللہ کی مہربانی کا طلبگار ہے	تو مخلوق خدا کے ساتھ بھلائی سے پیش آ

حکایت ۱۰ - ملکِ زوزن را خواجہ بود کریم النفس و نیک محضر

زوزن نامی بادشاہ کا ایک شریف النفس اور نیک خصلت وزیر تھا جو سب

کہ ہمگناں را در مواجہ حُرمت داشتے و در غیبت نیکو گفتے۔ اتفاقاً

لوگوں کے سامنے عزت سے پیش آتا اور پس پشت تعریف کیا کرتا اتفاق سے بادشاہ

از و حرکتے صادر شد کہ در نظر سلطان ناپسندیدہ آمد۔ مصادرہ فرمودہ و عقوبت

کو اس کی کوئی حرکت پسند نہ آئی او رجرمانہ و سزا کا حکم

کرد۔ سرہنگانِ بادشاہ بہ سوابق انعام او مصروف بودند۔

دیدیا۔ سابق سپاہیوں کو اس کے احسانات کا اعتراف تھا اور اسکے احسان مند تھے

و لشکرِ آں مرتہن۔ در مدّت توکیل او رفق و ملاطفت کردندے۔

اس کے حوالہ (قید) کے دوران وہ اس سے نرمی و مہربانی کا برتاؤ کرتے،

و زجر و معاتبت روا نداشتندے۔

اور جھڑکی و سزا اموزوں نہ سمجھتے۔

قطعہ

صلح با دشمن گر خواہی ہر گرمر کہ ترا

دشمن سے اگر صلح کی خواہش ہے تو جب وہ پس

در قفا عیب کند در نظرش تحسین کن

پشت تجھ میں عیب نکالے تو اسکے سامنے اسکی تعریف کر

سخن آخر بدہاں می گذرد موزی را

بات بالآخر تکلیف پہنچانیوالے کے منہ سے گذر کر ہی نکلتی ہے

وسنگ بسرش کوفت۔ گفتا تو کیستی؟ وایں سنگ برمن چرا زدی؟

اسکے سر پر پتھر دے مارا، وہ بولا تو کون ہے؟ اور میرے سر پر یہ پتھر مارنیکی کیا وجہ ہے؟

گفت من فلانم وایں سنگ ہماں است کہ درفلاں تاریخ برسر من

وہ بولا میں فلاں شخص ہوں اور یہ پتھر بالکل وہی ہیکہ فلاں تاریخ میں جس پتھر سے تو

زدی۔ گفت چندیں روز کجا بودی؟ گفت از جاہت

نے میرا سر پھوڑا تھا۔ وہ بولا تو اتنے عرصہ کہا رہا؟ درویش بولا مجھے تیرے

اندیشہ می کردم۔ اکنوں کہ در چاہت دیدم فرصت راغنیمت شمردم۔

عہدہ کا خوف تھا اب میں نے تجھ کو کنویں میں قید دیکھ کر موقعہ موزوں خیال کیا

کہ زیرکاں گفتہ اند۔

اس لئے کہ عقلمندوں نے کہا ہے۔ مثنوی

ناسزائے راچوں بینی بختیار — عاقلاں تسلیم کردند اختیار

جب تجھے کوئی ناقابل خوش نصیب نظر آئے — تو دانشمند اسطرح کیموقعہ پر تابعداری کو اپناتا ہے

چوں نداری ناخن درندہ تیز — بابداں آں بہ کہ کم گیری ستیز

جب تیرے پاس پھاڑنیوالے تیز ناخون نہ ہوں — تو اچھا ہیکہ بروں سے دست وگریباں نہ ہو

ہر کہ با فولاد بازو پنجہ کرد — ساعد سیمین خود را رنجہ کرد

فولادی بازو والے سے پنجہ آزمائی کرونیوالے نے — چاندی جیسے نازک پہنچے کو تکلیف دی

باش تا دستش بہ بندد روزگار — پس بکامِ دوستاں مغزش بیار

اسوقت تک رکا رہ جسوقت تک زمانہ اسکے ہاتھونکو باندھ نہ دے پھر احباب کے نصیب سے اسکا مغز نکال لے

بریں واقف بود۔ ملک را اعلام کرد کہ فلاں را کہ حبس فرمودہ ۔

نے جسے اس راز کی اطلاع تھی بادشاہ کو باخبر کیا کہ فلاں جسے آپنے قید میں ڈال رکھا ہے

با ملوک نواحی مراسلت دارد۔ ملک بہم برآمد ۔ و کشف ایں خبر

آس پاس کے بادشاہوں سے خط وکتابت کرتا ہے بادشاہ برہم ہوکر اس کی تحقیق

فرمود۔ قاصد را بگرفتند ۔ و رسالہ را بخواندند نوشتہ بود ۔ کہ حسن ظن

میں لگ گیا، قاصد کو لوگوں نے پکڑ کر خط پڑھ لیا، تحریر تھا کہ بزرگوں کا اچھا گمان بندہ

بزرگاں درحق بندہ بیش از فضیلت بندہ است۔ وتشریف قبولے

کے حق میں بندہ کی فضیلت سے زیادہ ہے اور قبول کرنے کی جو عنایت فرمائی ہے بندہ

کہ فرمودہ اند۔ بندہ را امکان اجابت آں نیست۔ بحکم آنکہ پروردہ

کیلئے اس کا قبول کرلینا ممکن نہیں کیونکہ میں اسی خاندان کی نعمت (ونوازش)

نعمت ایں خاندانم و باندک مایہ تغیر خاطر با ولی نعمت قدیم بیوفائی

کا پالا ہوا ہوں اور طبیعت کے ذرا سے رنج کی بنا پر پرانے ولیٔ نعمت سے

نتواں کرد چنانچہ گفتہ اند۔

بیوفائی برتنا ممکن نہیں۔ اسی لئے کہا گیا ہے۔ **بیت**

آں را کہ بجائے تست ہردم کرمے

جسکا تیرے اوپر ہمیشہ کرم رہا ہو

عذرش بنہ از کند بعمرے ستمے

گروہ عمر بھر میں ایکبار ظلم کرے تو اسے معذور خیال کر

سختش تلخ نخواہی دہنش شیریں کن

اگر تو اس کی تلخ بات نہ سننا چاہے تو اس کے من کو میٹھا کر

تا آں چہ مضمون خطاب ملک بود۔ از عہدہ بعضے از آں بدر آمد

بادشاہ کے اس پر لگائے ہوئے کچھ الزامات سے وہ بری ثابت ہوا اور باقی

وبقیتے در زنداں بماند۔ یکے از ملوک نواحی در خفیہ پیامش فرستاد

کی بناء پر وہ جیل میں رہا، آس پاس کے بادشاہوں میں سے کسی نے وزیر کے پاس خفیہ پیغام بھیجا

کہ ملوک آں طرف قدر چناں بزرگوار ندانستند و بے عزتی

کہ اس جانب کے بادشاہ نے ایسی بزرگ ولائق ہستی کی قدر نہ کی اور بے عزتی کی۔

کردند اگر خاطر عزیز فلاں بجانب ما التفاتے کند۔ در رعایت

اگر فلاں عزیز (آپ کا) دل ہماری طرف متوجہ ہو تو دلداری کی بحد امکان

خاطرش از ہر چہ تمام اتر سعی کردہ شود کہ اعیان ایں مملکت بدیدا ز وے

سعی کی جائے گی کہ اس سلطنت کے ارکان آپ کی ریاست کے خواہشمند ہیں

مفتقر اند، وبجواب ایں حروف منتظر۔ خواجہ بریں وقوف یافت و از

اور انھیں ان حروف کے جواب کا انتظار ہے وزیر نے اس سے مطلع ہو کر خطرہ

خطر اندیشد و در حالش جوابے مختصر چنانچہ مصلحت دید کہ اگر برملا افتد۔

محسوس کرتے ہوئے اس مختصر وفوری جواب میں مصلحت دیکھی کہ اگر کسی کو بھی اطلاع

فتنہ بناشد۔ بر قفائے ورق بنوشت و رواں کرد۔ یکے از متعلقان کہ

ہو جائے تو فتنہ انگیزی نہ ہو، اس نے ورق کے پیچھے لکھ کر بھیج دیا متعلقین میں سے ایک

وتوانگران را دادے بطرح ۔ صاحب دلے براو گذر کردو گفت

پیسہ والوں کو بیچ دیا کرتا کسی صاحب دل (درویشؒ نے اپنے پاس سے گذرتے ہوئے کہا۔

بیت

ماری تو کہ ہر کرا بہ بینی بزی	یا بوم کہ ہر کجا نشینی بکنی
تو سانپ (صفت) ہے کہ ہر ایک کو دیکھ کر ڈس لیا کرتا ہے یا الو ہے کہ جس جگہ بیٹھ جائے اجاڑ کردے

قطعہ

زورت ار پیش می رود باما	با خداوند عیب داں نرود
اگر تو ہم پرزور آزمائی کرتا ہے	تو غیب سے واقف اللہ پر تیرا بس نہ چلے گا
زور مندی مکن براہل زمین	تا دعائے بر آسماں نرود
اہل زمین کو مت ستا	تا کہ کوئی بددعاء آسمان تک نہ پہونچے

ظالم ازیں سخن برنجید۔ دروئے از نصیحت او درہم کشید

ظالم نے اس گفتگو سے کبیدہ ہو کر اسکی نصیحت سے روگردانی کرتے ہوئے اسکی

وبدو التفات نہ کر۔ تا شبے آتش مطبخ در انبار ہیزم افتاد و سائر املاکش

جانب التفات نہ کیا۔ حتیٰ کہ ایک شب مطبخ کی آگ نے لکڑیوں کے انبار میں لگ کر

بسوخت واز بستر نرمش برخاکستر گرم نشاند۔ اتفاقاً ہماں شخص بروے

اسکی ساری چیزیں جلادیں اور اسے ملائم (آرام دہ) بستر سے گرم مٹی پر بٹھا دیا۔ اتفاق

بگذشت۔ دیدش کہ یاراں ہمی گفت ندانم کہ ایں آتش

سے اسی شخص کا اسپر گذر ہوا اس نے اسے احباب سے یہ کہتے ہوئے دیکھا کہ خبر نہیں یہ آگ

ملک راسیرت حق شناسی او پسندیدہ آمد۔ خلعت و نعمت

بادشاہ کو اس کی حق شناسی کی عادت کو پسند کیا ،خلعت و انعام

بخشید وعذر خواست کہ خطا کردم کہ ترا بے گناہ آزردم گفت اے خداوند!

بخش کر معذرت کی کہ میں نے غلطی کی کہ تجھ بے گناہ کو ستایا، وزیر بولا اے آقا بندہ

بندہ دریں حال مر خداوندرا خطا نمی بیند۔ بلکہ تقدیر خداوند حقیقی

اس حالت میں بھی آپ کی غلطی نہیں دیکھتا، بلکہ تقدیر ربانی اسی

چنیں بود کہ مرا ایں بندہ رامکروہے برسد پس بدست تو اولیٰ ترکہ

طرح تھی کہ یہ غلام تکلیف میں مبتلا ہو، آپ کے ہاتھ سے وہ تکلیف پہنچنی زیادہ اچھی

حقوق سوابق نعمت وایادی منت بریں بندہ داری کہ حکماء گفتہ اند۔

تھی کہ بندہ پر پچھلی نعمتوں کے حقوق واحسانات ہیں، اور دانشمند کہتے ہیں۔ قطعہ

گزندت رسد زخلق مرنج	کہ نہ راحت رسد زخلق نہ رنج
اگر تجھکو مخلوق سے تکلیف پہنچتی ہے تو رنج نہ کر	کیونکہ تکلیف وآرام مخلوق کیطرف سے نہیں پہونچتا ہے
ازخداداں خلاف دشمن ودوست	کہ دل ہر دو درتصرف اوست
دوست ودشمن کے اختلاف کو اللہ ہی کیجانب سے مجھ	کیونکہ ان دونوں کے دلوں پر وہی قابض ومتصرف ہے
اگر چہ تیر از کمان ہمے گذرد	ازکمان دار بیند اہل خرد
اگر چہ کمان ہی سے تیر نکلتا ہے مگر	دانشمند اسے اسکو کمان والیکی جانب سے خیال کرتے ہیں

حکایت ۱۱- ظالمے راحکایت کنند کہ ہیزم درویشاں خریدے بحیف

ایک ظالم کا واقعہ نقل کرتے ہیں وہ ظلماً غریبوں سے لکڑیاں خرید کر نفع سے

حکایت ۱۲- یکے از وزرا پیش ذوالنون مصری (رحمۃ اللہ علیہ) رفت

ایک وزیر نے حضرت ذوالنون مصری کی خدمت میں حاضر ہو کر

و ہمت خواست کہ روز و شب بخدمت سلطان مشغولم و بخیرش امید دار

دعاء کی درخواست کی کہ میں شب و روز خدمت شاہی بجالاتا ہوں اس کے خیر کا متوقع

و از عقوبتش ترساں۔ ذوالنون بگریست و گفت اگر من از خدا چنیں

رہتا ہوں اور اسکی ناراضگی سے خوف کرتا ہوں، ذوالنون روکر بولے کہ اگر میں خداعز وجل

ترسیدمے کہ از سلطان از جملہ صدیقاں بودمے۔

سے اتنا ڈرتا جتنا تو بادشاہ سے خائف رہتا ہے تو میں صدیقوں میں گنا جاتا۔ قطعہ

گر نبودے امید راحت و رنج پائے درویش بر فلک بودے

اگر راحت و آرام کی توقع نہ ہوتی تو قدم درویش آسمان تک پہونچتا

در وزیر از خدا بترسیدے ہمچناں کز مَلِک ملک بودے

اگر وزیر کو اللہ کا ایسا خوف ہوتا جیسا کہ بادشاہ کا تو فرشتہ بن جاتا

حکایت ۱۳- یکے از وزرا بر زیر دستاں رحمت آوردے و اصلاح

وزیروں میں سے ایک وزیر محکوموں پر مہربانی کرتا اور ساتھیوں کے ساتھ بھلائی

ہمگناں بخیر توسط کردے اتفاقاً بعتاب ملِک گرفتار آمد۔ ہمگناں

کی کوشش کرتا اتفاق سے بادشاہ کے غصہ کا شکار ہو گیا ساتھیوں نے اس کی رہائی میں

در استخلاص او سعی کردند و موکّلاں در معاقبتش ملاطفت نمودند و

کوشش کی اور یہ جن کے سپرد ہوا اسکے ساتھ انہوں نے نرم برتاؤ کیا اور بزرگوں نے

از کجا در سرائے من افتاد۔ گفت از دودِ دلِ درویشاں۔

کس جگہ سے میرے مکان میں لگ گئی، وہ بولا غریبوں کے دلوں کے دھوئیں کے ذریعہ

قطعہ

حذر کن ز دود درونہائے ریش | کہ ریش درون عاقبت سر کند

خستہ دلوں کے دھویں سے پرہیز کر | اسلئے کہ اندورونی زخم بالآخر نمایاں ہوجاتا ہے

بہم بر مکن تا توانی دلے | کہ آہے جہانے بہم بر کند

بحد امکان: کسی کا دل نہ دکھا | کیونکہ ایک آہ سے ایک دنیا جلادیتی ہے

ایں لطیفہ بر کاخ کے خسرو نوشتہ بود۔

یہ لطیفہ کیخسرو بادشاہ کے محل پر لکھا ہوا تھا۔

قطعہ

چہ سالہائے فرواں و عمرہائے دراز

سالہا سال اور لمبی عمر کی کیا حیثیت ہے

کہ خلق بر سر ما بر زمین بخواہد رفت

جبکہ اندرون زمین دفن ہوجانیکے بعد لوگ ہمارے سروں پر پڑھا کرینگے

چنا کہ دست بدست آمد ست وملک بما

جس طرح ہاتھ در ہاتھ ملک ہم تک پہونچا ہے

بدستہائے دگر ہمچنیں بخواہد رفت

یونہی اور ہاتھوں میں پہونچے گا

بزبان بریدن ودیگرے بمصادرہ ہارون گفت ۔ اے پسر! کرم آنست

زبان کاٹ لینے اور تیسرے نے جائداد ضبط کر کے جلاوطن کرنیکا مشورہ دیا ہارون بولا

کہ عفو کنی واگر نتوانی تو نیز دشنام دہ نہ چندانکہ انتقام از حد بگزرد۔

شرافت کا تقاضہ یہ ہیکہ درگذر کرا اور اگر نہ کر سکے تو تو بھی گالی دے لے نہ یہ کہ بدلہ لینے میں

آنگاہ ظلم از طرف تو باشد و دعوائے از قبل خشم۔

اس قدر حد سے گذر جائے ورنہ تو ظالم ہوگا اور مخالف مدعی۔ قطعہ

نہ مرد است آن بنزدیک خردمند	کہ با پیل دماں پیکار جوید
عقلمندوں کے نزدیک مست	ہاتھی سے لڑنے والا بہادر نہیں
بلیمر دآنکست زورئے تحقیق	کہ چوں خشم آیدش باطل نگوید
بہادر وہ ہے کہ واقعی غصہ	کے وقت وہ بکواس نہ کرے

مثنوی

یکے رازشت خوئے داد دشنام	تحمل کرد وگفت اے نیک فرجام
بری عادت والے نے ایک کو گالی دی	اس نے برداشت کر کے کہاں اے نیک صفت
بترزانم کہ خواہی گفت آنی	کہ دانم عیب من چوں من ندانی

میں اس سے زیادہ برا ہوں جتنا تو نے کہا کہ میں اپنے عیب سے تیری واقفیت سے پہلے آگاہ ہوں

حکایت ۱۵-با طائفہ بزرگان در کشتی نشستہ بودم۔ زورقے در پئے

میں بزرگوں کی ایک جماعت کے ہمراہ کشتی میں بیٹھا تھا، ہمارے پیچھے

بزرگاں دگر سیر نیک او در افواہ گفتند تا مَلِک از سر خطائے او در گذشت۔

اسکی دوسری اچھی عادتیں بیان کیں حتی کہ بادشاہ نے اسے معاف کردیا

صاحب دلے بریں اطلاع یافت وگفت۔

ایک درویش نے یہ اطلاع پا کر کہا۔

قطعہ

تا دلِ دوستاں بدست آری بوستاں پدر فروختہ بہ

دوستوں کے دل موہنے کے لئے باپ کے باغ کو (ترکہ کو) بیچ دینا بہتر ہے

پختن دیگ نیک خواہاں را ہرچہ رختِ سرِدست سوختہ بہ

خیرخواہوں کے دیگ پکانے کے لئے سارے موجود سامان کا جلا دینا بہتر ہے

با بد اندیش ہم نکوئی کن دہن سگ بہ لقمہ دوختہ بہ

بروں کے ساتھ بھی بھلائی کر کتے کا منہ لقمہ سے بند ہونا جاتا ہے

حکایت ۱۴۔ یکے از پسران ہارون الرشید پیش پدر آمد خشم آلودہ و

ہارون رشید کے بیٹوں میں سے ایک بیٹا سخت غصہ کی حالت میں

گفت فلاں سرہنگ زادہ مرا دشنام مادر بداد، ہارون الرشید ارکان

آکر بولا کہ فلاں سپاہی کے بیٹے نے مجھ کو ماں کی گالی دی۔ ہارون رشید ارکان

دولت را گفت جزائے چنیں کس چہ باشد؟ یکے اشارت بکشتن کرد و دیگرے

سلطنت سے بولا اس کی کیا سزا ہو، ایک نے قتل کر دینے، اور دوسرے نے

قطعہ

تا توانید ردن کس مخراش کاندریں را خار ہا باشد

جہانتک ہو کسی کا دل مت چھیل (نہ دکھا) کیونکہ اس راہ میں کانٹے بہت ہیں

کار درویش مستمند برار کہ ترا نیز کارہا باشد

ضرورتمند درویش کی ضرورت پوری کر کیونکہ تجھے بہت سے کاموں سے واسطہ پڑتا ہے

حکایت ۱۶- دو برادر بودند۔ یکے خدمت سلطان کردے۔ و دیگر

دو بھائیوں میں سے ایک بھائی شاہی نوکر تھا اور دوسرا

بسعی بازو نان خوردے بارے آں تونگر درویش را گفت کہ

اپنی محنت سے کما کر کھاتا تھا ایکبار اس پیسہ والے (ملازم) نے مفلس بھائی

چرا خدمت نکنی تا از مشقتِ کار کردن برہی۔ گفت تو چرا کار

سے کہا کہ تو شاہی ملازمت کیوں نہیں کرتا تاکہ کام کی مشقت سے نجات ملجائے وہ بولا تو

نہ کنی۔ تا از مذلت خدمت رستگاری یابی کہ خردمنداں گفتہ اند

خود کما کر کیوں نہیں کھاتا تاکہ خدمت کرنیکی ذلت سے رہائی ملے کیونکہ عقلمند کہتے ہیں

نانِ جو خوردن و برزمین نشستن بہ از کمر زرّیں بستن و بہ خدمت ایستادن۔

جو کی روٹی کھاکر زمین پر بیٹھ جانا سنہری پیٹی باندھ کر خدمت کیلئے کھڑے ہونے سے بہتر ہے

بیت

بدست آہکِ تفتہ کردن خمیر بہ از دست بر سینہ پیش امیر

گرم چونا ہاتھ سے گوندھ لینا اس سے اچھا ہیکہ امیر کیسامنے سینہ پر ہاتھ رکھے

ما غرق شد دو برادر در گردابے افتادند۔ یکے از بزرگان ملاح را

آنیوالی ایک چھوٹی کشتی غرق ہوگئی دو بھائی بھنور میں پھنسے ہوئے تھے، بزرگوں میں سے

گفت کہ بگیر ایں ہر دو غریق را پنجاہ دینارت بہر یک

ایک بزرگ ملاح سے بولا کہ انھیں نکال لے میں انمیں سے ہر شخص کے بدلہ تجھ کو

میدہم ۔ملاح یکے را برہانید و آں دیگرے جاں بحق تسلیم کرد۔

پچاس دینار عطا کرونگا ملاح پانی میں چھلانگ لگا کر ایک کو نکال کر لے آیا اور دوسرا غرق ہوگیا

گفتیم ۔بقیت عمرش نماندہ بود۔ ازآں در گرفتن تقصیر کردے۔

میں بولا اسکی عمر ختم ہوچکی تھی اس واسطے تجھ سے اس کے پکڑنے میں تاخیر ہوئی۔

بخندید و گفت آنچہ تو گفتی یقین است و دیگر میلِ خاطر من

ملاح ہنس کر بولا آپ کا کہنا یقیناً درست ہے اور ایک دوسری وجہ بھی ہے

برہانیدنِ ایں بیش تر بسبب آنکہ وقتے در راہے ماندہ بودم۔

کہ میرا دل اسکے بچانے کی جانب زیادہ مائل تھا کیونکہ میں ایک بار راستہ میں تھک گیا تھا

ایں مرا بر شتر خود نشاندندہ و از دست آں دیگر تازیانہ خوردہ بودم۔

تو اس نے مجھے اپنے اونٹ پر بٹھالیا، اور دوسرے شخص کے ہاتھ سے کوڑا کھا چکا تھا

گفتم خدائے تعالیٰ راست گفت کہ ہر کہ کار نیک کرد برائے نفع

میں بولا خدا تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے کہ جس نے نیک کام کیا وہ اس کی ذات کے نفع

ذات اوست و ہر کہ کار بد کرد وبالش بروست۔

کے لئے ہے اور جس نے برا کام کیا اس کا وبال اسی پر ہے۔

گفت بتائید خدائے برتر ہر مملکت را کہ گرفتم رعیتش را نیازردم

بولا اللہ عزوجل کی تائید ومدد سے جس ملک پر کامیاب ہوا اسکی رعیت کو میں نے تکلیف نہیں پہونچائی

ونام بادشاہاں پیش جز بہ نیکوئی نبردم۔

اور گذشتہ بادشاہوں کا نام بھلائی کیساتھ ہی لیا۔

بیت

بزرگش نخواہند اہل خرد — کہ نام بزرگاں بزشتی برد

عقلمند اسے بھی بڑا تسلیم نہیں کرتے — جو بزرگوں کے نام کو برائی سے یاد کرے

قطعہ

ایں ہمہ ہیچ است چوں می گذرد — بخت وتخت وامر ونہی وگیرودار

اسکی حیثیت کچھ نہیں کہ کافور ہوجاتا ہے — نصیب شاہی تخت حکم کرنا، روک دینا اور دارو گیر

نام نیکِ رفتگاں ضائع مکن — تا بماند نام نیکت برقرار

گذرے ہوئے بھلے لوگوں کا نام ضائع مت کر — تاکہ تیری نیک نامی برقرار رہے

☆

قطعہ

عمر گرانمایہ دریں صرف شد — تا چہ خورم صیف و چہ پوشم شتا
بیش قیمت عمر اسی میں بسر ہوگئی — کہ گرمی میں کیا نوش کروں اور سردی میں کیا پہنوں
اے شکم خیرہ بنانے بساز — تا کُنی پست بخدمت دوتا
اے بے غیرت ایک روٹی پر گذر کرلے — تا کہ خدمت کے سبب کمر دہری نہ ہو

حکایت ۱۷- کسے مژدۂ پیش نوشیرواںِ عادل برود گفت کہ فلاں
کوئی شخص نوشیرواں عادل کی خدمت میں یہ خوشخبری لیکر پہونچا کہ فلاں
دشمن ترا خدائے عزوجل برداشت گفت ہیچ شنیدی کہ مرا فرد خواہد گذشت
تمہارے فلاں دشمن کو اللہ نے موت دیدی، وہ بولا یہ تو بھی سن چکا کہ وہ مجھے چھوڑ چکا ہے

فرد

مرا بمرگِ عدو جائے شادمانی نیست
مجھے دشمن کے مرجانے کی خوشی نہیں
کہ زندگانیٔ ما نیز جاودانی نیست
کیونکہ ہماری زندگی بھی ہمیشہ رہنے والی نہیں

حکایت ۱۸- سکندر را پرسیدند کہ دیار مشرق و مغرب را بچہ گرفتی؟ کہ
سکندر سے لوگوں نے دریافت کیا، مشرق و مغرب کے ملکوں پر تو کس طرح کامیاب ہوا کہ
ملوک پیشیں را خزائن و عمر و لشکر بیش از تو بود و چنیں فتحے میسر نہ شد۔
تجھ سے پہلے بادشاہ خزانوں اور عمر و لشکر میں تجھ سے زیادہ تھے مگر انہیں ایسی فتح میسر نہ ہوئی

قطعہ

عذر تقصیر خدمت آوردم که ندارم بطاعت استظہار

میں کوتاہی خدمت کے عذر کیساتھ حاضر ہوں کیونکہ عبادت کے اوپر تو اعتماد نہیں

عاصیاں از گناہ توبہ کنند عارفاں از عبادت استغفار

گناہ کرنیوالے گناہ سے تائب ہوتے ہیں اور اللہ والے اپنی عبادت پر استغفار کرتے ہیں

عابداں جزائے اطاعت خواہند و بازرگاں بہائے بضاعت

عبادت کرنیوالے عبادت کا صلہ طلب کرتے ہیں اور تاجر مال و متاع کی قیمت

من بندہ امید آوردہ ام طاعت و بدریوزہ آمدہ ام نہ بہ تجارت۔

میں غلام توقع کے ساتھ حاضر ہوں نہ فرمانبرداری کی بناء پر بھیک کا طلبگار ہوں اور تجارت کی غرض سے آتا ہے۔

بیت

گر کشی در جرم بخشی روئے و برسر آستانم

خواہ تو ہلاک کردے یا جرم بخشدے چہرہ و سر تیرے ہی در پر ہے

بندہ را فرمان نباشد ہر چہ فرمائی بر آنم

غلام کا کچھ حکم نہیں ہوا کرتا میں تیرے حکم کا تابع ہوں

قطعہ

بر در کعبہ سائلے دیدم کہ ہمی گفت و میگرستے خوش

میں نے کعبہ کے دروازے پر ایک درویش کو دیکھا یہ کہتے ہوئے او رروتے ہوئے دیکھا

من نگویم کہ طاعتم بپذیر قلم عفو برگناہم کش

میرا کہنا یہ نہیں کہ میری عبادتکو قبول فرما البتہ معافی کے قلم سے میرے گناہ کاٹ دے

باب دوم در اخلاق درویشاں

دوسرا باب درویشوں کے اخلاق کا بیان

حکایت ۱- یکے از بزرگاں پارسائے را گفت کہ چہ گوئی در حق فلاں

بڑے بزرگوں میں سے ایک شخص نے ایک پرہیزگار سے کہا کہ آپکی فلاں عابد

عابد؟ کہ دیگراں در حق او بطعنہ سخنہا گفتہ اند۔ گفت در ظاہرش

کے حق میں کیا رائے ہے اور لوگ تو اس کے متعلق طعنہ زنی کرتے ہیں وہ بولا مجھے ظاہر

عیب نمی بینم و در باطنش عیب نمی دانم۔

میں اسکا کوئی عیب نظر نہیں آتا اور اسکے باطن یعنی غیب سے میں واقف نہیں۔ قطعہ

ہر کرا جامہ پارسا بینی پارسادان و نیک مردانگار

جو تجھے پرہیزگاروں کے لباس میں نظر آئے اسے پرہیزگار او ربھلا سمجھ

ورندانی کہ در نہانش چیست محتسب را درون خانہ چہ کار

اگر تو اسکے باطن کے حال سے واقف نہیں تو کوتوال کو گھر کے اندر کی بات سے کیا مطلب

حکایت ۲- درویشے را دیدم کہ سر بر آستان کعبہ ہمی مالید و می گفت

میں نے ایک درویش کو بیت اللہ کے دروازہ پر (یعنی روبرو) سر رگڑتے اور روتے دیکھا

یا غفور! یا رحیم! تو دانی کہ از ظلوم و جہول چہ آید؟

وہ کہتا تھا اے بخشنے والے اے رحم کرنیوالے تو واقف ہے مجھ جیسے ظالم و جاہل سے کیا ممکن ہے

تا چہ خواہی خریدن اے مغرور روز درماندگی بسیم دغل

اے غرور کرنیوالے تو آخر کیا خرید نا چاہتا ہے ضرورت کے موقعہ پر کھوٹی چاندی کے ذریعہ

حکایت ۴ - یاد دارم کہ در ایّام طفولیت متعبد بودم وشب خیز و مولع

مجھ کو یاد ہیکہ بچپن کے زمانہ میں میں بہت عبادت کرنیوالا اور رات کو جاگنے والا تھا

بزہد و پرہیز ۔ شبے در خدمت پدر نشستہ بودم۔ وہمہ شب دیدہ

اور پارسائی پر عاشق ایک رات والد کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور ساری رات جاگتا

برہم نہ بستہ۔ ومصحف عزیز بر در گرفتہ۔ وطائفہ گرد ما خفتہ۔ پدر را

رہا تھا اور قرآن کریم میری بغل میں تھا کچھ آدمی ہمارے ارد گرد سو رہے تھے میں والد

گفتم ۔ ازیناں یکے سر برنمی دارد کہ دوگانہ بگذارد۔ چناں در خواب

سے بولا ان میں سے کوئی بھی بیدار ہو کر نماز نہیں پڑھتا مُردوں کی طرح سو رہے ہیں

غفلت اند کہ گوئی مردہ اند۔ گفت اے جان پدر! اگر تو نیز بخفتی

والد نے کہا اے عزیز بیٹے ! اگر تو بھی سوتا رہتا تو یہ لوگوں کو پس پشت برا

بہ کہ در پوستین خلق افتی۔

کہنے سے اچھا تھا۔

قطعہ

نہ بیند مدعی جز خویشتن را کہ دارد پردۂ پندار در پیش

ڈینگیں مارنے والیکو اپنے علاوہ کوئی نظر نہیں آتا اس لئے کہ اس کیسامنے پردہ غرور رہتا ہے

گرت چشم خدا بینی ببخشد نہ بینی ہیچ کس عاجز تر از خویش

اگر تجھ کو خدا بینی کی آنکھ میسر ہو جائے تو اپنے سے بڑھ کر تجھے کوئی عاجز نہ نظر آئے

حکایت ۳-زاہدے مہمان بادشاہے بود۔ چوں بطعام بنشستند

ایک عبادت کرنے والا شخص کسی بادشاہ کا مہمان تھا کھانے کیلئے بیٹھے

کمتر ازاں خورد کہ ارادتِ او بود۔ وچوں بہ نماز برخاستند پیشتر ازاں

جتنا کھانے کا قصد تھا اس سے کم کھایا اور نماز کے واسطے اٹھ کر عادت سے

کرد کہ عادت او بود۔ تا ظنِ صلاح در حق او زیادت کنند۔

زیادہ پڑھی تاکہ لوگ اس کے متعلق زیادہ نیک ہونے کا خیال کریں۔ **بیت**

ترسم نہ رسی بکعبہ اے اعرابی کیں رہ کہ تو می روی بترکستان است

اے گاؤں والے مجھے اندیشہ ہے کہ تو بیت اللہ تک نہ پہنچ پائیگا کیونکہ جس راہ پر تو جاتا ہے ترکستان جانیوالا ہے

چوں بخانہ باز آمد سفرہ خواست تا تناول کند۔ پسرے داشت

گھر لوٹ کر کھانے کے لئے دستر خوان مانگا اس عبادت گذار کا لڑکا

صاحب فراست۔ گفت اے پدر! بدعوتِ سلطان بودے طعام نخوردی؟

ہوشیار تھا۔ وہ بولا اے ابا آپ کی بادشاہ کے یہاں دعوت تھی وہاں کس لئے نہیں کھایا

گفت در نظر ایشاں چیزے نخوردم کہ بکار آید۔ گفت نماز راہم قضا کن۔

وہ بولا بادشاہ کیسامنے کچھ نہیں کھایا تاکہ (آئندہ) کارآمد ہو وہ بولا نماز بھی دوبارہ پڑھئے

کہ چیزے نہ کردی کہ بکار آید۔

کہ آپنے کام آنے کے لئے کچھ نہیں کیا

قطعہ

اے ہنرہا نہادہ برکف دست عیبہا را نہفتہ زیر بغل

اے ہنر کو ہتھیلی پر رکھ کر پھرنیوالے آدمی عیب بغل میں پوشیدہ کئے پھر رہا ہے

گفت بلے! ہر گہ خدائے عزوجل رافراموش می کنم یادت می آرام۔

پارسا بولا ہاں جب میں اللہ تعالیٰ کو بھول جاتا ہوں تو تجھے یاد کرتا ہوں۔ بیت

ہر سو دود آنکہ کش زدر خویش براند

جسے اللہ تعالیٰ اپنے در سے بھگادے وہ ہر جانب مارا مارا پھرتا ہے

وآں راکہ بخواند بدر کس ندواند

اور جسے اللہ تعالیٰ بلاتا ہے اسے کسی کے در پر نہیں دوڑاتا

حکایت ۷- یکے از صالحان بخواب دید بادشاہے رادر بہشت و

بھلے لوگوں میں سے ایک نے بادشاہ کو دیکھا کہ وہ جنت میں ہے اور ایک

پارسائے را در دوزخ۔ پرسید کہ موجب درجات ایں چیست؟

پارسا دوزخ میں وہ بولا کہ بادشاہ کے اچھے درجات اور پارسا کے برے درجات کی وجہ کیا ہے؟

وسبب درکارت آں چہ؟ کہ من بخلاف ایں ہمہ پنداشتم ۔ندا آمد

کیونکہ میں تو اس کے برعکس سمجھ رہا تھا، غیبی آواز آئی کہ

کہ ایں بادشاہ بارادت درویشاں در بہشت است و ایں پارسا

درویشوں سے عقیدت کے باعث یہ بادشاہ جنت میں ہے اور یہ پارسا

بتقریب بادشاہاں دردوزخ۔

بادشاہوں کے تقرب کی وجہ سے دوزخ میں۔ قطعہ

دلقت بچہ کار آید و تسبیح مرقع خودراازعملہائے نکوہیدہ بری دار

تیری گدڑی و تسبیح وکملی کیا کام دیگی خود کو بدعملیوں سے بچالے

حکایت ۵- پارسائے را دیدم کہ بر کنارهٔ دریا نشستہ بود و زخم پلنگ

مجھے ایک پارسا شخص دریا کے کنارے بیٹھا نظر آیا اور اسنے چیتے سے زخم کھایا تھا

داشت کہ ہیچ دارو بہ نمی شد و مدتہا دراں رنجورے وشکرے خدائے

کہ کسی دوا سے اسکو شفا نہ ہوتی تھی، ایک مدت تک اس تکلیف میں مبتلا رہ کر بھی شکر

عزوجل گفتے پرسیدنش کہ شکر چہ می گزاری گفت شکر آں کہ الحمد للہ!

خداوندی کیا کرتا لوگوں نے اس سے دریافت کیا کہ تو کس بات پر شکر ادا کرتا ہے اس

بمصیبتے گرفتارم نہ بمعصیتے۔

نے کہا مالک کا کہ الحمدللہ مصیبت میں مبتلا ہوں گناہ میں مبتلا نہیں ہوں۔ قطعہ

گر مرا زار بکشتن دہد آں یار عزیز

اگر مجھے وہ یار اور دوست قتل کے لئے حوالہ کردے

تانگویم کہ دراں دم غم جانم باشد

میں کبھی نہیں کہونگا کہ اس لمحہ مجھے اپنی جان جانیکا دکھ ہوگا

گویم از بندۂ مسکین چہ گناہ صادر شد

میں کہونگا کہ مجھ بیچارہ شخص سے کیا غلطی سرزد ہوئی

کہ دل آزردہ شد از من غم آنم باشد

کہ تجھے مجھ سے دکھ ہوا مجھے اس سے رنج ہوگا

حکایت ٦- بادشاہے پارسائے را پرسید کہ ہیچت از ما یاد می آید؟

کسی بادشاہ نے ایک پارسا سے پوچھا کہ کبھی تم ہمیں یاد کرتے ہو؟

چوں بنخلہ ٔنبی محمود برسیدیم توانگر را اجل فراسید۔ در دلیش فراز

ہم نخلہ محمود ہی تک پہنچے تھے کہ پیسہ والا مرگیا درویش نے اس کے سرہانے

آمدو گفت ما بنحستی نہ مردیم وتو بر بختی مردی۔

آکر کہا ہمیں تو سختی سے موت نہ آئی اور تو نے بختی اونٹ پر جان دیدی۔ **بیت**

شخصے ہمہ شب برسر بیمار گریش

ایک شخص ساری رات ایک بیمار پر اشکبار رہا

چوں روز شد آں بمرد و بیمار بزیست

اور صبح ہوئی تو وہ مرگیا اور بیمار جی گیا

قطعہ

اے بسا اسپ تیز رو کہ بماند | کہ خرلنگ جان بمنزل برد

بہت سے تیز گھوڑے منزل تک نہ پہونچے | اور لنگڑا گدھا منزل تک پہونچ گیا

بسیکہ در خاک تندرستاں را | دفن کردند و زخم خوردہ نمرد

بہت سے صحتمند ہم نے مٹی کے نیچے دفن کردئے اور زخمی کو موت نہ آئی

حکایت ۹۔ عابدے جاہل را بادشاہے طلب کرد۔ عابد اندیشید کہ

ایک جاہل عابد کو بادشاہ نے بلایا وہ سوچنے لگا کوئی کمزور ہونے کی

داروئے بخورم تا ضعیف شوم۔ کہ حسن ظنّے کہ درحق من دارد زیادت

دوا کھالو تاکہ میرے بارے میں جو اچھا گمان ہے اس میں زیادتی ہو جائے

شود۔ آوردہ آندہ داروئے بخور زہر قاتل بود۔ بمرد۔

بیان کرتے ہیں اس نے زہریلی دوا کھالی اور چل بسا۔

حاجت بکلاہِ برکی داشتنت نیست درویش صفت باش وکلاہ تتری دار

یہ ضروری نہیں کہ ترکی ٹوپی اوڑھے تاتاری ٹوپی اوڑھ کر درویش کی مانند رہ

حکایت ۸ - درویشے سروپا برہنہ با کاروان حجاز از کوفہ بدر آمد و ہمراہ

ایک درویش ننگے سر ننگے پیر قافلہ حجاز کے ہمراہ کوفہ سے نکل کر ہم لوگوں

باشد، نظر کردم معلوم نداشت خراماں ہمی رفت و می گفت

کے ساتھ ہوگیا، میں نے نظر ڈالی کہ اسکے پاس کوئی چیز نہیں تھی اکڑ کر چلتے ہوئے کہتا تھا

قطعہ

نہ بُاشتر بر سوارم نہ چوں شتر زیرِ بارم

نہ میرے پاس سواری کیلئے اونٹ ہے اور نہ اونٹ کی مانند

نہ خداوند رعیت نہ غلامِ شہر یارم

نہ رعایا کا سلطان نہ سلطان کا غلام

غم موجود و پریشانئے معدوم ندارم

ہونے نہ ہونے کا کوئی غم نہیں رکھتا

نفسے می زنم آسودہ و عمرے بسر آرم

اطمینان سے سانس لے کر عمر بسر کررہاہوں

اشترے سوار گفتش اے درویش ! کجا می روی؟ باز گرد کہ

ایک اونٹ سوار درویش سے بولا اے درویش کہاں کا قصد ہے؟ لوٹ جا

بسختی بمیری۔ نشنید۔ وقدم در بیابان نہاد و برفت۔

ورنہ پریشانی سے موت کی آغوش میں سوجائیگا درویش کچھ نہ سنتے ہوئے صحرا کیجانب چلا ہم

حکایت ۱۱- عابدے راحکایت کنند کہ شبے دہ من طعام خوردے

ایک عبادت گذار کا واقعہ نقل کرتے ہیں کہ ایک رات میں دس سیر کھا کر

وتا سحر در نماز ایستادے۔ صاحب دلے بشنید و گفت۔ اگر نیم

صبح تک نماز پڑھتا رہتا، ایک درویش نے سن کر کہا کہ اگر نصف روٹی

نان بخودے وبخفتے بسیار ازیں فاضل تر بودے۔

کھا کر سو جاتا وہ اس سے کہیں زیادہ اچھا ہوتا۔

قطعہ

اندوں از طعام خالی دار تا دراں نورِ معرفت بینی

کھانے سے پیٹ کو پُر نہ کرتا کہ تجھے اس میں نور معرفت نظر آئے

تہی از حکمتے بعلتِ آں کہ پُری از طعام تا بینی

تو دانشمندی سے اسی بنا پر خالی ہے کہ کھانے سے ناک تک پیٹ بھرے ہوئے ہے۔

حکایت ۱۲- گلہ کردم پیش یکے از مشائخ کہ فلاں بہ فساد من گواہی

بزرگوں میں سے ایک بزرگ کی خدمت میں یہ شکایت لیکر پہونچا کہ فلاں

داد۔ گفت بصلاحش خجل کن۔

نے میرے بارے میں بدی کی شہادت دی ہے وہ بولے کہ تو بھلائی کر کے اسے نادم کر

نظم

تو نیکو روش باش تا بدسگال بہ بد گفتن تو نیابد مجال

تو نیک چلنی اختیار کرتا کہ تیرا دشمن تیری عیب جوئی کا موقع نہ پائے

قطعہ

آنکہ چوں پستہ دیدمش ہمہ مغز پوست بر پوست بود ہمچو پیاز

جسے میں نے پستہ کی مانند گیری خیال کیا پیاز کے مانند وہ چھلکے کے اوپر چھلکا تھا

پارسایانِ روئے در مخلوق پشت بر قبلہ می کنند نماز

وپرہیز گار جنکا التفات مخلوق کی جانب ہے وہ قبلہ کی جانب پیٹھ کر کے نماز پڑھ رہے ہیں

مثنوی

تازاہد عمرو و بکر و زیدی اخلاص طلب مکن کہ شیدی

عمرو بکر و زید کو دکھاوے کی خاطر زہد اختیار کرنیوالے اخلاص طلب نہ کر کہ (یہ) مکر و دھوکہ ہے

چوں بندہ خدائے خویش خواند باید کہ بجز خدا نداند

بندہ کے اپنے اللہ کو پکارتے وقت اللہ کے علاوہ کسی کو نہ جاننا موزوں ہے

حکایت ۱۰- لقمان حکیم را گفتند۔ ادب از کہ آموختی ؟ گفت از بے ادبان۔ کہ ہر چہ از یشاں در نظرم نا پسند آمد از آں پرہیز کردم۔

لقمان حکیم سے پوچھا کہ ادب کی تعلیم کس سے لی؟ بولے بے ادبوں سے، انکی جو بات میری نگاہ میں ناپسند معلوم ہوئی اس سے پہلو تہی اختیار کی،

قطعہ

نگویند از سر بازیچہ حرفے کزاں پند نگیرد صاحب ہوش

بطور مذاق بھی کوئی ایسی گفتگو نہیں کرتے کہ صاحب ہوش کیلئے باعث نصیحت نہ ہو

وگر صد باب حکمت پیش ناداں بخوانند آیدش بازیچہ در گوش

اگر حکمت کے سو باب احمق کو پڑھ کر سنائے جائیں تو اسکے کان میں مذاق ہی کی آواز پہونچتی ہے

وسحر بر کنار بیشہ خفتہ ۔ شوریدۂ که در اں سفر ہمراہ مابود نعرہ

صبح ایک جنگل کے کنارے سو رہا تھا کہ ایک پاگل جو ہمارا رفیق سفر تھا اس نے بوقت صبح

بزد ، راہ بیاباں گرفت و یک نفس آرام نیافت ۔ چوں روز شد ۔

نعرہ مار کر جنگل کی راہ لی اور ایک لمحہ آرام نہیں کیا۔ دن نکلنے پر میں اس

گفتمش ایں چہ حال بود؟ گفت بلبلاں را دیدم کہ بنالش درآمدہ بودند

سے بولا وہ کیا حال تھا؟ وہ بولا میں ۔نے بلبلوں کو درختوں پر نالہ کرتے ہوئے

از درخت و کبکاں در کوہ و غوکاں در آب و بہائم در بیشہ

دیکھا، پہاڑوں پر سے چکوریں اور مینڈک پانی سے اور جانور (چوپائے) جنگل میں نالہ کر رہے

اندیشہ کردم کہ مروت نباشد ہمہ در تسبیح و من بہ غفلت خفتہ ۔

تھے، میں نے خیال کیا کہ یہ خلاف انسانیت ہے کہ سب تسبیح میں مشغول اور میں غفلت کی نیند میں غرق یہ بات کس طرح درست ہوگی۔

قطعہ

دوش مرغے بصبح می نالید	عقل و صبرم ببرد و طاقت و ہوش
بوقت صبح ایک پرند فریاد کر رہا تھا	اسنے میرے صبر و عقل اور قوت و عقل کے ہوش گنوائے
یکے از دوستانِ مخلص را	مگر آواز من رسید بگوش
میرے احباب میں سے ایک صاحب	اخلاص تک شاید میری آواز گئی
گفت باور نداشتم کہ ترا	بانگ مرغے چنیں کند مدہوش
وہ بولا کہ مجھ کو اسکا یقین نہیں کہ تجھکو	ایک پرند کی آواز اتنا مدہوش کر گئی

چوں آہنگ بر بط بود مستقیم کہ از دست مطرب خورد گوشمال

سارنگی کی آواز درست ہو تو وہ گانے والے کے ہاتھ کب کان کھنچوائے

حکایت ۱۳- یکے از مشائخ شام را پرسیدند کہ حقیقت تصوف

شام کے بزرگوں میں سے کسی سے لوگوں نے حقیقت تصوف

چیست گفت ازیں پیش طائفۂ بودند در جہان پراگندہ بصورت و بمعنیٰ

دریافت کی وہ بولے کہ اس دور سے پہلے دنیا میں ایک پریشان صورت اور مطمئن دل والی

جمع وامروز خلقے بظاہر جمع و باطن پراگندہ۔

جماعت ہوتی تھی اور اب ایک مخلوق جو بظاہر مطمئن مگر پریشان (دل) باطن۔ قطعہ

چوں ہر ساعت از تو بجائے رود دل

ہر گھڑی اور ہر جگہ بھٹکنے والا تیرا قلب ہے

بہ تنہائی اندر صفائی نہ بینی

تجھے تنہائی میں بھی رونق نظر نہیں آئے گی

درت مال وجاہ است و زرع و تجارت

خواہ تو کھیتی و تجارت او رمال و مرتبہ والا ہو

چو دل باخدایست خلوت نشینی

تیرا قلب اللہ سے الگ رہا ہے تو تو خلوت نشینوں میں ہے

حکایت ۱۴- یادارم کہ شبے در کاروانے ہمہ شب رفتہ بودم

مجھ کو یاد ہے کہ ایک قافلہ کے ہمراہ شب بھر چلتا تھا او ربوقت

شب جو عقد نماز می بندم چہ خرود بامداد فرزندم

رات کو نیت نماز باندھتے وقت صبح کو بال بچوں کے کھانے کا خیال آتا ہے

حکایت ١٦- یکے از علمائے راسخ را پرسیدند کہ چہ گوئی در نانِ

علماء میں سے ایک کامل عالم سے پوچھا گیا کہ وقف کی روٹی کے متعلق

وقف۔ گفت اگر بہر جمعیت خاطر و فراغ عبادت می ستانند حلال

آپکا کیا خیال ہے، فرمایا اگر دلی سکون اور یکسوئی کے ساتھ عبادت کیلئے لے تو درست

است و اگر جمعے از بہر نان نشیدن۔ حرام۔

ہے، اور اگر دلی سکون کے ساتھ روٹی کیلئے بیٹھے تو حرام ہے۔ **بیت**

نان از برائے کُنجِ عبادت گرفتہ اند

درویشوں کے روٹی کھالینے کا مقصد عبادت کے کونہ میں بیٹھنا ہے

صاحبدلان نہ کُنجِ عبادت برائے نان

نہ کہ عبادت کا کونہ روٹی کے واسطے

حکایت ١٧- مریدے گفت پیر را چہ کنم؟ کہ از خلائق بزحمت

ایک مرید ایک پیر سے بولا کیا کروں میں مخلوق کے ہاتھوں زحمت

اندرم از بسکہ بزیارت من می آیند اوقات مرا از تردد ایشاں

میں ہوں کیوں کہ لوگوں کی مجھ سے ملاقات و آمد ورفت میرے اوقات میں خلل

تشویش می باشد۔ گفت ہر چہ درویشانند مر ایشاں را دامے بدہ و

ڈالتی ہے، وہ بولا مفلسوں کو بطور قرض عطا کر اور مالدار وں سے

گفتم ایں شرط آدمیت نیست مرغ تسبیح خواں و من خاموش
میں بولا یہ خلاف انسانیت ہے کہ پرند تسبیح میں مصروف ہوں اور میں چپ رہوں

حکایت ۱۵- یکے از بادشاہاں عابدے را کہ عیال بسیار داشت

بادشاہوں میں سے کسی بادشاہ نے بہت عیال دار عابد سے

پرسید کہ اوقات عزیزت چگونہ می گذاری؟ گفت شب در مناجات
دریاف کیا کہ تو اپنا وقت کس طرح بسر کرتا ہے وہ بولا شب بھر مناجات

و سحر در دعائے حاجات۔ و ہمہ روز در بند اخراجات
اور بوقت صبح ضروریات پوری ہونے کی دعاء میں اور بعد انا خراجات کی سوچ میں

ملک را مضمون اشارت عابد معلوم گشت بفرمود تا وجہ کفاف
بادشاہ نے عبادت گدار کا شارہ سمجھ کر بقدر ضرورت اسکا روزینہ مقرر کرنیکا حکم کیا تا کہ

او معین دارند تا بار عیال از دلِ او بر خیزد۔
بال بچوں کا بوجھ اس کے دل سے دور ہو جائے۔

مثنوی

اے گرفتار پائے بند عیال دگر آزادگی مبند خیال
اے بال بچوں کی بیڑی کے اسیر پھر خیال آزادی نہ لانا

غم فرزند و نان و جامہ و قوت بازت آرد زسیر در ملکوت
روزی، روٹی، کپڑے او راولاد کا فکر تجھ کو فرشتوں کے عالم کی سیر سے لوٹا لائیگا

ہمہ روز اتفاق می سازم کہ بشت با خدائے پروازم
سارا دن یہ ارادہ کرتا ہوں کہ رات کے وقت عبادت خداوندی کرونگا

پدر گفت۔ اے پسر! بمجرد ایں خیال باطل نشاید روئے

باپ بولا بیٹے! فقط اس باطل خیال کے باعث نصیحت کرنے

از تربیت ناصحاں گردانیدن راہ بطالت گرفتن و علماء را بضلالت

والوں کی نصیحت و تربیت سے منہ پھیرنا موزوں نہیں، اور عالموں کی گمراہی کی

منسوب کردن۔ و در طلب عالم معصوم بودن واز فوائد علم محروم ماندن۔

جانب نسبت اور پارسا عالم کی جستجو میں علم کے فائدوں سے محروم رہ جانا

ہمچو نابینائے کہ شبے در وحل افتادہ بود۔ گفت آخر اے مسلمانان! چراغ

اس نابینا کی مانند ہے جو ایک شب کیچڑ میں پھنسا ہوا کہہ رہا تھا اے مسلمانو! میری

چراراہ من نہ دارید زنے فاحشہ بشنید وگفت تو کہ چراغ نہ بینی بہ چراغ

راہ میں چراغ رکھو، ایک بدمزاج عورت یہ سنکر بولی جب تجھے چراغ دکھائی نہیں دیتا تو

چہ بینی؟ ہمچنیں مجلس واعظاں چو کلبۂ بزازاں است کہ اینجا تا نقدے

چراغ سے کیا دکھائی دیگا ایسے ہی مجلس وعظ کپڑا فروشوں کی دوکان کیمانند ہیکہ وہاں نقد

ندہی۔ بضاعتے نستانی۔ وایں جا تا ارادتے نیاوری سعادتے نبری۔

روپۓ بغیر سامان لینا ممکن نہیں اور وعظ کی مجلس میں تاوقتیکہ عقیدہ کیساتھ نہ آیا جائے
کوئی نیک بختی حاصل ہونی ممکن نہیں۔

قطعہ

گفت عالم بگوش جان بشنو ور نماند بگفتنش کردار

عالم کی بات غور سے سنو! خواہ اس کا عمل اپنے قول جیسا نہ ہو

آنچہ تو انگر انند از ایشاں چیزے بخواہ کہ دیگر گردِ تو نگردند۔

کچھ طلب کر پھر کوئی تیرے پاس نہ آئے گا۔

حکایت ۱۸- فقیہے پدر را گفت، ہیچ ازیں سخنان رنگین متکلماں در من

ایک فقیہ اپنے باپ سے بولا کہ واعظوں کی یہ دل پسند باتیں میرے دل میں

اثر نمی کند۔ بحکم آنکہ نمی بینم ایشاں را کردارے موافق گفتارے۔

اثر انداز نہیں ہوتیں اسلئے کہ مجھے انکا عمل انکی باتوں کے مطابق نظر نہیں آتا۔

مثنوی

ترک دنیا بمردم آموزند — خویشتن سیم و غلہ اندوزند

لوگوں کو ترک دنیا کی تعلیم دیتے ہیں — اپنے آپ چاندی اور غلہ اکٹھا کرتے ہیں

عالمے را کہ گفت باشد و بس — چوں بگوید نگیرد اندر کس

جو عالم محض کہتا ہی کہتا ہو — اس کے کہنے کا کوئی اثر نہ ہوگا

عالم آں کس بود کہ بد نہ کند — نہ کہ گوید بخلق و خود نہ کند

عالم تو وہ ہے جو بد عمل نہ ہو — نہ یہ کہ مخلوق سے کہے اور اپنے آپ عمل پیرا نہ ہو

بیت

عالم کہ کامرانی و تن پروری کند

عیش اور تن پروری کرنے والا عالم

او خویشتن گم است کرا رہبری کند

خود بھٹکا ہوا ہے کسے راہ پر لائے گا

من و تو ہر دو خواجہ تاشانیم	بندۂ بارگاہ سلطانیم
میں اور تو دونوں شاہی ملازم ہیں	بادشاہ کی بارگاہ کے غلام ہیں
من زخدمت ودمے نیاسودم	گاہ و بیگاہ در سفر بودم
مجھے خدمت کے باعث ایک لمحہ بھی سکون کا نہ ملا	وقت ناوقت سفر کرتا رہا
تو نہ رنج آزمودہ نہ حصار	نہ بیاباں وراہ و گرد و غبار
تو نے نہ تکلیف سہی اور نہ گرد و غبارِ ہوا	جنگل اور قلعہ دیکھا
قدم من بسعی پیشتر است	پس چرا قربت تو بیشتر است
کوشش میں تجھ سے بڑھا ہوا ہوں	پھر تیری زیادہ عزت کا سبب کیا ہے؟
تو بر بندگانِ مہ روائی	باکنیزان یاسمن بوئی
تو چاند جیسے چہرہ والے غلاموں کے قریب ہے	اور چنبیلی کیانند خوشبو رکھنے والی لونڈیونکے ہمراہ
من فتادہ بدست شاگرداں	بسفر پائے بندو سرگرداں
میں ملازمین کے ساتھ پڑا ہوا ہوں	پابند سفر و پریشان
گفت من سر برآستاں دارم	نہ چوں تو سر بر آسماں دارم
وہ بولا میں چوکھٹ پر اپنا سر رکھتا ہوں	تیری طرح میرا سر آسمان پر نہیں
ہر کہ بیہودہ گردن افرازد	خویشتن را بگردن اندازد
خواہ مخواہ گردن ابھارنے والا آدمی	خود کو گردن کے بل گرا دیتا ہے
سعدیؔ افتادہ است آزادہ	کس نیاید بہ جنگِ افتادہ
سعدیؔ آزاد فطرت ہے	گرے پڑے لوگوں سے کوئی نہیں لڑتا

باطل است آنکه مدعی گوید | خفتہ را خفتہ کے کند بیدار
ڈینگیں مارنے والے کا یہ قول غلط ہے | کہ سویا ہوا شخص سوئے ہوئے شخص کو کب جگا سکتا ہے

مرد باید کہ گیرد اندر گوش | در نوشت است پند بر دیوار
آدمی کو کان میں ڈال لینی چاہئے خواہ نصیحت دیوار ہی پر کیوں نہ تحریر ہو

قطعہ

صاحب دلے بمدرسہ آمد ز خانقاہ | بشکست عہدِ صحبت اہل طریق را
ایک درویش مدرسہ خانقاہ چھوڑ کر آیا | درویشوں کیساتھ اٹھنے بیٹھنے کا عہد توڑتے ہوئے

گفتم میان عالم و عابد چہ فرق بود | تا اختیار کردی ازاں ایں فریق را
میں نے پوچھا کہ عالم اور عابد میں فرق کیا تھا | کہ تو نے بجائے اس فریق کے اس فریق کو پسند کر لیا

گفت آں گلیم خویش بروں می برد ز موج
بولا وہ لہر سے اپنی گدڑی محفوظ لے جاتا ہے
ویں جہد می کند کہ بگیر غریق را
اور یہ غرق ہونے والے کی مدد کی سعی کرتا ہے

حکایت منظوم ۱۹

ایں حکایت شنو کہ در بغداد | رایت و پردہ راخلاف افتاد
یہ واقعہ سن لو کہ بغداد میں | پردہ اور جھنڈے کے درمیان اختلاف ہوا

رایت از گرد راہ و رنج رکاب | گفت با پردۂ از طریق عتاب
جھنڈے نے راہ کی گرد اور رفاقت کی زحمت | کی حالت غصہ کیساتھ پردہ کو سنائی

قطعہ

اگر خود بردرد پیشانئے پیل — نہ مرداست آنکہ دروی مردمی نیست

خواہ ہاتھی کی پیشانی ہی کیوں نہ پھاڑ ڈالے — تب بھی انسانیت سے خالی شخص بہادر نہیں ہے

نبی آدم سرشت از خاک دارند — اگر خاکی نباشد آدمی نیست

انسان کی پیدائش مٹی سے ہوئی ہے — تواضع سے خالی انسان انسان نہیں ہے

حکایت ۲۱- بزرگے راپرسیدند از سیرت اخوان الصفا گفت۔ کمینہ

ایک بزرگ سے میں نے کامل فقیروں کی عادات کے متعلق پوچھا، وہ بولے

آنکہ مراد خاطر یاراں بر مصالح خود مقدم نہ دارد وحکماء گفتہ اند،

کمینہ وہ شخص کہ احباب کے کام کو اپنے مصالح پر ترجیح دے۔ عقل مند کہتے ہیں

برادر بند خویش است نہ برادر نہ خویش است۔

وہ بھائی جسے اپنی ہی فکر رہتی ہو نہ وہ بھائی کا ہے نہ اپنی ذات کا۔

بیت

ہمراہ گر شتاب کند ہمرۂ تو نیست — دلِ در کسے مبند کہ دل بستہ تو نیست

ساتھی سفر کے اندر عجلت کرے تو تو رک جا — اس سے دل مت لگا جسکا دل تیرے ساتھ ملا ہوا نہ ہو

حکایت ۲۲- پادشاہے بدیدۂ استحقار در طائفہ درویشاں نظر کردیکے

ایک بادشاہ درویشوں کی جماعت کو بہ نگاہ حقارت دیکھا کرتا تھا ان میں

ازآں میان بہ فراست دانست وگفت اے ملک! مادریں دنیا۔ بجیش

سے ایک درویش یہ بات تاڑ گیا اور وہ بولا اے بادشاہ ہم دنیا میں باعتبار لشکر تجھ سے کم

حکایت ۲۰- یکے از صاحبدلان زور آزمائے را دید بہم بر آمده و در

ایک درویش نے ایک پہلوان کو دیکھا کہ وہ غصہ سے

خشم شده و کف بر دہان آورده۔ پرسید کہ اورا چہ حالت است گفتند

بے قابو اور جھاگ پھینک رہا تھا، پوچھا کہ اس کی یہ کیا حالت ہے، لوگوں نے کہا بتایا

فلاں کس اورا دشنام داده است گفت ایں فرومایہ ہزار من سنگ

کہ فلاں شخص نے اسے گالی دے دی درویش بولا کہ ہزار من پتھر کا بوجھ

بر میدارد و طاقت یک سخنے نمی آرد۔

اٹھاتا ہے اور ایک بات برداشت کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔

قطعہ

لاف سرپنجگی و دعویٔ مردی بگذار

پہلوانی کی ڈینگوں اور بہادری کے دعوے سے باز آ

عاجز نفس فرومایہ چہ مردے چہ زنے

ذلیل نفس سے عاجز ہونے میں مرد و عورت برابر ہیں

گرت از دست بر آید دہنے شیریں کن

تجھ سے ممکن ہو تو کسی کا منہ میٹھا کردے

مردی آں نیست کہ مشتے بزنی بر دہنے

کسی کے منہ پر مکا مار دینا مردانگی نہیں

گفتم چه بود گیاه ناچیز	تا در صفِ گل نشیند او نیز
میں بولا معمولی گھاس کی کیا حیثیت تھی	کہ اسے بھی پھولوں کی صف میں جگہ ملی
بگریست گیاہ و گفت خاموش	صحبت نکند کرم فراموش
گھاس نے رو کر کہا خاموش	ہمنشینی دوستی فراموش نہیں ہوتی
گرنیست جمال و رنگ و بو دیم	آخر نہ گیاہِ باغ اویم
میں اگرچہ حسن و رنگ و بو سے خالی ہوں	کیا میرا اس باغ کی گھاس میں شمار نہیں
من بندہ ٔ حضرت کریم	پروردہ ٔ نعمت قدیم
میں کرم کرنیوالے کی بارگاہ کا غلام ہوں	اس کی پرانی عنایات کا پروردہ ہوں
گر بے ہنرم و گر ہنرمند	لطف است امیدم از خداوند
چاہے میں ہنر سے خالی ہوں یا باہنر	مجھ کو آقا سے مہربانی کی توقع ہے
با آنکہ بضاعتے ندارم	سرمایۂ طاعتے ندارم
حالانکہ میں اپنے پاس کوئی پونجی نہیں رکھا	فرمانبرداری کی پونجی بھی مجھے میسر نہیں
اوچارہ ٔ کارِ بندہ داند	چوں ہیچ وسیلتے نماند
وہ بندہ کے کام کے علاج سے واقف ہے	جب کہ اس کا ہر وسیلہ ختم ہو جاتا ہے
رسمیست کہ مالکانِ تحریر	آزاد کنند بندہ پیر
دستور ہے کہ آزاد کرنے والے آقا	بوڑھے غلام کو آزاد کیا کرتے ہیں
اے بارخدائے عالم آرائے	بر بندہ ٔ پیر خود بہ بخشائے
اے اللہ دنیا کو زینت بخشنے والے	اپنے بوڑھے سعدی کی مغفرت کر دے

از تو کمتریم و بعیش خوشتر و بمرگ برابر و در قیامت انشاء اللہ بہتر۔

اور باعتبار عیش تجھ سے بڑھکر مسرور ہیں اور قیامت میں انشاءاللہ تیرے سے اچھے مثنوی

اگر کشور کشائے کامراں است وگر درویش حاجتمندان نان است

اگر کوئی دنیا کا فتحمند کامیاب ہے اور اگر درویش کو روٹی کی ضرورت ہے

درآں ساعت کہ خواہند ایں وآں مرد نخواہدن از جہاں بیش از کفن برد

وہ اور یہ مرتے وقت دنیا سے بجز کفن کوئی چیز نہیں لیجائیں گے

چو رخت از مملکت بر بست خواہی گدائی بہتر است از بادشاہی

جب تجھے بادشاہت کو خیر باد کہنا ہی ہے تو پھر بادشاہت سے فقیری اچھی

ظاہر حال درویشاں جامہ ژندہ است و موئے استردہ

درویشی کا ظاہر پرانے کپڑوں اور بالوں سے صاف سر ہے

وحقیقت آں دل زندہ و نفس مردہ۔

اور درویشی کی حقیقت دل کا زندہ اور نفس کا مردہ ہونا ہے۔ قطعہ

اے درونت برہنہ از تقویٰ کز بروں جامہٴ ریاداری

اے پارسائی سے خالی باطن شخص تو باہر دکھاوے کے کپڑے پہنے ہوئے ہے

پردہٴ ہفت رنگ را بگذار تو کہ درخانہ بوریاداری

سات رنگوں کے پردے دروازہ کے اوپر مت ڈال کہ مکان میں تو بوریا رکھے ہے۔ مثنوی

دیدم گلِ تازہ چند دستہ بر گنبدے از گیاہ بستہ

تازہ پھولوں کے کچھ گلدستوں کو میں نے دیکھا کہ ایک گنبد پر گھاس سے بندھے ہوئے تھے

انتخاب از مالابدّ منہ

حمد ستائش مر خدائے راست کہ بذات مقدس خود موجود است

ساری تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جس کی مقدس ذات خود موجود

اشیاء بایجاد او موجود اند و در وجود و بقا بوئے محتاج اند۔ و وے ہیچ چیز

اور چیزیں اسکی تخلیق سے وجود میں آئی ہیں اور یہ چیزیں وجود اور بقا میں اسکی محتاج ہیں

محتاج نیست۔ یگانہ است ہم در ذات و ہم در صفات و ہم در افعال

اور اسے کسی چیز کی احتیاج نہیں، اپنی ذات اور صفات و افعال میں یگانہ و منفرد ہے

ہیچ کس را در ہیچ امر باوے شرکت نیست نہ وجود حیاتِ او ہم

کوئی شخص اسکے ساتھ کسی امر میں شریک نہیں۔ اسکا وجود اور حیات اشیاء کے وجود و

جنس و وجود اشیاء است۔ و نہ علم او مشابہ علم شان اند۔ و نہ سمع و بصر

حیات جیسا نہیں نہ اس کا علم ان کے علم کے مشابہ، اور نہ اس کا سننا، دیکھنا، ارادہ

و ارادہ و قدرت و کلام او با سمع و بصر و ارادہ و قدرت و کلام مخلوقات مجالس

و قدرت و کلام مخلوقات کے کلام، قدرت، ارادہ اور سننے اور دیکھنے کے مانند سوائے نام کی

و مشارک غیر از مشارکت اسمی ہیچ مجانست و مشارکت ندادر۔

مشارکت و مجانست کے (مثلاً) مخلوق کا کلام اور اللہ کا کلام اور کسی طرح کی مشارکت و مجانست نہیں

حق تعالیٰ از کفر و معصیت راضی نیست و بر آں عذاب مقرر

اللہ تعالیٰ کفر و نافرمانی سے راضی نہیں اور اس پر عذاب مقرر فرمایا اور

سعدی رہ کعبہٗ رضا گیر	اے مرد خدا رہ خدا گیر
سعدی اللہ کی خوشنودی کی راہ اختیار کر لے	اے اللہ کا بندہ راہ خدا پر چل
بد بخت کسے کہ سر بتابد	زین در کہ درے دگر نیابد
اس در سے منہ موڑنے والا بدنصیب ہے	اس لئے کہ اسے دوسرا دروازہ نہ ملے گا

حکایت ۲۳ - حکیمے را پرسیدند کہ از شجاعت وسخاوت کدام فاضل تر

ایک دانشمند سے پوچھا گیا کہ فیاضی اور بہادری (جرأت) میں سے کون

است۔ گفت۔ ہر کرا سخاوت است۔ بشجاعت حاجت نیست۔

ہے وہ بولا فیاض شخص بہادری کی ضرورت سے بے نیاز ہے۔

بیت

بہ نوشت است بر گور بہرام گور	کہ دست کرم بہ ز بازوئے زور
بہرام گور کی قبر پر یہ تحریر ہے	کہ فیاضی کا ہاتھ طاقتور بازو سے اچھا ہے
گرفتیم عالم بمردی و زور	ولیکن نبردیم با خود بگور
ہم نے دنیا پر بہادری اور قوت سے قبضہ کیا	لیکن اپنے ساتھ قبر میں نہیں لے گئے

قطعہ

نماند حاتم طائی ولیک تا بہ ابد	بماند نام بلندش بہ نیکوئی مشہور
حاتم مرگیا مگر دائمی طور پر	اس کا اونچا نام بھلائی میں معروف رہیگا
زکوٰۃِ مال بدر کن کہ فضلہ رزرا	چوں باغباں ببرد بیشتر دہد انگور
مال کی زکوٰۃ نکالا کر کیونکہ باغبان کے انگور کی	بیکار شاخیں تراش دینے پر انگور بہت آیا کرتے ہیں

☆

آنہارا در عبادت شریک ساختن کفر است۔ چنانچہ دیگر کفار بہ انکار

انہیں عبادت میں شریک قرار دینا کفر ہے، چنانچہ دوسرے کافر انبیاء علیہم السلام کا انکار

انبیاء علیہم السلام کافر شدند ہمچناں نصاریٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام را

کرنے کی بنا پر کافر ہوئے، اسی طرح عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو

پسر خدا۔ ومشرکانِ عرب ملائکہ را دختران خدا می گفتند وعلم غیب بآنہا

خدا کا بیٹا سمجھ کر اور عرب مشرکین فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی لڑکیاں کہہ کر اور ان کے لئے

مسلم داشتند کافر شدند۔ انبیاء وملائکہ را در صفات الٰہی شریک نباید کرد

علم غیب مان کر کافر ہو گئے اور انبیاء اور فرشتوں کو صفات الٰہیہ میں شریک نہ کرنا چاہیے

وغیر انبیاء را در صفات انبیاء ہم شریک نباید کرد۔

اور انبیاء کے علاوہ کو انبیاء کی صفات میں شریک نہ کرنا چاہیے۔

آنچہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم خبر دادہ است بآں ایمان باید آورد۔

جس کی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے اس پر ایمان لانا چاہیے

وآنچہ فرمودہ است۔ برآں عمل باید کرد واز آنچہ منع کردہ باز باید ماند و

اور جو کچھ ارشاد فرمایا اس پر عمل کرنا اور جس کی ممانعت فرمائی اس سے رکنا چاہیے

قول وفعل ہر کسے کہ سرمو از قول وفعل پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مخالفت

اور جس کا قول وفعل پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے قول وفعل سے ذرا بھی

داشتہ باشد آں را در باید کرد۔

خلاف ہو اسے رد کردنا چاہیے۔

فرموده واز طاعت وایمان راضی است و به ثواب برآں وعده فرموده۔

فرمانبرداری و ایمان سے راضی (وخوش) او راس پر ثواب کاوعده فرمایا۔

هزاران هزار درود نامعدود نثار انبیاء علیهم السلام که اگر آنها

ہزاروں اور بیشمار درود انبیاء علیہم السلام پر کہ اگر وہ خلعتِ نبوت

مبعوث نه دشندے کسے راه ہدایت نه دیدے۔ و به علوم حقه نه رسیدے۔

سے سرفراز نہ ہوتے تو کسی کوراہ ہدایت نصیب نہ ہوتی اور صحیح علوم تک نہ پہنچتے

همه انبیاء برحق اند۔ اول شان آدم است علیه السلام وافضل شانِ محمد

سارے انبیاء برحق ہیں، پہلے حضرت آدم علیہ السلام اور سب سے افضل آخری

است صلی الله علیه وسلم که خاتم النبیین است ومعراج اوحق است

نبی حضرت محمد ﷺ جو کہ نبیوں کے خاتم ہیں، اوران کی معراج برحق ہے،

کتابهائے آسمانی که برانبیاء نازل شده۔ توریت وانجیل وزبوروقرآن

انبیاء پر نازل شدہ کتابیں توریت و انجیل و زبور اور قرآن مجید

وصحیفه ہائے ابراهیم علیه السلام وغیره همه حق است و برهمه ابنائے

اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحیفے وغیرہ سب حق ہیں، سارے نبیوں

وکتابهائے خدا ایمان باید آورد۔

اور اللہ تعالیٰ کی کتابوں پر ایمان لانا چاہیے۔

بندگان خاص الٰہی رادر صفات و اجبی شریک داشتن یا

اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں کو اللہ تعالیٰ کی صفات واجبہ میں شریک قرار دینایا

وشکر مستحب است ومسنون آنست کہ لباس انگشت نما نپوشد۔ ودامن درازتا

اور شکر کیلئے مستحب ہے مسنون یہ ہیکہ ایسا لباس نہ پہنے جس پر لوگ انگلیاں اٹھائیں

نصف ساق باشد۔ ودامن تاشتالنگ جائزست فروتر ازآں حرام

اور دامن لانا نصف پنڈلی تک ہو ٹخنوں تک دامن لانا جائز ہے، ٹخنوں سے نیچا حرام

است وشملہ یک وجب بہ نیت سنت مستحب است۔ وزیادہ

ہے اور شملہ (عمامہ کے پیچھے کا چھوڑا جانیوالا حصہ) ایک بالشت سنت کی نیت سے مستحب ہے،

تکلف درلباس بنا بر اسراف وتکبر حرام است یامکروم

لباس میں زیادہ تکلف سے کام لینا فضول خرچی اور تکبر کی بنا پر حرام ہے یا مکروہ،

وبدون آں مباح است۔

اور فضول خرچی تکبر کے بغیر جائز ہے۔

جامۂ معصفر ومزعفر مردان راحرام است نہ زنان را۔

زرد رنگ سے رنگا ہوا کپڑا یا زعفران سے رنگا ہوا مردوں کیلئے حرام ہے عورتوں کیلئے نہیں۔

وبروایتے رنگ سرخ مردان رامطلقاً مکروہ است۔

اور ایک روایت میں سرخ رنگ مردوں کیلئے مطلقاً (بلاقید) مکروہ ہے

گر مخطط مثل سوسی۔

لیکن سوسی کپڑے کی طرح سرخ دھاریوں والا ہو تو جائز ہے۔

پارچہ کہ تارو پود آن آبریشم باشد زنان راحلال است ومردان

کپڑا جس کا تانا بانا ریشم کا ہو عورتوں کیلئے حلال ہے اور مردوں کیلئے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم با یکے از صحابہ وصیت فرمود کہ شرک

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ ؓمیں سے ایک صحابی کو وصیت فرمائی کہ

بخدا نہ کنی۔ اگرچہ کشتہ شوی، و نافرمانی والدین مکن اگرچہ امر کنند کہ از

اللہ کا شریک نہ ٹھہرانا اگرچہ مار دیا اور جلا دیا جائے اور والدین کی نافرمانی نہ کر

زن و فرزند و مال و خود بدر شو۔ و نماز فرض عمداً ترک مکن ہر کہ نماز

اگرچہ وہ اہل وعیال اور مال سے دست بردار ہونیکا حکم کریں اور قصداً فرض مت چھوڑ

فرض را عمداً ترک کند ذمہ خدا از وے بری است۔

کیونکہ قصداً نماز چھوڑنے والے سے اللہ کا ذمہ ختم ہو جاتا ہے۔

از آن سرور علیہ السلام روایت کردہ اند کہ ہر کہ بر نماز فرض

سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ جو شخص فرض نماز

محافظت کند او را نور و حجت و نجات باشد۔ روز قیامت و ہر کہ

کی حفاظت کرے تو نماز قیامت کے دن اس کے لئے نور اور حجت (دلیل اسلام) اور

محافظت نہ کند نہ او را نور باشد نہ برہان نہ نجات۔

باعث نجات ہو گی اور جو حفاظت نہ کرے نہ اس کے لئے نور ہو گا نہ دلیل نہ نجات۔

پارچہ پوشیدن۔ بقدرِ سترِ عورت و دفع سرما و گرمائے مہلک فرض

اتنا کپڑا پہننا کہ جس سے ستر چھپ سکے اور ہلاک کرنے والی گرمی و سردی

است۔ و زیادہ از آں برائے زینتِ ماموروا ظہار نعمت خدا دا

سے بچاؤ فرض ہے اور اس سے زیادہ زینت اور اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمت کے اظہار

ثواب آں نباشد۔

اس کا ثواب نہ ہوگا۔

غیبت یعنی عیب کسے غائبانہ گفتن اگر چہ موافق نفس الامر

غیبت یعنی کسی کا عیب اسکی عدم موجودگی میں بیانکرنا خواہ واقعۃً اس میں

باشد حرام است۔ خواہ عیب در دین او گوید۔ یاد رصورت یا

وہ عیب کیوں نہ ہو حرام ہے۔ چاہے اسکے دنیا کے بارے میں بیان کرے یا صورت

درنسب یا غیر آں آنچہ اورا ناخوش آید مگر غیبت ظالم جائز است۔

یا نسب وغیرہ میں جس سے وہ ناخوش ہو۔ البتہ ظالم کی غیبت جائز ہے۔

غیبت نیست مگر شخص معین را بد گفتن۔ اگر اہل شہر را

غیبت کسی معین شخص کی برائی کرنے کا نام ہے، اگر اہل شہر کو برا کہے

غیبت کند غیبت نباشد۔

تو وہ غیبت نہ ہوگا۔

نمیمہ یعنی یکے سخن بدیگرے گفتن کہ موجب ناخوش فیمابین

چغلخوری یعنی ایک کی بات دوسرے سے لگانا جو ان دونوں کے درمیان ناراضی

آنہا باشد۔ نیز حرام باشد۔

کا سبب بنے یہ بھی حرام ہے۔

دشنام دادن دیگرے رابزبان یا باشارۂ سر یا چشم یا دست

کسی کو زبان یا سر یا آنکھ کے اشارہ یا ہاتھ وغیرہ کے اشارہ سے

راحرام۔ مگر مقدار چہار انگشت ۔ چوں علم۔ وآنچہ پود آں آبریشم

حرام، لیکن کناری کی طرح چار انگشت کی مقدار جائز ہے اور جس کپڑے کا بانا ریشم کا

وتار پنبہ یا صوف باشد۔ درحرب جائز است وآنچہ بود آں ازپنبہ است

اور تانا روئی یا صوف کا ہو جنگ میں جائز ہے اور جس کا بانا روئی کا ہو

وتار آں آبریشم مشروع است۔ درحال جائز است۔

اور تانا ریشم کا وہ مشروع ہے اور بہرصورت جائز ہے۔

زنان را زیور و نقرہ پوشیدن جائز است ومردان راجائز

عورتوں کیلئے زیور اور چاندی پہننا جائز ہے اور مردوں کیلئے جائز نہیں البتہ چاندی کی انگوٹھی

نیست ۔ مگر انگشتری نقرہ وکندنِ زرگر دنگینہ ۔

(جسکا وزن ساڑھے چار ماشہ سے زیادہ نہ ہو) اور نگینہ کا سونے کا حلقہ جائز ہے۔

درحدیث آمدہ کہ طلب کسب حلال فرض است بعد فرائض

حدیث شریف میں ہے کہ حلال روزی طلب کرنا فرائض (نماز وغیرہ)

و بہترین کسب عمل ازدست خود است۔ داؤد علیہ السلام عمل از

کے بعد فرض ہے اور سب سے اچھی کمائی اپنے ہاتھ کی کمائی ہے حضرت داؤد

دست خود می کردو می خورد۔

علیہ السلام اپنے ہاتھ کی کمائی کھایا کرتے تھے۔

ہرکہ عبادت کند برائے دیدن وشنیدن مردم۔ نزد خدا

جو شخص محض دکھانے یا سنانے کی خاطر عبادت کرے اللہ کے نزدیک

آں بشرع رجوع کند۔ وآنچہ شرع درآں حکم کند۔ اگرچہ خلاف طبع خود

شریعت کی طرف رجوع کرے، اور اس بارے میں حکم شریعت خواہ خلاف مزاج

باشد واجب است کہ آں را بطیّب خاطر قبول کند۔ مکروہ داشتن

ہی کیوں نہ ہو اسے بخوشی قبول کرنا واجب ہے فیصلہ شریعت کو مکروہ سمجھنا

آں کفر است و مستلزم انکار شرع۔

کفر ہے اور شریعت کے انکار کو مستلزم ہے۔

عُجب و تکبر کردن۔ و نفس خود را از دیگراں بہتر دانستن و خلق

خودستائی اور غرور کرنا اور اپنے آپ کو دوسروں سے بہتر جاننا اور مخلوق

را حقیر دانستن حرام است۔ حق تعالیٰ می فرماید نفس خود را بہ پاکی یاد

کو حقیر سمجھنا حرام ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ''خود کو گناہوں سے پاک صاف شمار

مکنید۔ بلکہ خدا ہر کرا می خواہد۔ پاک می کند واعتبار مر خاتمہ را است۔

نہ کرو بلکہ اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے پاک وصاف کردیتا ہے اور اعتبار خاتمہ ہی کا ہے

و خاتمہ کسے را معلوم نیست کہ چہ طور خواہد بود۔ در حدیث آمدہ کہ

اور کسی کا معلوم نہیں کہ خاتمہ کس طرح ہوگا'' حدیث میں آیا ہے کہ

حق تعالیٰ بعض کساں را بہشتی نوشتہ است و تمام عمر عمل دوزخ می کند

اللہ تعالیٰ نے کسی کو جنتی لکھ رکھا ہے تو وہ تمام عمر دوزخ میں جانے کا کام کرتا ہے

و آخر کار تائب می شود و عمل بہشت می کند۔ بہشتی می شود۔ و بعض کساں

اور آخر کار توبہ کرکے جنت میں جانے کا کام کرنے لگتا ہے اور جنتی ہو جاتا ہے اور کسی

یا مانند آں یا خندیدن بروے۔ بہ نہجے کہ موجب ہتکِ حرمت او

گالی دینا یا اس پر ہنسنا اس طریقہ سے کہ اس کی توہین کا سبب ہو

باشد حرام است۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ۔ حرمتِ مال

حرام ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کے مال و آبرو کی حرمت

و آبروئے مسلمان مثل حرمت خون اوست۔ و کعبہ را فرمود کہ حق

اسکے خون (حرام ہونے) کی طرح ہے۔ اور کعبہ کے متعلق فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے

تعالیٰ ترا چہ قدر حرمت داد لیکن حرمتِ مسلمان و حرمتِ خونِ او

تجھے کیا عزت و حرمت عطا فرمائی مگر مسلمان کی حرمت اور اس کے

و مالِ او و آبروے او از تو زیادہ است۔

مال و آبرو کی حرمت تجھ سے زیادہ ہے۔

تجسس حال مسلمانان برائے عیب جوئی آنہا حرام است

عیب جوئی کی خاطر مسلمانوں کے حال کی جستجو حرام ہے۔

و بدترین دروغ شہادت دروغ است قسم دروغ کہ بداں مال

اور سب سے بڑھ کر جھوٹ جھوٹی شہادت ہے، اور وہ جھوٹی قسم کہ اس کے

مسلمانے را بہ ناحق تلف کند۔

ذریعہ کسی مسلمان کا مال ناحق ضائع ہو۔

قضیہ و مناقشہ کہ درمیان افتد۔ واجب است کہ برائے فیصلۂ

باہمی نزاع و جھگڑے میں واجب ہے کہ اس کے فیصلہ کے لئے

است چه هر که شکر بنده نه کرده شکر خدا هم نه کند۔

بندہ کا شکر گذار نہ ہو وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر گذار نہیں ہوتا۔

کثرت درود بر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مستحب است خالی

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر بکثرت درود پڑھنا مستحب ہے

بودن مجلس از ذکر خدا و درود بر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مکروہ است۔

اور مجلس کا اللہ تعالیٰ کے ذکر اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر درود سے خالی رہنا مکروہ ہے۔

مرد را تشبہ بزنان۔ وزنان را تشبہ بہ مرداں و مسلم را تشبہ بکفار

مردوں کو عورتوں کی مشابہت اور عورتوں کو مردوں کی مشابہت اور مسلمانوں

وفساق حرام است۔

کو کافروں اور فاسقوں (بددینوں) کی مشابہت حرام ہے۔

حقوق مسلمان بر مسلمان شش چیز است۔ عیادت مریض۔

مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں۔۱- بیمار کی مزاج پرسی۔

حضور جنازہ۔ قبول دعوت و سلام۔ تشمیت عاطس

۲- جنازہ کی حاضری ۳- دعوت اور سلام قبول کرنا۔ ۴- چھینکنے والے کی چھینک کا جواب

خیر خواہی هم در حضور و هم در غیبت۔

(یرحمک اللہ سے) دینا۔ ۵- سامنے اور پیٹھ پیچھے خیر خواہی۔

باید کہ دوست دارد مسلمان برائے مسلمانان آنچہ برائے نفس

مسلمان کو مسلمانوں کیلئے وہی چیز پسند کرنی چاہئے جو اپنی ذات کے لئے

رادوزخی نوشتہ وتمام عمر عمل بہشت می کند آخر کار نوشتۂ ازلی غالب

کو دوزخی لکھ رکھا ہے وہ ساری عمر جنت میں جانے کا کام کرتا ہے آخر کار تقدیر کا لکھا

می آید وعمل دوزخ می کند دوزخی می شود۔

غالب آتا ہے اور دوزخیوں کے کام کر کے دوزخی ہو جاتا ہے۔

تفاخر بہ انساب حرام است ونیز تکاثر بمال وجاہ حرام خداوند

نسبوں پر فخر کرنا حرام ہے، نیز مال ومرتبہ کی زیادتی پر فخر حرام ہے اللہ تعالیٰ

تعالیٰ فرمودہ کہ کریم نزد خدا متقی تر است۔

کا ارشاد ہے کہ معزز اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ پرہیزگار ہے۔

بازی کردن بہ شطرنج یا چوسر یا مانند آں حرام است واگر درآں

شطرنج یا چوسر یا ان کی طرح کھیل حرام ہے او راگر ان میں

مال مشروط باشد قمار باشد۔ وحرام قطعی وگناہ کبیرہ باشد و

ہار جیت پر مال کی بازی لگائی جائے تو جوا ہے اور قطعی حرام اور گناہ کبیرہ (بڑا گناہ) ہوگا

منکر حرمت آں کافر ۔ ونیز لعب پرانیدن کبوتر یا یا جنگانیدن

اور اسکے حرام ہونیکا منکر کافر ہوگا۔ نیز کبوتر بازی کا کھیل (جس میں ہار جیت ہوتی ہے)

مرغ ومانند آں حرام است کسے کہ بر تو احسان کند۔ شکر ادا کردن

یا مرغ لڑانا وغیرہ حرام ہے۔ جو شخص تجھ پر احسان کرے اسکا شکر ادا کرنا اور بدلہ

ومکافات نمودن مستحب یا واجب۔ وانکار کردن وکفراں نمودن معصیت

دینا مستحب ہے یا واجب، اور انکار کرنا اور ناشکری کا اظہار گناہ ہے۔ اس لئے کہ جو

دہد؟ فرمود دیگرے را دشنام دہد۔ او والدین ایں را دشنام دہد۔

دے سکتا ہے، ارشاد ہوا دوسرے کے ماں باپ کو گالی دیتا ہے اور وہ اسکے والدین کو گالی دیتا ہے۔

درحدیث آمدہ علامت منافق ایں است دروغ گوئی وعدہ

حدیث شریف میں منافق کی یہ علامتیں ہیں، جھوٹ بولنا، وعدہ خلافی،

خلافی۔ خیانت در امانت۔ غدر بعد عہد۔ دشنام در منازعت۔

امانت میں خیانت، عہد کرنے کے بعد دھوکہ، جھگڑے کے دوران گالی دینا۔

انتخاب از کریما سعدی علیہ الرحمۃ

کریما سعدیؒ سے انتخاب

کریما ببخشائے برحالِ ما	کہ ہستم اسیر کمند ہوا
اے کریم ہمارے حال پر کرم فرما	کہ خواہشات کی کمند کے قیدی جو ہیں
نداریم غیر از تو فریاد رس	توئی عاصیاں را خطا بخش و بس
ہمارا تیرے علاوہ کوئی فریاد رس نہیں	تو ہی گنہگاروں کی خطائیں بخشنے والا ہے
نگہدار مارا زراہِ خطا	خطا در گذار و صوابم نما
ہمیں غلط راستہ سے محفوظ رکھ	غلط راستہ سے بچا کر ٹھیک راستہ دکھا

☆

خود دوست دارد ۔ ومکروہ دار در حق آنہا آنچہ برائے خود نہ پسند و

پسند کرے اور وہی نا پسند کرنا چاہئے جو اپنے واسطے ناپسند کرے،

ردّ سلام واجب است۔

سلام کا جواب دینا واجب ہے۔

آنچہ در احادیث از گناہائے کبائر وارد شدہ بشمار شرک،

حدیثوں میں جنھیں کبیرہ گناہ کہا گیا ہے وہ گناہ (یہ ہیں) شرک،

نافرمانی والدین۔ قتلِ نفس۔ قسمِ دروغ۔ شہادت دروغ۔ دشنام محضہ۔

والدین کی نافرمانی، قتل نفس (جان) جھوٹی گواہی، پاک دامن عورت پر (زنا کا) الزام،

خوردنِ مالِ یتیم ۔ خوردنِ ربا۔ گریختن از جنگ کفار۔ قتل فرزند۔

یتیم کا مال کھانا، سود کھانا، کافروں سے جنگ کے دوران بھاگ جانا، اولاد کا قتل

چنانچہ کفار عرب دختران را قتل می کردند۔ زنا خصوصاً با زنِ ہمسایہ۔

جیسا کہ عرب کے کافر لڑکیوں کو قتل کر دیتے تھے، زنا خاص طور پر پڑوسی کی عورت سے،

سرمایہ سرقہ۔ قطع طریق۔ بغاوت یعنی بر امام عادل سحر کردن۔

چوری، ڈاکہ، بغاوت یعنی عادل و منصف خلیفہ کے مقابلہ پر آنا۔

در حدیث آمدہ کہ بزرگ تر کبائر آں است کہ

حدیث شریف میں ہے کہ بڑے گناہوں میں سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ

کسے پدر و مادر خود را دشنام دہد۔ گفتند والدین را چہ گونہ کسے دشنام

کوئی اپنے ماں باپ کو گالی دے، صحابہؓ نے عرض کیا کوئی اپنے ماں باپ کو کیسے گالی

تواضع کند ہر کہ ہست آدمی	نہ زیبد ز مردم بجز آدمی
جس میں انسانیت ہے وہ تواضع کرتا ہے	انسان کو انسانیت ہی زیب دیتی ہے
تواضع کند ہوشمندے گزیں	نہد شاخِ پر میوہ سر بر زمیں
تواضع عقلمند اختیار کرتا ہے	میوہ سے پُرشاخ زمین پر جھک جاتی ہے
تواضع بود حرمت افزائے تو	کند در بہشت بریں جائے تو
تواضع سے تیری عزت بڑھتی ہے	تجھے جنت میں جگہ نصیب ہوتی ہے

در مذمت تکبر

غرور کی برائی کا بیان

تکبر مکن زینہار اے پسر	کہ روزے زدستش درائی بسر
اے لڑکے کبھی غرور نہ کر	کہ کسی روز اپنے ہاتھوں سے نقصان نہ اٹھائے
تکبر زدانا بود ناپسند	غریب آیدایں معنیٰ از ہوشمند
غرور عقلمند ناپسند کرتے ہیں	غرور عقلمندوں کے لئے عجیب بات ہے
تکبر بود عادتِ جاہلاں	تکبر نیاید زصاحب دلاں
غرور جاہلوں کی عادت ہے	تکبر درویشوں (نیک دلوں) کا شیوہ نہیں
تکبر عزازیل راخوار کرد	بزندان لعنت گرفتار کرد
تکبر نے شیطان کو ذلیل کیا	لعنت کے جیل خانہ میں گرفتار کیا

در ثنائے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف

زبان تا بود در دہاں جاگیر ثنائے محمد بود دل پذیر

جبتک زبان منہ میں باقی رہے (زندگی رہے) دل پسند محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف ہو

حبیب خدا اشرف انبیاء کہ عرش مجیدش بود متکا

اللہ کے پیارے انبیاء میں افضل کہ جو پاک و بزرگ عرش تک پہونچے

سوارِ جہانگیر یکراں براق کہ بگذشت از قصر نیلی رواق

آپکی سواری عالموں کو طے کرنیوالی براق تھی جب آپ نیلگوں پردوں والے محل (آسمانوں) سے گذرے

در صفت تواضع

تواضع کی صفت کا بیان

ولا گر تواضع کنی اختیار شود خلق دنیا تر دوست دار

اے دل اگر تواضع اختیار کرے تو تو دنیا کا محبوب ہو جائے

تواضع بود مایۂ دوستی کہ عالی بود پایۂ دوستی

تواضع دوستی کی پونجی ہے اس سے دوستی کا مقام بلند ہوتا ہے

تواضع کند مرد را سر فراز تواضع بود سروران راطراز

تواضع آدمی کو بلند کرتی ہے تواضع سرداروں کا شیوہ ہے

میاموز جز علم گر عاقلی	کہ بے علم بوودن بود جاہلی
اگر عقلمند ہے تو علم کے علاوہ کچھ نہ سیکھ	کہ بے علم رہنا جہالت ہے

در امتناعِ از صحبت جاہلاں

جاہلوں کی صحبت کے باز رہنے کا بیان

دلا گر خردمندی و ہوشیار	مکن صحبت جاہلاں اختیار
اے دل اگر عقل و ہوش ہے	تو جاہلوں کی ہم نشینی اختیار نہ کر
زجاہل گریزندہ چوں تیر باش	نیامیختہ چوں شکر شیر باش
جاہل سے تیر کی طرح فرار اختیار کر	جاہل سے شیر وشکر کی طرح نہ مل
ترا اژدہا گر بود یار غار	ازآں بہ کہ جاہل بود غمگسار
تیرا اگر اژدہا گہرا دوست ہو	یہ اس سے بہتر ہے کہ جاہل ہمدرد ہو
اگر خصم جانِ تو عاقل بود	بہ کہ از دوستدارے کہ جاہل بود
اگر تیرا جانی دشمن عقل مند ہو	وہ جاہل دوست سے اچھا ہے
زجاہل نیاید جزافعال بد	وزونشنود کسی جز اقوالِ بد
جاہل صرف برے افعال کرسکتا ہے	اس سے کوئی شخص بری باتو نکے علاوہ نہیں سن سکتا
سر انجام جاہل جہنم بود	کہ جاہل نکو عاقبت کم بود
جاہل کا انجام دوزخ ہے	کہ جاہل کا انجام بہتر نہیں ہوتا
زجاہل حذر کردن اولٰی بود	کز وننگِ دنیا و عقبیٰ بود
جاہل سے پرہیز کرنا زیادہ بہتر ہے	کہ یہ دنیا و آخرت میں باعث ننگ (شرم) ہے

تکبر بود مایۂ مدبری	تکبر بود اصل بد گوہری
تکبر بد بختوں کا سرمایہ ہے	تکبر بد اصلوں کی فطرت ہے
چوں دانی تکبر چرا می کنی	خطا می کنی و خطا می کنی
جب تجھے معلوم ہے تو تکبر کیوں کرتا ہے	تو بہت بڑی غلطی پر ہے

درفضیلتِ علم

علم کی فضیلت کا بیان

بنی آدم از علم یابد کمال	نہ آن حشمت و جاہ و مال و منال
انسان علم کے ذریعہ کامل ہوتا ہے	دبدبہ اور مال و دولت سے نہیں
پئے علم چوں شمع باید گداخت	کہ بے علم نتواں خدارا شناخت
علم کیلئے شمع (موم بتی) کیطرح پگھل جانا چاہئے	کہ علم کے بغیر اللہ کو نہیں پہچانا جاسکتا
خرد مند باشد طلب گارِ علم	کہ گرم است پیوستہ بازار علم
عقل والا ہی علم طلب کرتا ہے	کہ ہمیشہ سے علم کا بازار گرم (نفع بخش) رہا ہے
کسے را کہ شد در ازل بختیار	طلب کردن علم کرد اختیار
جو شخص ازلی خوش نصیب ہو	وہی علم کا طلب گار ہوتا ہے
طلب کردن علم شد بر تو فرض	وگر واجب است از بیش قطع ارض
علم کا طلب کرنا تیرے اوپر فرض ہے	اس کے لئے سفر کرنا ضروری ہے
برو دامن علم گیر استوار	کہ علمت رساند بدار القرار
علم کا دامن مضبوطی سے تھام لے	کہ تیرا علم تجھے جنت میں پہونچادیگا

اگر حق پرستی کنی اختیار	در اقلیم دولت شوی شہر یار
اگر حق پرستی کو شیوہ بنا لے	تو دولت کی سلطنت کا بادشاہ ہو جائے

در وصفِ وفا

وفا کی صفت کا بیان

دلا در وفا باش ثابت قدم	کہ بے سکہ رائج نباشد درم
اے دل وفا میں ثابت قدمی اختیار کر	کہ مہر (ٹھپہ) کے بغیر درہم نہیں چلتا
زراہِ وفا گر نہ پیچی عناں	شوی دوست اند دلِ دشمناں
اگر وفا کے راستہ سے نہ پھرے	تو دشمنوں کے دلوں کا پیارا بن جائے
مگرداں زکوئے وفا روئے دل	کہ در روئے خالق نباشی خجل
وفا کی کوچہ سے دل کا چہرہ نہ موڑ	تا کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے شرمندہ نہ ہو
جدائی زاحباب کردن خطاست	بریدن زیاں خلافِ وفاست
دوستوں سے علیحدگی اختیار کرنا غلط ہے	دوستوں سے قطع تعلق وفا کے خلاف ہے

در فضیلت شکر

شکر کی فضیلت کا بیان

اگسے را کہ باشد دل حق شناس	نشاید کہ بندد زبانِ سپاس
جسے حق شناس دل میسر ہو اسے شکر	(شکر رب) کی زبان بند کرنا مناسب نہیں

در صفتِ طاعت و عبادت

فرمابرداری اور عبادت کی صفت کا بیان

کسے را کہ اقبال باشد غلام	بود میل خاطر بطاعت مدام
جو شخص صاحب نصیب ہوتا ہے	اسکار جحان ہمیشہ فرمانبرداری کی طرف ہوتا ہے
نشاید سر از بندگی تافتن	کہ دولت بطاعت تواں یافتن
اطاعت سے منہ نہ موڑنا چاہئے	کہ دولت اطاعت سے حاصل ہوسکتی ہے
سعادت زطاعت میسر شود	دل از نور طاعت منور شود
نیک بختی اطاعت سے میسر ہوتی ہے	دل فرمانبرداری کے نور سے روشن ہوتا ہے
زطاعت نہ پیچد خرد مند سر	کہ بالا زطاعت نباشد ہنر
فرمانبرداری سے عقلمند منہ نہیں موڑتے	کہ ہنرِ اطاعت سے بڑھ کر کوئی ہنر نہیں ہوتا
بہ آب عبادت وضو تازہ دار	کہ فرداز آتش شوی رستگار
عبادت کے پانی سے وضو تازہ رکھ	کہ قیامت کے دن آگ سے نجات پائے
نماز از سر صدق بر پائیدار	کہ حاصل کنی دولتِ پائیدار
صدق و خلوص سے نماز کا پابند بن	تاکہ تجھے پائیدار دولت نصیب ہو
زطاعت بود روشنائی جاں	کہ روشن زخورشید باشد جہاں
اطاعت سے زندگی روشن ہوتی ہے	کہ دنیا سورج سے روشن ہوتی ہے
پرستندہ ٔ آفرینندہ باش	درایوان طاعت نشینندہ باش
اللہ تعالیٰ کی پرستش کرتارہ	فرمانبرداری کے محل میں بیٹھنے والا ہو جا

مزن دم بجز راستی زینہار	کہ دارد فضیلت یمین بریسار
زندگی میں کبھی سچ کے علاوہ نہ بول	کہ دائیں کو بائیں پر فضیلت حاصل ہے
بہ از راستی در جہاں کار نیست	کہ در گلبنِ راستی خار نیست
دنیا میں سچائی سے بہتر کوئی کام نہیں	کہ سچائی کے پودے میں کانٹا نہیں ہے

در مذمتِ کذب

جھوٹ کی برائی کا بیان

کسے را کہ ناراستی گشت گار	کجا روز محشر شود رستگار
جو شخص جھوٹ کا عادی ہو جائے	وہ قیامت کے دن کہاں نجات پائے گا
کسے را کہ گرد د زبانِ دروغ	چراغ دلش رانباشد فروغ
جس کی زبان جھوٹ ہی پر گردش کرتی ہو	اس کے دل کا چراغ روشن نہ ہوگا
دروغ آدمی را کند شرمسار	دروغ آدمی را کند بے وقار
جھوٹ آدمی کو شرمندہ کرتا ہے	جھوٹ آدمی کا وقار کھو دیتا ہے
دروغ اے برادر مگو زینہار	کہ کاذب بود خوار و بے اعتبار
اے بھائی کبھی جھوٹ نہ بول	کہ جھوٹا ذلیل و غیر معتبر ہوتا ہے
زناراستی نیست کارے بتر	ازو گم شود نامِ نیک اے پسر
جھوٹ سے بری کوئی چیز نہیں	اے لڑکے اس سے نیک نامی جاتی رہتی ہے

☆

نفس جز بشکر خدا برمیار	کہ واجب بود شکر پروردگار
ہر سانس اللہ کا شکر ادا کر	کہ شکر خداوندی ضروری ہے
ترا مال و نعمت فزاید زشکر	ترا فتح ازدر در آید زشکر
تیرے مال و دولت میں شکر کی بنا پر ترقی ہوگی	تجھے شکر کے باعث منجانب اللہ کامیابی حاصل ہوگی
اگر شکر حق تا بہ روز شمار	گزاری نباشد یکے از ہزار
اگر اللہ کا شکر تازگی ادا کرے	تب بھی ہزارواں حصہ ادا نہ ہوگا
ولے گفتن شکر اولیٰ تراست	کہ اسلام را شکر حق زیور است
لیکن شکر ادا کرنا ضروری ہے	کہ اسلام کا زیور شکرِ خداوندی ہے
گر از شکرِ ایزد نہ بندی زباں	بدست آوری دولتِ جاوداں
اگر تو شکر خداوندی ادا کرتا رہے	تو تجھے ہمیشہ رہنے والی دولت میسر ہوگی

درصفتِ راستی

سچائی کی صفت کا بیان

دلا راستی گر کنی اختیار	شود دولت ہمدم بختیار
اے دل اگر سچائی اختیار کر	تو دولت تیرا نصیب اور تیرا ساتھی ہو جائے
نہ پیچد سر از راستی ہوشمند	کہ از راستی نام گردد بلند
عقلمند سچائی سے منہ نہیں موڑتا	کہ سچائی سے نام اونچا ہوتا ہے
دم از راستی گر زنی صبح دار	زتاریکیٔ جہل گیری کنار
زندگی اگر سچائی سے (صبح جیسی) روشن رکھنی ہو	تو جہالت کی سیاہی سے پرہیز کر

آں یکے بر بستر کم خواب و نخ	دیگرے بر خاک خواری بستہ یخ
وہ ایک کو کم خواب ونخ کے بستر پر سلائے	دوسرا ذلت کی مٹی پر برف سے اکڑا ہوا
طرفۃ العینی جہاں بر ہم زند	کس نمی آرد کہ آنجا دم زند
پلک جھپکتے دنیا کو تباہ کردے	کسی کی مجال نہیں کہ دم مار سکے
بے پدر فرزند پیدا او کند	طفل را در مہد گویا او کند
جو بے باپ کے بچہ پیدا کردے	بچہ کو پالنے میں قوت گویائی عطا کردے
مردۂ صد سالہ را حے می کند	ایں بجز حق دیگرے کے می کند
سو سالہ مردہ کو زندہ کرتا ہے	یہ سوائے اللہ کے کون کرسکتا ہے
از زمینِ خشک رویاند گیاہ	آسماں را بے ستوں دراد نگاہ
خشک زمین سے گھاس اگاتا ہے	بے ستون آسمان کی حفاظت کرتا ہے
ہیچ کس در ملک او انباز نے	قول اورا لحن نے آواز نے
اس کی سلطنت میں کوئی شریک نہیں	اسکے قول میں نہ آواز کا طرز ہے نہ آواز

درنعت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت میں

بعد ازیں گویم نعت مصطفیٰ	آنکہ عالم یافت از نورش صفا
حمد کے بعد ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف	بیان کرتے ہیں جن سے عالم کو نور و پاکیزگی ملی

انتخاب از پند نامہ شیخ عطارؒ

شیخ عطارؒ کے پند نامہ سے انتخاب

حمد خدائے تعالیٰ

اللہ تعالیٰ کی حمد

حمد بیحد مر خدائے پاک را	آنکہ ایماں داد مشتِ خاک را
اللہ تعالیٰ کی بے انتہا تعریف	جس نے انسان کو دولت ایمان عطا کی
اوست سلطاں ہرچہ خواہد آن کند	عالمے رادر دمے ویراں د
وہ بادشاہ ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے	لمحہ بھرمیں عالم کو ویران کردے
ہست سلطانی مسلم مردرا	نیست کس رازہرۂ چون و چرا
بادشاہت اسی کے لائق ہے	کسی کو چون و چرا کی مجال نہیں
آں یکے را گنج و نعمت می دہد	دیگرے را رنج و زحمت می دہد
وہ ایک کو خزانہ و مال عطا کرتا ہے	دوسرے کو رنج و تکلیف دیتا ہے
آں یکے راز ردو صد ہمیاں دہد	دیگرے در حسرت ناں جاں دہد
وہ ایک کو سونے کی دو تھیلیاں دیدے	دوسرا روٹی کی حسرت میں جان دیدے
آں یکے بر تخت با صد عزو ناز	دیگرے کردہ دہاں از فاقہ باز
وہ ایک کو سو عزت و وقار کیساتھ تخت پر بٹھادے	دوسرے کا منہ فاقہ سے کھلا رکھے
آں یکے پوشیدہ سنجاب و سمور	دیگرے خفتہ برہنہ بر تنور
وہ ایک کو سنجاب و سمور پہنائے	دوسرا ننگا تنور میں سوئے

روز وشب اندر معاصی بودہ ایم	غافل ازامر ونواہی بودہ ایم
شب وروز گناہوں میں مبتلا رہے ہیں	کرنے اور نہ کرنیکے کاموں سے غافل رہے ہیں
بے گنہ نگذشت برما ساعتے	باحضور دل نہ کردم طاعتے
گناہ لئے بغیر کوئی گھڑی نہیں گذری	خلوصِ دل کیساتھ ہم نے اطاعت نہیں کی
بردر آمد بندہ بگریختہ	آبروئے خود زعصیاں ریختہ
تیرے در پر بھاگا ہوا غلام حاضر ہے	اپنی آبرو گناہوں کے باعث گنوائے ہوئے
مغفرت دارد امید از لطفِ تو	زانکہ خود فرمودہ لا تقنطوا
تیری مہربانی سے بخشش کی امید لئے ہوئے	اس لئے کہ خود تیرا فرمان ہے مایوس نہ ہو
بحرِ الطاف تو بے پایاں بود	ناامید از رحمتت شیطاں بود
تیری الطاف کا سمندر بیکراں ہے	تیری رحمت سے ناامید شیطان ہوتا ہے
نفس و شیطاں زد کریما راہ من	رحمتت راکن شفاعت خواہ من
اے کریم نفس اور شیطان میری راہ کا روڑا ہیں	اپنی رحمت کو مری شفاعت خواہ بنا
چشم دارم کز گنہ پاکم کنی	پیش ازاں کاندر لحد خاکم کنی
مجھے امید ہیکہ تو مجھے گناہ سے پاک کریگا	قبر میں مٹی بن جانے (مرنے) سے پہلے
اندر آں دم کز بدن جانم بری	از جہاں بانورِ ایمانم بری
دنیا سے رخصت ہوتے ہوئے	میرا ایمان پر خاتمہ ہو

☆

سید الکونین ختم المرسلیں — آخر آمد بود فخر الاولین

دونوں جہان کے سردار آخری رسول — پہلوں کیلئے فخر بنکر آخر میں تشریف لائے

آنکہ آمد نہ فلک معراج او — انبیاء و اولیاء محتاج او

جس نے نو آسمانوں کی سیر کی — انبیاء اور اولیاء کو جس کی احتیاج ہے

شد وجودش رحمۃ للعالمین — مسجد اوشد ہمہ روئے زمین

آپکی ذاتِ مبارک عالموں کیلئے رحمت ہے — آپ کیلئے ساری زمین مسجد (نماز کی جگہ) بنادیگئی

صد ہزاراں رحمت جاں آفریں — بروے و برآل پاک طاہریں

اللہ تعالیٰ کی ہزاروں رحمتیں — آپؐ پر اور آپؐ کی پاک اولاد پر

ہر دم از ماصد درودو صد سلام — بر رسولؐ و آل و اصحابش تمام

ہماری جانب سے ہروقت درود اور سلام — رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آل رسول اور صحابہ کرام سب پر

مناجات

بادشاہ جرم مارا در گذار — ما گنہگاریم و تو آمرزگار

اے بادشاہ ہمارے گناہ بخش دے — ہم گنگار ہیں اور تو بخشنے والا ہے

تو نکو کاری ومابدکردہ ایم — جرم بے اندازہ بیحد کردہ ایم

تو بھلائی کرنیوالا اور ہم برائی کرنیوالے ہیں — بے شمار و بے انتہا جرم کئے ہیں

سالہا در بند عصیاں گشتہ ایم — آخر از کردہ پشیماں گشتہ ایم

برسوں سے گناہ کی قید میں رہے — آخر اپنے کئے پر شرمندہ ہیں

پاک داراز کذب واز غیبت زباں	تا کہ ایمانت نیفتد در زیاں
زبان کو غیبت اور جھوٹ سے بچا	تا کہ تیرے ایمان کو نقصان نہ پہونچے
پاک گرداری عمل را از ریا	شمع ایماں راترا باشد ضیاء
اگر عمل ریا اور دکھاوے سے محفوظ رکھے	تو تیرے ایمان کی شمع روشن ہوگی
چوں شکم راپاک داری از حرام	مرد ایماں دار باشی والسلام
تیرا پیٹ حرام سے پاک ہو تو ایمان دار	ہوگا اور سلامتی سے رہے گا

منع از کثرتِ خواب وطعام

زیادہ سونے اور کھانے کی ممانعت

زآب و نان تا لب شکم را پر مساز	ہمچو حیواں بہر خود آخور مساز
پانی اور روٹی سے پیٹ منہ تک نہ بھر	حیوان (جانور) کی طرح اپنے لئے چراگاہ نہ بنا
روز کم خور گرچہ صائم نیستی	پر مخور آخر بہائم نیستی
ہر دن کم کھا خواہ روزہ دار نہ ہو	منہ تک مت بھر کہ تو جانور نہیں
ایکہ در خوابی ہمہ شب تا بروز	بہر گور خود چراغے بر فروز
اے رات بھر صبح تک سونے والے	اپنی قبر کے لئے چراغ روشن کر
خواب و خور جزء پیشہ انعام نیست	خفتگاں را بہرہ از انعام نیست
کھانا اور سونا چوپایوں کا طریقہ ہے	سونیوالوں کا انعام میں کوئی حصہ نہیں ہوتا

ترغیب خاموشی

خاموشی کی ترغیب

اے برادر گر تو ہستی حق طلب	جز بفرمانِ خدا مکشائے لب
اے بھائی اگر تجھے حق کی تلاش ہے	تو اللہ کے حکم کے علاوہ لب مت کھول
عاقلاں راپیشہ خاموشی بود	پیشہ ٔ جاہل فراموشی بود
عقلمندوں کا طریقہ چپ رہنا ہے	(اور) جاہل (وبیوقوف) کا شیوہ بھول جانا ہے
خاموشی از کذب وغیبت واجب است	ابلہ است آں کو بگفتن راغب است
جھوٹ نہ بولنا اور غیبت نہ کرنا ضروری ہے	ان دونوں میں مبتلا شخص بیوقوف ہے
اے برادر جز ثنائے حق مگو	قول خود را از برائے دق مگو
اے بھائی اللہ کی تعریف کے علاوہ کچھ نہ کہو	دوسروں کو پریشان کرنے کی خاطر گفتگو نہ کرو
دل زپر گفتن بمیرد در بدن	گرچہ گفتارت بود درّ عدن

زیادہ بولنے سے دل جسم میں مردہ ہو جاتا ہے خواہ بولنے والے کی گفتگو عدن کا موتی ہی کیوں نہ ہو

عمل خالص

گر تو باشی اہل ایمان اے عزیز	پاک داری چار چیز از چار چیز
اے پیارے ایمان دار شخص چار	چیزوں کو چار چیزوں سے پاک رکھتا ہے
از حسد اول تو دل را پاک دار	خویشتن را بعد ازاں مومن شمار
پہلے حسد کو دل میں جگہ نہ دے	پھر اپنے کو مومن (کامل) خیال کر

عیب خود را بدنہ بیند در جہاں	باشد اندر جستنِ عیب کساں
دنیا میں اپنے عیب کو عیب نہ سمجھنا	اور اس کے ساتھ سخاوت کی جستجو میں رہنا
تخمِ بخل اندر دلِ خود کاشتن	آنگہ امید سخاوت داشتن
اپنے دل میں بخل کا بیج بونا	اور اس کے ساتھ سخاوت کی امید رکھنا
ہر کہ خلق از خلق او خوشنود نیست	ہیچ قدرش بر درِ معبود نیست
جس کے اخلاق سے مخلوق خوش نہ ہو	بارگاہِ ربانی میں اس کی کوئی وقعت نہیں
ہر کہ اورا پیشہ بد خوئی بود	کارِ او پیوستہ بد گوئی بود
جس شخص کا وطیرہ ہی بداخلاقی و تلخ مزاجی ہو	اسکا کام بدگوئی و خرابی ہی سے وابستہ ہوتا ہے

تاکید بیادِ حق

یادِ حق کی تاکید

باش دائم اے پسر در یادِ حق	گر خبر داری زعدل و دادِ حق
اے لڑکے اللہ کی یاد میں ہمیشہ لگا رہ	اگر تو اللہ کے عدل وانصاف سے آگاہ ہے
زندہ دار از ذکر صبح و شام را	در تغافل مگذرا آن ایام را
صبح وشام کو ذکر خداوندی سے زندہ رکھ	ایام حیات غفلت میں نہ گذار
یادِ حق آمد غذا ایں روح را	مرہم آمد ایں دلِ مجروح را
ذکر خداوندی روح کے لئے غذا ہے	(اور) زخمی دل کا مرہم ہے
گر زمانے غافل از رحماں شوی	اندر آں دم ہمدم شیطاں شوی
اگر ایک وقت تک اللہ کی یاد سے غافل رہے	تو تو اسی وقت شیطان کا ساتھ بنجائے گا

منع از خود آرائی و خود ستائی

خود آرائی و خود ستائی کی ممانعت

خود ستائی پیشۂ شیطاں بود	ہر کہ خود را کم زند مرد آں بود
اپنے منہ سے اپنی تعریف شیطان کا طریقہ ہے	مردہ وہ ہے جو عاجزی پسند ہو
گفت شیطاں من ز آدم بہترم	تا قیامت گشت ملعون لاجزم
شیطان نے کہا میں آدم سے بہتر ہوں	تو بالآخر قیامت تک کیلئے ملعون ہو گیا
از تواضع خاکِ مردم می شود	نور و نار از سرکشی گم می شود
تواضع کے باعث مٹی (بھی) انسان بنجاتی ہے	آگ کا نور سرکشی کے باعث گم ہو جاتا ہے
رانده شد ابلیس از مستکبری	گشتہ مقبول آدم از مستغفری
شیطان غرور کے باعث راندۂ درگاہ ربانی ہوا	حضرت آدمؑ استغفار کی بنا پر بانصیب ہوئے
دانہ پست افتد زبردستش کند	خوشہ چو سر بر کشد پستش کند
دانہ پست ہوتا ہے تو ابھارا جاتا ہے	خوشہ کو سر ابھارنے کی بنا پر توڑ لیتے ہیں

نشان ابلہی

بیوقوفی کی علامت

چار چیز آمد نشانِ ابلہی	با تو گویم یا بیابی آگہی
چار چیزیں بے وقوفی کی علامت ہیں	میں تجھے بتاتا ہوں تاکہ تو آگاہ ہو جائے

حمدِ خالق بر زباں دارا اے پسر
عمر تا برباد ندہی سر بسر

اے لڑکے اللہ کی تعریف ورد زبان رکھ
تاکہ تیری عمر برباد ضائع نہ ہو

لب مجنباں جز بذکر کردگار
زاکہ پاکاں راہمیں بودست کار

اللہ تعالیٰ کے ذکر کے علاوہ ہونٹ مت ہلا
اس لئے کہ نیک لوگوں کا یہی طریقہ ہے

☆

سعادت

بر سعادت چار چیز آمد دلیل
شرح ایں ہر چار بشنو اے خلیل

چار چیزیں خوش نصیبی کی علامت ہیں
اے دوست ان چاروں کی شرح وتفسیر سن

از سعادت ہر کرا باشد نشاں
باشدش تدبیر ہا بادوستاں

جس شخص میں سعادت کی علامت ہو
اسکی مصلحتوں کا محور دوست ہوتے ہیں

ہر کرا باشد سعادت رہنما
صبر دارد از جفائے ناسزا

جس شخص کی رہنما سعادت ہو
نالائقوں کے ظلم پر صبر کرتا ہے

ہر کرا بخت وسعادت گشت یار
در جہاں باشد بدشمن سازگار

جس کے رفیق نصیب وسعادت ہوں
وہ دنیا میں دشمن کے ساتھ نباہ لے گا

گر تو خود نار ہوا را کشتۂ
داں کہ از اہل سعادت گشتۂ

اگر تو نے خواہش کی آگ کو کچل دیا
سمجھ لے کہ سعادت مندوں میں شامل ہوگیا

☆

مومنا ذکر خدا بسیار گو	تابیابی در دو عالم آبرو
اے مومن اللہ تعالیٰ کا ذکر بکثرت کرتا کہ	تجھے دونوں جہان میں عزت وآبرو نصیب ہو
ذکر را اخلاص می باید نخست	ذکر بے اخلاص کے باشد درست
اللہ تعالیٰ کے ذکر کی شرط اول اخلاص ہے	اس سے خالی ذکر غلط (و بے سود) ہوتا ہے
ہست ہر ہر عضو را ذکرِ دگر	ہفت اعضاء ہست ذاکر اے پسر
ہر ہر عضو کا ذکر الگ الگ ہے	اے لڑکے ساتوں اعضاء ذکر کرتے ہیں
ذکر چشم از خوف حق بگریستن	باز درآیات او نگریستن
آنکھ کا ذکر اللہ کے خوف سے رونا ہے	پھر آیات ربانی میں غور فکر کرنا ہے
یاری ہر عاجز آمد ذکر دوست	ذکر پا خویشاں زیارت کردن است
ہاتھ کا ذکر یہ ہے کہ ہر عاجز کی مدد کرے	اور پاؤں کا ذکر اپنوں کی ملاقات ہے
استماعِ قول رحماں ذکر گوش	تاتوانی روز شب در ذکر گوش
کان کا ذکر فرمان رب سننا ہے	دن ورات میں جسقدر ہو سکے ذکر میں مشغول رہ
اشتیاق حق بود ذکرِ دِلت	گوش تا ایں ذکر گردد حاصلت
دل کا ذکر اللہ تعالیٰ کا اشتیاق ہے	اسکی سعی کرتا کہ تجھے ذکر میسر ہو جائے
خواندنِ قرآن بود ذکر لسان	ہر کرا ایں نیست ہست باز مفلساں
زبان کا ذکر تلاوت قرآن ہے جیسے یہ	دولت حاصل نہیں مفلسوں میں اسکا شمار ہے
شکر نعمتہائے حق می کن مدام	تا کند حق پر تو نعمتہا تمام
ہمیشہ اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کر	تا کہ اللہ تجھے ہمیشہ نعمتوں سے نوازتا رہے

درد سر را گر نجوید کس علاج	خوف آں باشد کہ برگردد مزاج
اگر کوئی درد سر کا علاج نہ کرے	تو دیوانہ ہو جانے کا اندیشہ ہے
باش از قول مخالف پر حذر	پیش ازاں کز پا در آئی اے پسر
مخالفانہ بات سے احتیاط کر	اے لڑکے اس سے پہلے کہ تو اوندھا ہو
آتش اندک تواں کشتن بآب	وائے آں ساعت کہ گیرد التہاب
تھوڑی آگ پانی سے بجھائی جا سکتی ہے	ہائے وہ گھڑی کہ آگ لپٹیں مارنے لگے

مذمت خشم و غضب

غصہ کی برائی کا بیان

اے پسر ہر کس کہ دارد چار چیز	چار دیگر ہم شود موجود نیز
اے لڑکے جس میں چار باتیں موجود ہوں	اس میں چار چیزیں اور بھی ہوں گی
عاقبت رسوائی آید از لجاج	خشم را نکند پشیمانی علاج
چمٹنا اور پیچھے پڑ جانا آخر کار باعث رسوائی	ہے غصہ کا علاج پشیمانی نہیں
بیگماں از کبر خیزد دشمنی	حاصل آید خواری از کاہل تنی
بلا شبہ غرور دشمنی کو ابھارتا ہے	ذلت کاہلی کے باعث نصیب ہوتی ہے
چوں لجوجے درمیاں پیدا شود	بندہ از شومی او رسوا کند
پیچھے پڑ جانے کی خصلت کے باعث	آدمی اسکی نحوست سے رسوا ہو جاتا ہے

چار چیز را حقیر نباید شمرد

چار چیزوں کے حقیر نہ سمجھنے کا بیان

چار چیز آمد بزرگ و معتبر | می نماید خرد لیکن در نظر
چار چیزیں بڑی اور قابل اعتناء ہیں | لیکن وہ دیکھنے میں چھوٹی معلوم ہوتی ہیں

زاں یکے خصم است ودیگر آتش است | باز بیماری کز ودل ناخوش است
ایک انمیں سے دشمن اور دوسری آگ ہے | پھر تیسری بیماری جس سے دل رنج محسوس کرتاہے

چار می دانش کہ آراید ترا | ایں ہمہ تا خورد نماید ترا
چوتھی عقل ہے جو تجھے سنوارتی ہے | ان سب کو تجھے چھوٹا نہ سمجھنا چاہئے

ہر کہ در چشمش عدو باشد حقیر | از بائے او کند روزے نفیر
جس شخص کی نگاہ میں دشمن حقیر ہو | اسے اسکی وجہ سے ایک دن بھاگنا پڑیگا

ذرہ آتش چوشد افروختہ | بینی ازوے عالمے راسوختہ
آگ کاذرہ (چنگاری) بھڑک کر | عالم کو جلا دیتا ہے

علم گراندک بود خوارش مدار | زانکہ دارد علم قدرے بیشمار
علم خواہ تھوڑا ہواسے ذلیل وحقیر مت سمجھ | اس لئے کہ علم بے انتہالائق قدر ہے

رنج اندک را بکن غم خوارگی | ورنہ بینی عجز در بے چارگی
تھوڑی بیماری کا علاج کر لے | ورنہ بیماری لا علاج ہوجائے گی

باز چوں آرد حدیثے گفتہ را | کس نگرداند قضائے رفتہ را
کہی ہوئی بات لوٹ نہیں سکتی | فیصلۂ ربانی کو لوٹانا کسی کے بس میں نہیں
باز کے گردد چو تیر انداختی | ہمچنیں عمرت کہ ضائع ساختی
جو تیر چلا دیا وہ کب لوٹتا ہے | اسطرح وہ عمر کب لوٹ سکتی ہے جو ضائع ہوگئی
ہر کہ بے اندیشہ گفتارش بود | پس ندامت ہائے بسیارش بود
بے سوچے سمجھے گفتگو کرنے والا | آخر بہت شرمندہ ہوتا ہے
تا نہ گفتی می توانی گفتنش | چوں بگفتی کے تواں نہفتنش
جو بات کہی نہ ہو وہ کہہ سکتے | جو بات کہہ دی گئی وہ کیسے چھپ سکتی ہے

بیان چار چیز خواری آرد

ان چار چیزوں کا بیان جن سے ذلت نصیب ہوتی ہے

چار چیزت بر دند از چار چیز | نشنود ایں نکتہ جز اہلِ تمیز
چار چیزیں چار چیزوں سے پھل دیتی ہیں | اس نکتہ کو اہل شعور کے علاوہ کوئی نہیں سنتا
ہر کہ زو صادر شود ایں چار کار | بیند او چارِ دگر بے اختیار
جس سے یہ چار کام ظہور پذیر ہوں | وہ مزید چار کاموں پر مجبور ہے
چوں سوال آورد گردد خوار مرد | ماند تنہا ہر کہ استخفاف کرد
سوال کریگا تو (یقیناً) آدمی ذلیل ہوگا | وہ اکیلا ہی رہیگا جو دوسروں کی توہین کریگا

خشم خود را چونکہ داند جاہلے	جز پشیمانی نباشد حاصلے
جاہل کو جب غصہ آتا ہے	تو سوائے شرمندگی کے کچھ حاصل نہیں ہوتا
ہر کہ گشت از کبر بالا گردنش	دوستاں گردند آخر دشمنش
جو شخص غصہ کے باعث اپنا سر اونچا کرے	آخر کار اسکے دوست بھی دشمن بنجاتے ہیں
کاہلی را ہر کہ سازد پیشہ ٔ	آید از خواری بپایش تیشہ ٔ
جو شخص کاہلی کو اپنا وطیرہ بنالے	اسکے پاؤں کو ذلت کا تیشہ نصیب ہوگا
خشم خود را گر فرو نخورد کسے	عاقبت بینی پشیمانی کسے
اپنے غصہ پر قابو نہ پانے والا	انجام کار شرمندہ ہوتا ہے
ہر کہ او افتادہ ٔ وتن پرور است	نیست آدم کمتر از گاؤ خر است
بڑے رہنے او رتن پروری کا عادی	آدمی نہیں بلکہ گائے بیل اور گدھے سے کمتر ہے

بیان چار چیز کہ گردانیدن آں محال است

ان چار چیزوں کا بیان جن کا لوٹانا محال ہے

چار چیز است آنکہ بعد از رفتنش	از محالات است بازآوردنش
چار چیزیں ایسی ہیں جنکے چلے جانیکے بعد	ان کا لوٹانا ناممکن ہے
چوں حدیثے رفت ناگہ بر زبان	یا کہ تیرے جست بیروں از کمان
جو بات اچانک زبان پر آگئی	یا تیر کمان سے نکل گیا

اولاً کم گوئے با مردم دروغ	زانکہ گردی از دروغت بیفروغ
اول لوگوں سے جھوٹ نہ بول اس لئے	کہ جھوٹ بولنے سے تو بے وقعت ہو جائیگا
ہر کہ استہزا کند با مہتراں	آبروئے خود بریزد بے گماں
جو بڑونکے ساتھ نبرد آزما ہو ٹھٹھا کرے	وہ بلاشبہ اپنی عزت و آبرو خود گنواتا ہے
پیش مردم ہر کہ رانبود ادب	گر بریزد آبرو بنود عجب
جولوگوں کے سامنے مؤدب ہوکر نہ رہے	کوئی تعجب نہیں اگر اسکی عزت باقی نہ رہے
ازسبکساراں مباش اے نیک خوئے	کز سبکساری بریزد آبروئے
اے اچھی عادت والے اوچھے آدمیوں میں سے نہ ہو	اسلئے کہ اوچھے پن سے وقعت و آبرو جاتی رہتی ہے
اے پسر بامہتراں کم ترستیز	وزحماقت آبروئے خود مریز
اے لڑکے بڑوں کے ساتھ مت لڑ	اور نادانی سے اپنی آبروریزی خود نہ کر
گربعالم آبروئے بایدت	دائماً خلقِ نکوئی بایدت
اگر تو دنیا میں عزت ووقار کا طالب ہو	تو ہمیشہ اچھے اخلاق کا مظاہرہ کر
ہر کہ آہنگِ سبکساری کند	زآبروئے خویش بیزاری کند
جو شخص اوچھا پن اختیار کرے	وہ اپنی آبرو کا خود مخالف ہے
جز حدیث راست بامردم مگوئی	تانہ گردد آبرویت آب جوئی
لوگوں کے ساتھ صرف سچ بول	تاکہ تیری عزت نہر کا پانی نہ بن جائے
ازخلاف واز خیانت باش دور	تابود پیوستہ درروح تو نور
اختلاف اور خیانت سے دوری اختیار کر	تاکہ تیرا چہرہ نیکی کے باعث پرنور وبارونق ہوجائے

هر که در پایان کارے ننگرد — عاقبت روزے پشیمانی خورد

جس شخص کی انجام پر نظر نہیں ہوگی — انجام کار وہ شرمندہ ہوگا

هر که نکند احتیاط کارہا — بر دلش آخر نشیند بارہا

جو اپنے کاموں میں محتاط نہ ہوگا — آخر اس کے دل پر بوجھ ہوگا

هر که گشت از خوئے بد ناسازگار — دوستاں بیشک کنند از وے فرار

جو شخص بری عادت کی بنا پر لوگوں سے میل نہ کھاتا ہو بلاشبہ دوست اس سے راہ فرار اختیار کرینگے

عطائے حق

ادائیگی حق کا بیان

چار چیز است از عطاہائے کریم — باتو گویم یاد گیرش اے سلیم

چار چیزوں کا شمار اللہ تعالیٰ کی عطا میں ہے — اے سلیم فطرت میں تجھ سے کہتا ہوں

فرض حق اول بجا آوردن است — والدین از خویش راضی کردن است

اول اللہ تعالیٰ کا حق بجا لانا ہے — اور ماں باپ کو اپنے سے راضی کرنا ہے

حکم دیگر چیست باشیطان جہاد — چار می نیکی بخلق نامراد

مزید حکم شیطان کے ساتھ جہاد و نبرد آزمائی ہے چوتھے نامراد مخلوق کیساتھ حسن سلوک

دربیان آنکہ آبرو ریزد

آبرو باقی رکھنے والی چیزوں کا بیان

دور باش از پنج خصلت اے پسر — تا نریزد آبرویت در نظر

اے لڑکے پانچ چیزوں سے دوری اختیار کر — تاکہ لوگوں کی نگاہ میں تیری عزت وآبرو باقی رہے

تانہ گردی پیش مردم شرمسار	آنچہ خود نہادہ باشی بردار
تاکہ لوگوں کیسامنے شرمندہ نہ ہو	اپنے رکھے ہوئے کے علاوہ کو نہ اٹھا
اے برادر پردۂ مردم نہ در	تانہ درّت پردہ ات شخصے دگر
اے بھائی لوگوں کی پردہ دری مت کر	تاکہ کوئی شخص تیری پردہ دری نہ کرے
باہوائے دل مکن زنہار کار	تانیارد پس پشیمانیت بار
خواہش (نفسانی) سے کوئی سروکار نہ رکھ	تاکہ بعد میں شرمندگی کا پھل نہ ملے
تازبانت نبوداے خواجہ دراز	دستِ کوتہ دار ہر جانب متاز
تیری زبان اے خواجہ کب تک دراز رہیگی	ہاتھ کھینچ لے اور ہر طرف مت گھما
قدر مردم راشناس اے محترم	تاشناسد دیگرے قدر تو ہم
اے قابلِ احترام لوگوں کی قدر شناسی کر	تاکہ دوسرے لوگ بھی تیری قدر پہچانیں
ہر کرا قدرے نباشد در جہاں	زندہ مشمارش کہ ہست از مرد گاں
جس کی دنیامیں قدر و وقعت نہ ہو	اسے زندہ نہ سمجھ کیونکہ وہ مردوں میں سے ہے
از قناعت ہر کرا نبود نشاں	کے توانگر سازدش اہل جہاں
جسے کچھ بھی قناعت نصیب نہ ہو	اسے دنیوی مال کیسے مالدار بنا سکتا ہے
بر عدوّ خویش چوں یابی ظفر	عفو پیش آورد زجرمش در گذر
جب اپنے دشمن پر فتح حاصل کرلے	تو اسے معاف کردے اور اسکے جرم سے درگذر کر
دائما می باش از حق ترسگار	نیز باش از رحمتش امیدوار
ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہ	اور اس کی رحمت سے امید بھی رکھ

گر ہمی خواہی کہ گویندت نکو	اے برادر ہیچ کس را بد مگو
اگر تو چاہے کہ لوگ تجھے اچھا کہیں	تو اے بھائی کسی کو برا مت کہہ
تانباشی در جہاں اندوگیں	از حسد در دوزگار کس مبیں
تاکہ تو دنیامیں مغموم نہ ہو	زمانہ میں کسی کے ساتھ حسد مت کر

☆

دربیان آنکہ آبرو بیفزائد

عزت وآبرو کو بڑھانے والی چیزوں کا بیان

از سخاوت آبروافزوں شود	وزبخیلی بے خرد ملعوں شود
سخاوت سے آبرو وقعت میں اضافہ ہوتا ہے	اور بیوقوف کنجوسی کی وجہ سے ملعون ہوتا ہے
ہر کہ ابر خلق بخشایش بود	آبروئے او در افزائش بود
جس شخص کی مخلوق پر بخششیں ہوں	اس کی عزت و آبرو بڑھتی رہتی ہے
باش دائم برد بارو باوفا	تا بروئے خویش بینی صد ضیا
ہمیشہ بردبار اور باوقار رہ	تاکہ تجھے اپنا چہرہ زیادہ سے زیادہ پرنور نظر آئے
بردباری جوئے وبے آزار باش	تاکہ گردد ہنر نام تو فاش
بردباری تلاش کراور کسی کو تکلیف نہ پہونچا	تاکہ تیرا شمار اہل ہنر میں نمایاں ہو
تا بماند رازت ازدشمن نہاں	سرّ خود بادوستاں کمتر رساں
تاکہ تیراراز دشمن سے پوشیدہ رہے	اپنے راز کا دوستوں پر بھی اظہار نہ کر

ہر کہ عارف شد خدائے خویش را	درفنا بیند بقائے خویش را
جسے اللہ کی ذات وصفات کی (کامل) پہچان ہوتی ہے	وہ ذات حق میں گم ہو جانیکو اپنی بقا تصور کرتا ہے
ہر کہ او عارف نباشد زندہ نیست	قرب حق را لائق وارثِ زندہ نیست
جو اللہ کی ذات وصفات سے (پورا) آگاہ نہ ہو وہ (دراصل)	زندہ نہیں ہے اور وہ ذات باری کے تقرب کیلائق نہیں ہے
ہر کہ اورا معرفت حاصل نشد	ہیچ با مقصود خود واصل نشد
جسے معرفت حق حاصل نہیں ہوئی	وہ بالکل اپنے مقصود تک نہیں پہنچا
نفس خود را چوں تو بشناسی دلا	حق تعالیٰ را بدانی با عطا
اے دل جو شخص اپنی حقیقت سے آگاہ ہو گیا	اسے فضل رب سے معرفت حق (بھی) حاصل ہو جائیگی
عارف آں باشد کہ باش حق شناس	ہر کہ عارف نیست گردد ناسپاس
عارف اسے کہتے ہیں جو حق شناس ہو	غیر عارف ناشکرا ہوتا ہے
ہست عارف را بدل مہر و وفا	کار عارف جملہ باشد باصفا
عارف کا دل اللہ کی محبت اور وفا سے لبریز ہوتا ہے	عارف کے سارے کام پاکیزہ ہوتے ہیں
ہر کہ اورا معرفت بخشد خدا	غیر حق را در دل اونیست جا
جسے اللہ معرفت عطا فرمادے	اسکے دل میں اللہ کے علاوہ کسی کی جگہ نہیں ہوتی

صدقہ

تا اماں یابی زقہر کردگار	صدقہ می دہ درنہاں و آشکار
تاکہ تو اللہ تعالیٰ کے غصہ سے محفوظ رہے	علی الاعلان اور پوشیدہ طور پر صدقہ دے

باتواضع باش خوکن با ادب   صحبت پرہیزگاراں می طلب

تواضع اختیار کر اور ادب کو عادت بنا   اور پرہیزگاروں کی ہم نشینی اپنالے

صبر وعلم وحلم تریاق دل اند   حرص وبغض وکینہ زہر قاتل اند

صبر، علم اور بردباری دل کیلئے تریاق کی طرح ہیں   لالچ، بغض اور کینہ زہر قاتل ہیں

ہمچو تریاق اند دانایانِ دہر   قاتل انداے خواجہ ناداں چوزہر

زمانہ کے عقلمند تریاق کی طرح ہیں   اور بے وقوف زہر کے مانند قاتل ہے

مردم از تریاق می یابد نجات   خود کسے از زہر کے یابد حیات

لوگوں کیلئے تریاق باعثِ نجات ہے   زہر کھانے والا زندگی کب پاسکتا ہے

فخر جملہ کارہانان دادن است   در بروئے دوستاں بکشادن است

اعمال میں بہترین عمل فیاضی اور مہمان نوازی ہے   اور دوستوں پر دروازہ کھلا رکھنا ہے

گرچہ دانا باشی واہل ہنر   خویش را کمتر زہرناداں شمر

اگرچہ تو عقلمند و باہنر ہو   خود کو سب سے کم ہی سمجھ

☆

معرفت اللہ

معرفتِ الٰہی کا بیان

معرفت حاصل کن اے جانِ پدر   تا بیابی از خدائے خود خبر

اے جان پدر معرفت حاصل کرتا کہ تو ذات   باری اور اسکی صفات سے پوری طرح واقف ہو جائے

ہر کہ اجبار دارد دشمنش	باز دارد میہماں از مسکنش
جس شخص سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے	مہمان کو اس کے گھر سے دور رکھتا ہے
اے برادر دار مہماں راعزیز	تابیابی عزت از رحمان تو نیز
اے بھائی مہمان کی عزت کر	اکہ تو اللہ کے نزدیک باعزت ہو جائے
ہر کرا شد طبع از مہماں ملول	از وے آزار دہ خدا وہم رسول
جسکے برتاؤ سے مہمان رنجیدہ ہو اس سے	اللہ ورسول رنجیدہ (وناراض) ہو جاتے ہیں
بندۂ کو خدمتِ مہمان کند	خویش راشائستہ رحمان کند
جو شخص مہمان کی خدمت کرتا ہے	خود کو لطف خداوندی کا مستحق بناتا ہے
از تکلف دور باش اے میزباں	تا گرانی نبودت از میہماں
اے میزبان تکلف سے کام نہ لے	تا کہ تجھے مہمان کے آنے سے گرانی نہ ہو
ناں بدہ بر جائعان بہر خدا	تا دہندت در بہشت عدن جا
بھوکوں کو اللہ کے واسطے کھانا دے	تا کہ تجھے اللہ جنت عدن میں جگہ عطا کرے
باتن عور آنکہ بخشد جامۂ	حق دہد اورا ز رحمت نامۂ
جو شخص برہنہ جسم کو کپڑا عطا کرے	اللہ تعالیٰ اسے پروانۂ رحمت عطا کرتا ہے
گر براری حاجت محتاج را	برسر اقبال یابی تاج را
جو شخص ضرورتمندونکی ضرورت پوری کرتا ہے	تو اسے عزت کا تاج نصیب ہوتا ہے
ہر کرا باشد بدولت بخت یار	خیر در زد درنہان و آشکار
جسے مالداری کیساتھ خوش نصیبی کی دولت حاصل ہو	وہ علی الاعلان اور پوشیدہ طور پر بھلائی کرتا ہے

صدقہ دہ ہر بامداد وہر پگاہ	تا بلاہا از تو گردد اند الٰہ
صبح و شام صدقہ دے	تا کہ اللہ تعالیٰ تجھ سے مصیبتوں کو دور رکھے
ہر کہ اورا خیر عادت می شود	بیگماں عمرش زیادت می شود
جسے نیکی اور بھلائی کی عادت ہو جاتی ہے	اس کی عمر بلا شبہ بڑھتی ہے
آنکہ نیکی می کند در حق پاس	بہتریں مردماں اوراشناس
جو شخص لوگوں کے ساتھ بھلائی کرتا ہے	اسے لوگوں میں بہترین سمجھنا چاہئے
آنکہ از وے ہست مردم راضرر	در میاں خلق زوبنود بتر
جس سے لوگوں کو نقصان پہونچے	مخلوق میں اس سے بدتر و برا کوئی نہیں
دیں ندارد ہر کہ نبود ترس گاہ	نیست عقل آں راکہ باشد نابکار
جو اللہ سے نہیں ڈرتا وہ دیندار بھی نہیں	جو نائق ہو وہ عقلمند (بھی) نہیں ہوتا
باورع باش اے پسر گر مومنی	کافری از قہر حق گر ایمنی

اے لڑکے اگر مومن (کامل) ہے تو پرہیز گاری اختیار کر، اگر اللہ کے غصہ کا خوف نہیں تو کافر ہے

تعظیم مہمان

مہمان کی تعظیم

اے برادر میہماں را نیک دار	ہست مہماں از عطائے کردگار
اے بھائی مہمان کے ساتھ اچھی طرح پیش آ	مہمان (دراصل) عطائے خداوندی ہے
میہماں روزی بخود می آورد	پس گناہ میزباں را می برد
مہمان اپنا رزق اپنے ساتھ لاتا ہے	اور میزبان کے گناہ (مہمانی سے) معاف ہو جاتے ہیں

دست را کم زن تو در زیر زنخ	نزد اہل علم سرِ و آمد چون تخ
ٹھوڑی کے نیچے ہاتھ مت رکھ	اہل علم کے نزدیک یہ موزوں نہیں
چار پایاں را چو بینی در قطار	درمیاں شان نیابی زینہار
چوپایوں کو جب قطار میں دیکھے	تو ان کے درمیان ہرگز نہ گھس
تا فزاید قدر وجاہت را خدا	روز و شب می باش دائم در دعا
تاکہ اللہ تعالیٰ تیری قدرومنزلت بڑھادے	شب و روز دعا میں مشغول رہ
تاشود عمرت زیادہ در جہاں	رونکوئی کن نکوئی در نہاں
تاکہ تیری عمر میں اضافہ ہو	پوشیدہ طور پر بھلائی کرتے ہوئے زندگی بسر کر
تانکاہد روزیت در روزگار	معصیت کم کن بعالم زینہار
تاکہ دنیا میں تیرا رزق نہ گھٹے	دنیا میں ہرگز نافرمانی نہ کر
ہر کہ رو در فسق و در عصیاں کند	ایزد اندر رونق او نقصان کند
جو گناہ اور نافرمانی کو شیوہ بناتا ہے	اللہ تعالیٰ اس کا رزق کم کردیتا ہے
کم شود روزی زگفتار دروغ	در سخن کذاب را نبود فروغ
جھوٹ بولنے سے رزق کم ہوتا ہے	جھوٹے کی گفتگو بے رونق و بے نور ہوتی ہے
فاقہ آرد خواب بسیار اے پسر	خواب کم کن باش بیدار اے پسر
اے لڑکے بہت سونا فاقہ کا سبب ہے	کم سویا کر اور زیادہ بیدار رہا کر
ہر کہ در شب خواب عریاں می کند	در نصیب خویش نقصاں می کند
جو شخص رات میں ننگا سوتا ہے	اپنے حصہ میں کمی کرتا ہے

تانخوانندت بخوان کس مرو　　درپئے مردار چوں کرگس مرو

جب تجھے بلایا نہ جائے کسی کے دسترخوان پر تو مت جا　　مردار کے پیچھے گدھ کی طرح نہ جا

گر کنی خیرے تو آں از خود مبیں　　ہر چہ بینی نیک بیں وبد مبیں

اگر تجھ سے بھلائی ظاہر ہو تو اپنی طرف سے مت سمجھ۔ جو کچھ کرنا ہو اچھا کر اور برائی کی بات مت سوچ

نصائح دینی و دنیوی

دینی و دنیوی نصیحتیں

خواب کم کن اول روز اے پسر　　نفس را بدخو میاموز اے پسر

اے لڑکے صبح صبح نہ سویا کر　　نفس کو بری عادت مت ڈال

آخر روزت نکو نبود مقام　　پیش شامت خواب ہم آمد حرام

دن چھپنے کے وقت سونا اچھا نہیں　　رات سے پہلے سونا حرام (مضر) ہے

اہل حکمت را نمی آید صواب　　درمیاں آفتاب وسایہ خواب

عقلمندوں کے نزدیک ٹھیک نہیں　　دھوپ اور سایہ کے درمیان سونا

دست را بر رخ زدن شوم است شوم　　استماع علم کن ز اہل علوم

چہرہ پر ہاتھ مارنا نحوست ہے　　علم والوں سے یہ بات سن لے

شب در آئینہ نظر کردن خطا است　　روز بینی تو روئے خود رواست

رات کو آئینہ دیکھنا غلط ہے　　دن میں اگر اپنا چہرہ دیکھے تو درست ہے

خانہ گر تنہا و تاریکت بود　　مونسے باید کہ نزدیکت بود

گھر اگر تنہا و تاریک ہو　　تو تیرے ساتھ کوئی رفیق ہونا چاہئے

در خلا جا گر طہارت می کنی	وقت خود را داں کہ غارت می کنی
پاخانہ کے اوپر اگر طہارت کرتا ہے	سمجھ لے کہ اپنا وقت برباد کرتا ہے
جامہ ٔ برتن نشاید دوختن	باید از مرداں ادب آموختن
کپڑا بدن پر پہنے ہوئے نہ سینا چاہئے	لوگوں سے ادب سیکھنا چاہئے
گر بدامن پاک سازی روئے خویش	روزیت کم گردد اے درویش بیش
اگر دامن سے اپنا چہرہ صاف کرے گا	اے درویش تیرا رزق بہت کم ہو جائیگا
دیر رو بازار بیروں آئے زود	زانکہ از رفتن نیابی ہیچ سود
بازار کم جایا کر اور جلد آیا کر	اسلئے کہ وہاں (زیادہ) جانا بیسود ہے
نیک نبود گر کشی از دم چراغ	رہ مدہ دود چراغ اند دماغ
پھوک سے چراغ بجھانا اچھا نہیں	چراغ کا دھواں دماغ منہ میں مت لیجا
کم زن اندر ریش شانہ مشترک	زانکہ آں خاص تو باشد خوشترک
کسی اور کا کھنگھا استعمال نہ کر	اس لئے کہ تیرا مخصوص کنگھا بہتر ہے
از گدایاں پارہ ہائے نان مخر	زانکہ می آرد فقیری اے پسر
بھکاریوں سے روٹی کے ٹکڑے مت خرید	اسلئے کہ یہ اے لڑکے مفلسی لاتے ہیں
دور کن از خانہ تار عنکبوت	باشد اندر ماندنش نقصان قوت
گھر سے مکڑی کے جالے صاف کر	ان کا باقی رہنا روزی میں کمی کرتا ہے
خرچ را بیروں زاندازہ مکن	خشک ریش خویش را تازہ مکن
آمد سے زیادہ خرچ مت کر	اپنے خشک شدہ زخم کو تازہ نہ کر

بول عریاں ہم فقیری آورد	اندہِ بسیار پیری آورد
(بالکل) ننگے ہو کر پیشاب کرنا فقیری لاتا ہے	بہت غم اور بڑھاپے کا سبب ہوتا ہے
در جنابت بدبو خوردن طعام	ناپسند است ایں بنزد خاص و عام
ناپاکی کی حالت میں کھانا کھانا برا ہے	خواص وعوام سب کے نزدیک یہ ناپسند ہے
ریزِ نان را میفگن زیرِ پا	گر ہمی خواہی تو نعمت از خدا
روٹی کے ریزے پاؤں کے نیچے نہ ڈال	اگر تو نعمت خداوندی کا طلب گار ہے
شب مزن جاروب ہرگز خانہ در	خاک رو بہ ہم منہ در زیر سر
رات کو ہرگز گھر کے دروازہ پر جھاڑو نہ دے	دروازہ کے قریب کوڑا کرکٹ مت جمع کر
گر بخوانی باپ و مامت را بنام	نعمت حق بر تو می گردد حرام
اگر تو والد کا نام لے کر بلائے	اللہ تعالیٰ کی نعمت تجھ پر حرام ہو جائے گی
گر بہر چوبے کنی دنداں خلال	بے نوا گردی وافتی در ملال
اگر ہر قسم کی لکڑی سے دانتوں کا خلال کرے	بے نوا ہو جائے گا اور تکلیف اٹھائے گا
دست را ہرگز بخاک وگل شوئ	از برائے دست شستن آب جوئ
ہاتھ ہرگز مٹی اور کیچڑ سے مت دھو	ہاتھ دھونے کے لئے پانی تلاش کر
اے پسر بر آستانِ در مشین	کم شود روزی زکردار چنیں
اے لڑکے گھر کے دروازہ پر مت بیٹھ	اس طرزِ عمل سے روزی کم ہوجاتی ہے
تکیہ کم کن نیز در پہلوئے در	باش دائم از چنیں خصلت بدر
دروازہ کے بازو پر بھی ٹیک مت لگا	اس خصلت کو کبھی اختیار نہ کر

آنکہ از مردم ہمے گردرِ با	زینہار اورانگوئی مرحبا
لوگوں سے سود لینے والے کو	کبھی شاباشی نہ دینی چاہئے

غمخواری مردم

لوگوں کی غمخواری

بر سرِ بالین بیماراں گذر	زانکہ ہست ایں سنت خیر البشر
بیماروں کی عیادت کر لیاکرو	اس لئے کہ یہ رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے
تاتوانی تشنہ راسیراب کن	در مجالس خدمت اصحاب کن
بحد امکان پیاسا کو سیراب کر	مخلوق میں ساتھیوں کی خدمت کر
خاطر ایتام را دریاب نیز	تاترا پیوستہ دارد حق عزیز
یتیموں کی بھی دلجوئی کیاکر	تاکہ تو ہمیشہ اللہ کا پیارا رہے
چوں شود گریاں یتیمے ناگہاں	عرش حق در جنبش آید آں زماں
جس وقت کبھی یتیم روتا ہے	عرش الٰہی میں اس وقت حرکت آجاتی ہے
چوں یتیمے را کسے گریاں کند	مالک اندر دوزخش بریاں کند
یتیم کو رلانے والے شخص کو	اللہ تعالیٰ دوزخ میں جلاتا ہے
آنکہ خنداند یتیمے خستہ را	باز یابد جنت در بستہ را
جو شخص خستہ دل یتیم کو ہنساتا ہے	جنت کا بند دروازہ کھلا پاتا ہے

دسترس گر باشدت تنگی مکن	چونکہ رہواری برہ لنگی مکن
اگر استطاعت ہو تو تنگی نہ کر	تیز رفتار گھوڑا ہو کر لنگڑاپن اختیار نہ کر

☆

دربیان آنکہ دوستی رانشاید

ان کا بیان جن سے دوستی اچھی نہیں

دوست بد باشد زیانکار اے پسر	تو طمع زاں دوست بردار اے پسر
اے لڑکے برا دوست نقصان پہونچاتا ہے	تو ایسے لوگوں سے کوئی امید نہ رکھ
ہر کہ میگوید بدیہائے تو فاش	دوست مشمارش باو ہمدم مباش
جو تیری برائی علی الاعلان کرتا پھرے	اسے دوست نہ سمجھ اور اس کا ساتھی نہ بن
دوستی ہرگز مکن بابادہ خوار	از چناں کس خویشتن رادود دار
شرابی سے ہرگز دوستی نہ کر	ایسے لوگوں سے خود کو دور رکھ
منعمے گرمی کند ترکِ زکوٰۃ	دور ازوے باش تاداری حیوٰۃ
مالدار اگر زکوٰۃ نہ دے	تو اس سے زندگی بھر کے لئے دور ہو جا
دور شوزانکس کہ خواہد از تو سود	گر سرِ خود بر قدمہائے تو سود
اس سے دور رہ جو تجھ سے سود کا طلبگار	اگر چہ وہ اپنا سر تیرے قدموں پر گھسے
اے پسر از سود خواراں کن حذر	خصم ایشاں شد خدائے داد گر
اے لڑکے سود خوروں سے پرہیز کر	انصاف کرنیوالا اللہ تعالیٰ انکا دشمن ہے

صلہ رحمی

صلہ رحمی کا بیان

روپرسیدن ہر خویشانِ خویش
تا کہ گردد مدتِ عمرِ تو بیش

اپنے رشتہ داروں کا حال پوچھنے جایا کر
تا کہ تیری عمر میں اس سے اضافہ ہو

ہر کہ گرداند زخویشا وندرو
بیگماں نقصان پذیرد عمر او

اپنے رشتہ داروں سے منہ پھیرنیوالا شخص
بلا شبہ اپنی عمر گھٹاتا ہے

ہر کہ او ترکِ اقارب می کند
جسم خود قوتِ عقارب می کند

جو اپنے رشتہ داروں کو چھوڑ دیتا ہے
اپنے جسم کو بچھوؤں کی روزی بناتا ہے

ہر کہ آواز خویش خود بیگانہ شد
نامش از روئے بدی افسانہ شد

جو اپنے عزیزوں سے بیگانگی اختیار کرے
اس کا نام برائی میں مشہور ہو جاتا ہے

خاتمہ

اہل دیں را ایں قدر کافی بود
اہل دنیا را ہمیں دافی بود

دین داروں کے لئے اس قدر کافی ہے
(اور) دنیا والوں کے لئے یہی بہت ہے

ہر کہ ایں ہا را بداند عاقل است
وانکہ ایں ہا کاربند کامل است

جو ان نصیحتوں کو سمجھ اور جان لے وہ عقلمند ہے
اور جو ان پر عمل پیرا ہو وہ کامل ہو جائے

در جوارِ انبیاء دار السلام
ہمنشیں اولیاء باشد مدام

جنت میں انبیاء علیہم السلام کے پڑوس میں رکھ
اولیاء اللہ کی ہمنشینی دائمی عطا فرما

ہر کہ اسرارت کند فاش اے پسر	از چناں کس دوری باش اے پسر
اے لڑکے جو تیرا راز فاش کرتا ہو	ایسے شخص سے دوری اختیار کر
در جوانی دار پیراں را عزیز	تا عزیز دیگراں باشی تو نیز
جوانی میں بوڑھوں سے محبت کر	تاکہ اور لوگوں کا بھی تو محبوب ہو
بر ضعیفاں گر بہ بخشائی رواست	کیں ز سیر تہائے خوب اولیاست
بوڑھوں اور کمزوروں کو عطا کرنا ہی درست ہے	یہ اولیاء اللہ کی بہترین عادت ہے
بر سر سیری مخور ہرگز طعام	تا نمیرد در بدن قلب اے غلام
زیادہ پیٹ بھر کر ہرگز کھانا نہ کھا	تاکہ اے لڑکے تیرا قلب جسم میں مردہ نہ ہو جائے
علت مردم ز پرخواری بود	خوردنِ پر تخم بیماری بود
لوگوں کے بیمار ہونیکا سبب زیادہ کھانا ہے	زیادہ کھانا بیماری کا بیج ہے
راحتے نبود حسود شوم را	کاذب بدبخت را نبود وفا
بدبخت حاسد کو راحت نہیں ملتی بدبخت	جھوٹ بولنے والے سے وفا کی امید نہیں ہوتی
توبۂ بدخو کجا محکم بود	مر بخیلاں را مروت کم بود
بری عادت والے کی توبہ مضبوط کب ہوتی ہے	کنجوسوں میں انسانیت نہیں ہوتی
تا شود دینِ تو صافی چوں زلال	باش دائم طالب قوت حلال
تاکہ تیرا دین صاف ستھرے پانی کیطرح صاف ہو جائے	ہمیشہ حلال روزی طلب کر
آنکہ باشد در پئے قوتِ حرام	در تنِ او دل ہمی میرد تمام
جو حرام روزی کے پیچھے لگا رہتا ہو	اسکے بدن میں دل پوری طرح مر جاتا ہے

دعاء

یارب آں ساعت کہ جان برلب رسد

اے پروردگار جس وقت دم لبوں پر ہو

جسم پژمردہ بتاب وتب رسد

کمھلایا ہوا جسم بیقرار ہو

شربت شہد شہادت نوشیم

میں کلمہ ٔ شہادت کا شربت پیوں

خلعت راہِ سعادت پوشیم

نیک بختی کے راستہ کا خلعت (جوڑا) پہنوں

چوں ندارم درد و عالم جز تو کس

دونوں جہان میں میرا تیرے علاوہ کوئی نہیں

ہم تو می باشی مرا فریاد رس

تو ہی میرا فریاد رس و مددگار ہوگا

تمت